باب ششم
ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام
اہل بیتِ اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ
حضرت امام زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

تفصیلی سوالات

سوال 10: سید امام زین العابدین کی عبادت وریاضت، اخلاق وصفات اور واقعہ کربلا میں کردار پر روشنی ڈالیں۔

جواب: **حضرت امام زین العابدین**

تعارف:

سیّدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام علی، کنیت ابو الحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔ آپ مدینہ منورہ میں 38 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دو سال اپنے دادا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم، دس سال اپنے تایا حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور تیئس (23) سال اپنے والد حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تربیت میں گزارے اور مختلف علوم حاصل کیے۔

عبادت وریاضت:

امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی، اس بنا پر اُنھیں 'زین العابدین' کہا جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عبادت وریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزا طاری ہو جاتا، پوچھنے والے کو بتاتے کہ تم نہیں جانتے کہ میں اب کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں؟ غربا و مساکین اور دیگر مستحقین کی مدد کرنا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ رات کے اندھیرے میں غربا و مساکین کی ضروریات پوری کرتے اور فرماتے کہ جو صدقہ رات کے اندھیرے میں دیا جائے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور سائل تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔

اخلاق وصفات:

حضرت امام جعفر صادق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہمیشہ یہ حالت رہی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ دن کو روزہ رکھتے اور رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دیتے۔ افطار کے وقت جب کھانا اور پانی سامنے آتا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے کہ میرے باپ اور بھائی بھوکے اور پیاسے شہید ہوئے۔ افسوس یہ کھانا اور پانی ان کو نہ ملا اور رونے لگتے، یہاں تک کہ بمشکل چند لقمے کھاتے اور چند گھونٹ پانی پیتے۔

واقعہ کربلا میں کردار:

سانحہ کربلا 61 ہجری کے وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر مبارک 23 سال تھی۔ اس وقت بیمار تھے اور واقعہ کربلا میں بچ جانے والے افراد میں سے تھے۔ آپ کو خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ دمشق میں اُموی حکمران یزید کے سامنے لایا گیا۔ کوفہ اور شام میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام کی حقّانیت اور ظلم وعدل کے موضوع پر کئی خطبات دیے جو اپنا ایک خاص علمی، ادبی اور روحانی مقام رکھتے ہیں۔

معروف سیرت نگار ابن سعد 'طبقات' میں لکھتے ہیں کہ "مسلسل بیمار رہنے کے باوجود سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میدان کربلا میں موجود تھے۔ 10 محرم کو نمازِ ظہر پر سیدنا حسین بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ان سے آخری ملاقات کی، ان کو اپنی انگوٹھی سونپی اور خاص نصیحتیں کیں، لیکن بیماری کی شدت کی بنا پر وہ لڑائی میں شرکت نہ کر سکے۔

وفات:

25 محرم 95ھ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے تایا سیدنا حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پہلو میں جنۃ البقیع (بقیع غرقد) مدینہ میں دفن ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ معروف شخصیات ہیں۔

سوال 11: سیدنا زین العابدین کے علم و فضل پر روشنی ڈالیں۔

جواب: **امام زین العابدین کا علم و فضل**

علم کا مینار:

سیدنا زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا علم و فضل سب کے ہاں مسلّمہ ہے علم اور دین کی مسند پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی پرورش ہوئی، دین میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ امام اور علم کا مینار تھے۔

عبادت میں خشوع و خضوع:

تقویٰ، عبادات اور خشوع و خضوع میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی مثال آپ تھے۔

متقی اور فقیہ:

امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور فقیہ تھے اس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ مختلف آئمہ کرام نے آپ کے بارے میں درج ذیل آرا دیں:

حضرت امام زہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور کے بہت بڑے محدث امام زہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں فرماتے ہیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے افضل خاندانِ قریش میں، مَیں نے کوئی نہیں دیکھا۔

حضرت سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ :

مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا فرمان ہے کہ سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کوئی افضل شخص مَیں نے کبھی نہیں دیکھا۔

امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ :

امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ خانوادۂ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں علی بن حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جیسا قدر و منزلت والا کوئی نہیں۔

امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ :

امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انھیں مدینہ منورہ کا نامور فقیہ قرار دیا ہے۔

یہ اس مبارک دور کی بات ہے جب مدینہ منورہ میں نامور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور معروف تابعین موجود تھے۔ مدینہ منورہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے قرآن کی تفسیر، احادیثِ نبویہ کی روایت اور شریعت کے حلال و حرام کا علم حاصل کرنے والوں میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فرزند محمد باقر اور ان کے علاوہ زہری، عمرو بن دینار، ہشام بن عروہ، یحیٰ بن سعید وغیرہ جیسے اہل علم شامل ہیں۔ ابو سلمہ اور امام طاؤس وغیرہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث بھی روایت کیں۔

ہشام بن عبد الملک:

حضرت امام زین العابدین انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے تھے حتیٰ کہ حج کے موقعے پر جب ہشام بن عبد الملک (حاکم وقت) نے حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہچاننے سے انکار کیا

قصیدہ فَرَزْدَقْ:

مشہور عرب شاعر فَرَزْدَقْ نے حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں جو قصیدہ پڑھا، اس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

هٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَاءُ وَطْاۗئَ تَہٗ — یہ وہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں جنھیں مکہ کی سر زمین ان کے قدموں کے نشانات سے پہچانتی ہے

وَالْبَیْتُ یَعْرِ فُہٗ وَ ا لْحِلُّ وَالْحَرَمْ — اللہ کا گھر (خانہ کعبہ) اور مکہ سے باہر کی سر زمین اور حرم ان کو پہچانتا ہے

هَذَا ابْنُ خَيْرِ عِبَادِاللهِ كُلِّهِمْ — یہ بہترین بندگانِ خدا کے فرزند ہیں
هَذَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ الطَّاهِرُ الْعَلَمُ — یہ پرہیزگار، پاک وپاکیزہ اور ہدایت کا پرچم ہیں

تصانیف:

امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کتب میں "صحیفہ سجادیہ" کے نام سے دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب بہت مشہور ہے، جو اہلِ تشیع میں حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی معروف کتاب "نہج البلاغہ" کے بعد، دوسری اہم ترین کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ نامور مصری مفسر امام طنطاوی لکھتے ہیں کہ " میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر ومناجات پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مخلوق کے عام کلام سے بالا خاص جزب وکیف میں کیے گئے اذکار ہیں۔ امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایک اور رصنیف" رسالہ الحقوق" کے نام سے بھی ہے جس میں اللہ تعالٰی کے حقوق کے علاوہ، انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ اوور زبان وغیرہ اعضا کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

اَقوالِ زرّیں:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بہت اقوالِ زرّیں مشہور ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

- اجنبی وہ نہیں جو شام ویمن کے شہروں میں اجنبی ہوں اجنبی تو وہ ہے جس کے لیے قبر اور کفن اجنبی ہوں۔
- ہر مسافر کا حق ہے، کہ مقیم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں حصہ دار بنائیں۔
- تربیتِ اولاد تمھاری ذمّہ داری ہے۔ اس فریضے کی بات تم جواب دہ ہو، ان کی بہتر پرورش کرو، نیک آداب سکھاؤ ان کو اللہ تبارک و تعالٰی کی فرماں برداری میں لاؤ، اس حوالے سے تم جزا یا سزا پاؤ گئے۔

وفات:

25 محرم 95ھ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے تایا سیدنا حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پہلو میں جنۃ البقیع (بقیع غرقد) مدینہ میں دفن ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت عیسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ معروف شخصیات ہیں۔

(مختصر سوالات)

سوال 40: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اور کنیت لکھیں۔

جواب: **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ**

سیّدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام علی، کنیت ابو الحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔

سوال 41: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ لقب کس سبب سے ہے؟

جواب: **امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا لقب**

امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی، اس بنا پر اُنھیں 'زین العابدین' کہا جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عبادت وریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔

سوال 42: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی میدانِ کربلا میں اپنے والد ماجد سے آخری ملاقات کا حال لکھیں۔

جواب: **میدانِ کربلا میں ملاقات**

معروف سیرت نگار ابن سعد 'طبقات' میں لکھتے ہیں کہ " مسلسل بیمار رہنے کے باوجود سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میدان کربلا میں موجود تھے۔ 10 محرم کو نمازِ ظہر پر سیدنا حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ان سے آخری ملاقات کی، ان کو اپنی انگوٹھی سونپی اور خاص نصیحتیں کیں، لیکن بیماری کی شدت کی بنا پر وہ لڑائی میں شرکت نہ کر سکے۔

سوال 43: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس وجہ سے کربلا میں جنگ میں شرکت نہ کر سکے؟

جواب: **کربلا کی جنگ میں شرکت نہ کرنے کی وجہ**

حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیماری کی شدت کی وجہ سے کربلا میں جنگ میں شرکت نہ کرسکے۔

سوال44: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟

جواب: **امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا انتقال**

25 محرم 95ھ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے 57 برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور اپنے تایا سیدنا حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پہلو میں جنۃ البقیع (بقیع غرقد) مدینہ میں دفن ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اولاد میں حضرت امام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت عیسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت زید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ معروف شخصیات ہیں۔

سوال45: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: **امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تصانیف**

حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی درج ذیل تصانیف ہیں:

- صحیفہ سجادیہ
- رسالۃ الحقوق

سوال46: حضرت زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مشہور اقوال لکھیں۔

جواب: **حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اقوال زریں**

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بہت اقوالِ زرّیں مشہور ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

- اجنبی وہ نہیں جو شام ویمن کے شہروں میں اجنبی ہوں اجنبی تو وہ ہے جس کے لیے قبر اور کفن اجنبی ہوں۔
- ہر مسافر کا حق ہے، کہ مقیم لوگ اس کو جگہ اور سکونت میں حصہ دار بنائیں۔
- تربیتِ اولاد تمھاری ذمّہ داری ہے۔ اس فریضے کی بات تم جواب دہ ہو، ان کی بہتر پرورش کرو، نیک آداب سکھاؤ ان کو اللہ تبارک و تعالٰی کی فرماں برداری میں لاؤ، اس حوالے سے تم جزا یا سزا پاؤ گے۔

سوال47: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں عرب شاعر فرزدق نے جو قصیدہ پڑھا اس کے چند اشعار لکھیں۔

جواب: **قصیدہ**

حج کے موقعے پر جب ہشام بن عبد الملک (حاکم وقت) نے حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پہچاننے سے انکار کیا مشہور عرب شاعر فَرَزدَقْ نے حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں جو قصیدہ پڑھا، اس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

یہ وہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں جنھیں مکہ کی سرزمین ان کے قدموں کے نشانات سے پہچانتی ہے\
اللہ کا گھر (خانہ کعبہ) اور مکہ سے باہر کی سرزمین اور حرم ان کو پہچانتا ہے\
یہ بہترین بندگانِ خدا کے فرزند ہیں\
یہ پرہیزگار، پاک وپاکیزہ اور ہدایت کا پرچم ہیں

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

52۔ زین العابدین کا معنیٰ ہے:

(A) عبادت گزاروں کی زینت　(B) کثرت سے سجدہ کرنے والے

(C) کثرت سے خرچ کرنے والے　(D) صلح کرنے والے

53۔ واقعہ کربلا کے وقت حضرت سیدنا زین العابدین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر تھی:
(A) اکیس سال (B) تیئیس سال (C) پچیس سال (D) ستائیس سال

54۔ حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا:
(A) رات کے وقت (B) وضو کرتے وقت (C) خطبہ دیتے وقت (D) صدقہ کرتے وقت

55۔ حضرت سیدنا زین العابدین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرمان کے مطابق صدقہ:
(A) اللہ تعالٰی کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے (B) رزق میں اضافہ کرتا ہے
(C) تنگی دور کرتا ہے (D) غریبوں کا حق ہے

56۔ حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سپردِ خاک ہوئے:
(A) دمشق میں (B) بصرہ میں (C) کوفہ میں (D) مدینہ منورہ میں

57۔ امام زین العابدین کا اصل نام ہے:
(A) عبداللہ (B) علی (C) ابوالحسن (D) عبدالرحمن

58۔ امام زین العابدین کی کنیت ہے:
(A) عبداللہ (B) علی (C) ابوالحسن (D) عبدالرحمن

59۔ سید الساجدین کا معنی ہے:
(A) عبادت گزاروں کی زینت (B) کثرت سے سجدہ کرنے والے
(C) کثرت سے خرچ کرنے والے (D) صلح کرنے والے

60۔ حضرت امام زین العابدین پیدا ہوئے:
(A) مکہ میں (B) مدینہ میں (C) بصرہ میں (D) کوفہ میں

61۔ حضرت امام زین العابدین کس سن ہجری میں پیدا ہوئے؟
(A) 30ہجری (B) 34ہجری (C) 38ہجری (D) 40ہجری

62۔ امام زین العابدین کا شمار ہوتا ہے:
(A) صحابہ میں (B) تابعین میں (C) تبع تابعین میں (D) صوفیا میں

63۔ حضرت امام زین العابدین کے دادا کا کیا نام تھا؟
(A) حضرت علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ
(C) حضرت ابوبکر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت امام حسن رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ

64۔ حضرت امام حسن کے وصال کے وقت امام زین العابدین کی عمر مبارک تھی:
(A) 8سال (B) 10سال (C) 12سال (D) 14سال

65۔ حضرت امام زین العابدین کی شہرت کی وجہ ہے:
(A) عبادت اور تقویٰ (B) کربلا (C) تنہائی (D) فیاضی

66۔ کس نے امام زین العابدین کو مدینہ منورہ کا نامور فقہی قرار دیا؟
(A) امام حنیفہ (B) امام حنبل (C) امام شافعی (D) امام مالک

67۔ حضرت امام زین العابدین کے مشہور فرزند تھے:
(A) امام حنیفہ (B) امام محمد باقر (C) امام شافعی (D) امام مالک

LAST HOPE STUDY

68۔ حج کے موقع پر کس شاعر نے امام زین العابدین کی شان میں قصیدہ پڑھا؟
(A) فرزدق (B) عبداللہ بن ثابت (C) عبداللہ بن قیس (D) امام مالک

69۔ حج کے موقع کس حاکم وقت نے آپ کو پہچاننے سے انکار کر دیا:
(A) مروان بن حکم (B) ولید بن عبد المالک (C) ہشام بن عبد الملک (D) امام مالک

70۔ واقعہ کربلا کب پیش آیا؟
(A) 60ہجری (B) 61ہجری (C) 62ہجری (D) 63ہجری

71۔ حضرت امام زین العابدین کی مشہور کتاب کا نام ہے:
(A) صحیفہ سجادیہ (B) مقدمہ ابن خلدون (C) تذکرۃ اولیا (D) صحیفہ صادقیہ

72۔ حضرت امام زین العابدین کی وفات ہوئی:
(A) 25 محرم90ہجری (B) 25 محرم95ہجری (C) 20 محرم90ہجری (D) 20 محرم95ہجری

73۔ وفات کے وقت حضرت امام زین العابدین کی عمر مبارک تھی:
(A) 50سال (B) 53سال (C) 57سال (D) 60سال

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	C	B	B	C	B	D	A	B	B	A
22	21	20	19	18	17	16	15	14	13	12
C	B	A	B	C	A	B	C	A	B	A

مشقی سوالات

.16 درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) زین العابدین کا معنی ہے:
(A) عبادت گزاروں کی زینت (B) کثرت سے سجدہ کرنے والے
(C) کثرت سے خرچ کرنے والے (D) صلح کرنے والے

(ii) واقعہ کربلا کے وقت حضرت سیدنا زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر تھی:
(A) اکیس سال (B) تیئیس سال (C) پچیس سال (D) ستائیس سال

(iii) حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا:
(A) رات کے وقت (B) وضو کرتے وقت (C) خطبہ دیتے وقت (D) صدقہ کرتے وقت

(iv) حضرت سیدنا زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرمان کے مطابق صدقہ:
(A) اللہ تعالٰی کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے (B) رزق میں اضافہ کرتا ہے
(C) تنگی دور کرتا ہے (D) غریبوں کا حق ہے

(v) حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سپرد خاک ہوئے:
(A) دمشق میں (B) بصرہ میں (C) کوفہ میں (D) مدینہ منورہ میں

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
D	A	B	B	A

17. مختصر جواب دیں:

سوال17: حضرت زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب:

تعارف

سیّدنا زین العابدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خاندان کے عظیم فرد، حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صاحب زادے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام علی، کنیت ابو الحسن، لقب زین العابدین (عبادت گزاروں کی زینت) اور سید الساجدین (کثرت سے سجدہ کرنے والا) ہے۔ آپ مدینہ منورہ میں 38 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دو سال اپنے دادا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم، دس سال اپنے تایا حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور تئیس (23) سال اپنے والد حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تربیت میں گزارے اور مختلف علوم حاصل کیے۔

سوال18: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عبادت و ریاضت کے بارے میں ایک پیراگراف تحریر کریں۔

جواب:

عبادت و ریاضت

امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عبادت اور تقویٰ میں بڑی شہرت تھی، اس بنا پر اُنھیں 'زین العابدین' کہا جاتا ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عبادت و ریاضت کا یہ عالم تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے، اسی وجہ سے زین العابدین مشہور ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب نماز کے لیے وضو فرماتے تو چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور جسم پر لرزا طاری ہو جاتا، پوچھنے والے کو بتاتے کہ تم نہیں جانتے کہ میں اب کس ذات کے سامنے جا کر کھڑا ہونے والا ہوں؟ غربا و مساکین اور دیگر مستحقین کی مدد کرنا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔ رات کے اندھیرے میں غربا و مساکین کی ضروریات پوری کرتے اور فرماتے کہ جو صدقہ رات کے اندھیرے میں دیا جائے وہ اللہ تعالٰی کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور سائل تک پہنچنے سے پہلے اللہ تعالٰی تک پہنچ جاتا ہے۔

سوال19: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی علمی و ادبی خدمات کی وضاحت کریں؟

جواب:

علمی و ادبی خدمات

امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کتب میں "صحیفہ سجادیہ" کے نام سے دعاؤں پر مشتمل ایک کتاب بہت مشہور ہے، جو اہل تشیع میں حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی معروف کتاب "نہج البلاغہ" کے بعد، دوسری اہم ترین کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ نامور مصری مفسر امام طنطاوی لکھتے ہیں کہ "میں نے جب بھی اس کتاب میں ذکر و مناجات پڑھے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مخلوق کے عام کلام سے بالا خاص جزب و کیف میں کیے گئے اذکار ہیں۔ امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایک اور تصنیف "رسالہ الحقوق" کے نام سے بھی ہے جس میں اللہ تعالٰی کے حقوق کے علاوہ، انسان کے اپنے اوپر حقوق، کان، ناک، آنکھ اور زبان وغیرہ اعضا کے حقوق ذکر کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں غیر مسلموں کے حقوق کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

سوال20: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہم عصر علماء و آئمہ کرام نے آپ کے علم و فضل کے بارے میں کن خیالات کا اظہار فرمایا۔

جواب:

ہم عصر علماء کرام کی آراء

امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے دور کے سب سے بڑے متقی اور فقیہ تھے اس پر تمام اہلِ اسلام کا اتفاق ہے۔ مختلف آئمہ کرام نے آپ کے بارے میں درج ذیل آرا دیں:

- **حضرت امام زہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ:**

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دور کے بہت بڑے محدث امام زہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں فرماتے ہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے افضل خاندانِ قریش میں، مَیں نے کوئی نہیں دیکھا۔

- **حضرت سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ :**

مشہور تابعی حضرت سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا فرمان ہے کہ سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کوئی افضل شخص مَیں نے کبھی نہیں دیکھا۔

- **امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْہ :**

امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْہ فرماتے ہیں کہ خانوادۂ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں علی بن حسین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جیسا قدر منزلت والا کوئی نہیں۔

- **امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْہ :**

امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْہ نے انھیں مدینہ منورہ کا نامور فقیہ قرار دیا ہے۔

سوال21: حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کربلہ میں اپنے والد ماجد سے آخری ملاقات کا حال بیان کریں؟

جواب: **میدانِ کربلا میں ملاقات**

معروف سیرت نگار ابن سعد 'طبقات' میں لکھتے ہیں کہ " مسلسل بیمار رہنے کے باوجود سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میدان کربلا میں موجود تھے۔ 10 محرم کو نمازِ ظہر پر سیدنا حسین بن علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے ان سے آخری ملاقات کی، ان کو اپنی انگوٹھی سونپی اور خاص نصیحتیں کیں، لیکن بیماری کی شدت کی بنا پر وہ لڑائی میں شرکت نہ کر سکے۔

سوال22: سانحہ کربلا کے بعد حضرت امام حسین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مقصد کی تکمیل میں حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: **حضرت امام زین العابدین کا کردار**

سانحہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین نے امام حسینؑ کے مقصد کو مکمل کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے علمی جدوجہد کی۔ اپنی دعاؤں اور خطبات کے ذریعے ظلم کے خلاف آواز اٹھائی۔ اہل بیت کی حفاظت کی اور امام حسینؑ کی قربانی کے پیغامات کو پھیلایا۔ ان کی عبادت اور اللہ کے ساتھ تعلق کو ان کے پیغام کو مضبوط کیا اور معاشرتی اصلاحات کی طرف بھی رہنمائی کی۔

سرگرمیاں:

- سیدنا زین العابدین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سیرت و کردار پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش ولقب، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔
- سیدنا زین العابدین رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دینی و ملی خدمات پر کمرہ جماعت میں مذاکرے کا اہتمام کریں۔

(حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ)

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: **حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ**

تعارف:

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نمایاں شخصیت ہیں۔

ولادت باسعادت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 76 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند قامت، حسین و جمیل اور باوقار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی سیدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہ سے نکاح فرمایا۔

حلیف القرآن:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف تیرہ سال کی عمر میں قرآنی علوم میں مہارت حاصل کی اور "حلیف القرآن" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

ابتدائی تعلیم:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام کی اشاعت تبلیغ کے لیے حجاز، شام اور عراق کا سفر کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیشتر علوم اپنے والد حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے اور اپنے بھائی حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیے۔

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی:

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علی کی عمر 18 برس تھی، والدہ کی وفات کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بھائی حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں آ گئے۔

اسلامی علم وفنون کے ماہر:

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے جید اور اکابر علما میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے، مختلف اسلامی علوم وفنون کے ماہر تھے، قراءت، علوم قرآنیہ، عقائد، اور علم الکلام پر انھیں مکمل عبور حاصل تھا۔

تابعی کا درجہ:

علم اصولِ حدیث کے ماہرین نے آپ کو حدیث روایت کرنے میں تابعین میں سے شمار کیا ہے۔ کیوں کہ آپ نے جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کی ان میں حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل ہیں، جن کا وصال صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ تم میں سب سے آخر میں ہوا۔

علمی مرتبہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں فرمایا:

اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم دنیا اور آخرت میں اب ہم میں ان کے مثل کوئی بھی موجود نہیں اللہ میرے چچا پر رحم فرمائے وہ سردار تھے۔

نمایاں اوصاف:

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً دو سال حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ سے علمی استفادہ کیا اور ان کو فقیہ، عالم، حاضر جواب اور مسائل میں خوب وضاحت کرنے والا پایا۔ آپ کے علم اور تَفَقُّہ کا یہ عالم تھا کہ محدثین میں امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث مبارکہ روایت کی ہیں۔

حکومتِ اسلامیہ کے قیام کی کوششیں:

حکومتِ اسلامیہ کے قیام اور بقا کی جو کوششیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً آپ کے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ کربلا 61 ہجری میں کی تھیں، اس کے تسلسل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں ان تھک کوششیں کیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے مظالم کے خلاف آواز بلند کی تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ساتھ دیا۔ اہل بیت نبوت کے اس عظیم چشم و چراغ سے عوام الناس کی محبت کا یہ عالم تھا کہ چالیس ہزار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

فقہ زیدیہ:

"فقہ زیدیہ" آپ کی نسبت ہی سے مشہور ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد یمن میں باقاعدہ طور پر آپ سے منسوب زیدی حکومت بھی قائم ہوئی۔ آپ کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد یمن میں پائی جاتی ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ:

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباو اجداد کی سیرت و سنَّت پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ظلم و جور کی حامل قوتوں کا خوب مقابلہ کیا اور اپنے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح زندہ و جاوید ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو کتاب و سنت کی پیروی اور جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کے جیّد عالم تھے اور آپ کی علمی آرا میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی۔ آپ کے شاگردوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ مختلف موضوعات پر آپ نے متعدد اہم کتب تصنیف فرمائیں۔

اتحادِ اُمت:

حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ میں اتحاد امت کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے

"واللہ میں پسند کرتا ہوں کہ رات کے تارے میرے ہاتھ لگیں اور وہاں سے گر کر میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اللہ اس کے عوض میں امت محمدیہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں اتحاد پیدا فرمادے۔"

وصال:

خلافتِ اسلامیہ کے قیام کی اسی جدوجہد میں آپ نے بیالیس (42) برس کی عمر میں 122 ہجری کو جام شہادت نوش کیا۔ حجاز اور شام کو ملانے والی مشہور شاہراہ موتہ

کے شمال میں بائیس (22) کلو میٹر کے فاصلے پر "ربہ" کے مقام پر آپ کا مزار ہے۔

حاصل کلام:

دورِ حاضر میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار، آپ کی صفات علم تفقُّہ فی الدین اور عبادت وریاضت کو اپنائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و معاشرتی زندگی کے مختلف گوشوں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اس کو عملی زندگی کے ہر شعبے میں اپنائیں تاکہ اپنی اخلاق اور عملی کمزوریاں دور کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضا حاصل کر سکے کامیاب انسان بن سکیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: **ولادت باسعادت**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 76 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند قامت، حسین و جمیل اور باوقار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی سیدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہ سے نکاح فرمایا۔

سوال 2: اتحادِ اُمت کے حوالے سے حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: **اتحادِ اُمت**

حضرت امام زید رحمۃ اللہ علیہ میں اتحاد امت کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے

"واللہ میں پسند کرتا ہوں کہ رات کے تارے میرے ہاتھ لگیں اور وہاں سے گر کر میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اللہ اس کے عوض میں امت محمدیہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں اتحاد پیدا فرما دے۔"

سوال 3: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب حکومت کہاں قائم ہوئی؟

جواب: **حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب حکومت**

"فقہ زیدیہ" آپ کی نسبت ہی سے مشہور ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد یمن میں باقاعدہ طور پر آپ سے منسوب زیدی حکومت بھی قائم ہوئی۔ آپ کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد یمن میں پائی جاتی ہے۔

سوال 4: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے محدثین میں سے دو کے نام لکھیں۔

جواب: **محدثین کے نام**

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے محدثین کے نام درج ذیل ہیں:

- امام ابو داؤد
- امام ترمذی
- امام نسائی
- امام ابنِ ماجہ

سوال 5: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ علمی مرتبے کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے کیا فرمایا؟

جواب: **علمی مرتبہ**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں فرمایا:

اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم دنیا اور آخرت میں اب ہم میں ان کے مثل کوئی بھی موجود نہیں اللہ میرے چچا پر رحم فرمائے وہ سردار تھے۔

سوال 6: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **مختصر تعارف**

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نمایاں شخصیت ہیں۔

سوال 7: حضرت امام زید بن علی نے کس صحابی کی زیارت کی؟

جواب: **تابعی کا درجہ**

علم اصولِ حدیث کے ماہرین نے آپ کو حدیث روایت کرنے میں تابعین میں سے شمار کیا ہے۔ کیوں کہ آپ نے جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت کی ان میں حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل ہیں، جن کا وصال صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ تم میں سب سے آخر میں ہوا۔

سوال 8: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی خلافتِ اسلامیہ کے قیام اور بقاء کی کوششوں کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **خلافتِ اسلامیہ کے قیام اور بقاء کی کوششیں**

حکومتِ اسلامیہ کے قیام اور بقا کی جو کوششیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً آپ کے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ کربلا 61 ہجری میں کی تھیں، اس کے تسلسل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں ان تھک کوششیں کیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے مظالم کے خلاف آواز بلند کی تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ساتھ دیا۔ اہل بیت نبوت کے اس عظیم چشم و چراغ سے عوام الناس کی محبت کا یہ عالم تھا کہ چالیس ہزار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

سوال 9: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب کیا ہے؟

جواب: **حلیف القرآن**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف تیرہ سال کی عمر میں قرآنی علوم میں مہارت حاصل کی اور "حلیف القرآن" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

سوال 10: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ کیسے سرانجام دیا؟

جواب: **امر بالمعروف و نہی عن المنکر**

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباؤ اجداد کی سیرت و سنّت پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ظلم و جور کی حامل قوتوں کا خوب مقابلہ کیا اور اپنے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح زندہ و جاوید ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو کتاب و سنت کی پیروی اور جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کے جیّد عالم تھے اور آپ کی علمی آرا میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی۔ آپ کے شاگردوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ مختلف موضوعات پر آپ نے متعدد اہم کتب تصنیف فرمائیں۔

سوال 11: حضرت امام زین العابدین کی وفات کے بعد حضرت امام زید بن علی کی پرورش کس نے کی؟

جواب: **امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی**

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 18 برس تھی، والدہ کی وفات کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بھائی حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں آ گئے۔

سوال 12: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب ہوئی؟

جواب: **وصال**

خلافتِ اسلامیہ کے قیام کی اسی جدوجہد میں آپ نے بیالیس (42) برس کی عمر میں 122 ہجری کو جام شہادت نوش کیا۔ حجاز اور شام کو ملانے والی مشہور شاہراہ موتہ کے شمال میں بائیس (22) کلومیٹر کے فاصلے پر "ربہ" کے مقام پر آپ کا مزار ہے۔

سوال13: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب:

اخلاقی سبق

دورِ حاضر میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار، آپ کی صفات علم تفقُّہ فی الدین اور عبادت وریاضت کو اپنا ئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و معاشرتی زندگی کے مختلف گوشوں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اس کو عملی زندگی کے ہر شعبے میں اپنائیں تا کہ اپنی اخلاقی اور عملی کمزوریاں دور کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضا حاصل کر سکے کامیاب انسان بن سکیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے:

(A) حلیف القرآن (B) زین العابدین (C) امین الامت (D) ترجمان القرآن

2۔ والد ماجد کی وفات کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی:

(A) آٹھ سال (B) اٹھارہ سال (C) اٹھائیس سال (D) اڑتیس سال

3۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب فقہ ہے:

(A) فقہ اثنا عشریہ (B) فقہ جعفریہ (C) فقہ حنفیہ (D) فقہ زیدیہ

4۔ وصال کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تھی:

(A) بیالیس برس (B) چوالیس برس (C) چھیالیس برس (D) اڑتالیس برس

5۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی:

(A) تیس ہزار افراد نے (B) چالیس ہزار افراد نے (C) پچاس ہزار افراد نے (D) ساٹھ ہزار افراد نے

6۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام ہے:

(A) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ (B) امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(C) امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

7۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا کا نام ہے:

(A) امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ (B) امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(C) امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

8۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی:

(A) 72ہجری (B) 74ہجری (C) 76ہجری (D) 78ہجری

9۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کہاں پیدا ہوئے؟

(A) مکہ مکرمہ (B) کوفہ (C) شام (D) مدینہ منورہ

10۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید میں مہارت کتنے برس میں حاصل کی؟

(A) 13سال (B) 14سال (C) 15سال (D) 16سال

11۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا نکاح ہوا:

(A) سیدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہ (B) سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہ (C) سیدہ اُمِّ کلثوم رحمۃ اللہ علیہ (D) سیدہ زینب رحمۃ اللہ علیہ

12۔ سیدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا کا نام ہے:

(A) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(C) حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ (D) حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

13۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سرپرستی میں آ گئے:

(A) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(C) حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ (D) حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

14۔ علم اُصول حدیث کے ماہرین نے آپ کو حدیث روایت کرنے میں شمار کیا ہے:

(A) تابعی (B) تبع تابعی (C) صحابی (D) راوی

15۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے کس صحابی کی زیارت کی؟

(A) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(C) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

16۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت امام زید بن علی کا کیا رشتہ ہے؟

(A) بھائی (B) چچا (C) باپ (D) کوئی نہیں

17۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے تقریباً دو سال علمی استفادہ کیا:

(A) امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (B) احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
(C) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (D) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

18۔ واقعہ کربلا کب پیش آیا؟

(A) 60ہجری (B) 61ہجری (C) 65ہجری (D) 70ہجری

19۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکاروں کی بڑی تعداد پائی جاتی ہے:

(A) مدینہ میں (B) مکہ میں (C) کوفہ میں (D) یمن میں

20۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی آرا میں مرکزی حیثیت حاصل تھی:

(A) قرآن مجید کو (B) سنت نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو
(C) فقہ کو (D) حدیث کو

21۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے کب وصال پایا؟

(A) 120ہجری (B) 122ہجری (C) 124ہجری (D) 126ہجری

22۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے:

(A) مکہ مکرمہ میں (B) کوفہ میں (C) ربہ میں (D) مدینہ ومنورہ میں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	A	D	C	B	A	B	A	D	B	A
22	21	20	19	18	17	16	15	14	13	12
C	B	A	D	B	A	B	B	A	D	C

مشقی سوالات

.12 درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا لقب ہے:

(A) حلیف القرآن (B) زین العابدین (C) امین الامت (D) ترجمان القرآن

(ii) والد ماجد کی وفات کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تھی:

(A) آٹھ سال (B) اٹھارہ سال (C) اٹھائیس سال (D) اڑتیس سال

(iii) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب فقہ ہے:

(A) فقہ اثنا عشریہ (B) فقہ جعفریہ (C) فقہ حنفیہ (D) فقہ زیدیہ

(iv) وصال کے وقت حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تھی:

(A) بیالیس برس (B) چوالیس برس (C) چھیالیس برس (D) اڑتالیس برس

(v) حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی:

(A) تیس ہزار افراد نے (B) چالیس ہزار افراد نے (C) پچاس ہزار افراد نے (D) ساٹھ ہزار افراد نے

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
B	A	D	B	A

.13 **مختصر جواب دیں:**

سوال1: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کا مختلف تعارف بیان کریں؟

جواب:

تعارف

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نمایاں شخصیت ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 76 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضرت امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں میں حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بلند قامت، حسین و جمیل اور باوقار شخصیت کے حامل انسان تھے۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کی پوتی سیدہ ریطہ رحمۃ اللہ علیہ سے نکاح فرمایا۔

سوال2: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و ادبی مقام کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی مرتبے کے بارے میں فرمایا:

اللہ کی قسم! حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ ہم میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے، اللہ کے دین کی سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم دنیا اور آخرت میں اب ہم میں ان کے مثل کوئی بھی موجود نہیں اللہ میرے چچا پر رحم فرمائے وہ سردار تھے۔

سوال3: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و معاشرتی خدمات کی وضاحت کریں؟

جواب:

دینی و معاشرتی خدمات

حکومتِ اسلامیہ کے قیام اور بقا کی جو کوششیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً آپ کے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ کربلا 61 ہجری میں کی تھیں، اس کے تسلسل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں ان تھک کوششیں کیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کے مظالم کے خلاف آواز بلند کی تو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ساتھ دیا۔ اہل بیت نبوت کے اس عظیم چشم و چراغ سے عوام الناس کی محبت کا یہ عالم تھا کہ چالیس ہزار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ”فقہ زیدیہ“ آپ کی نسبت ہی سے مشہور ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد یمن میں باقاعدہ طور پر آپ سے منسوب زیدی حکومت بھی قائم ہوئی۔ آپ کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد یمن میں پائی جاتی ہے۔

سوال4: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباو اجداد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ظلم و جبر کا کس طرح مقابلہ کیا؟

جواب:

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباو اجداد کی سیرت و سنّت پر عمل پیرا ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ظلم و جور کی حامل قوتوں کا خوب مقابلہ کیا اور اپنے دادا جان حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح زندہ و جاوید ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو کتاب و سنت کی پیروی اور جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کے جیّد عالم تھے اور آپ کی علمی آرا میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی۔ آپ کے شاگردوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ مختلف موضوعات پر آپ نے متعدد اہم کتب تصنیف فرمائیں۔

سوال5: حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی علمِ حدیث کے حوالے سے خدمات تحریر کریں۔

جواب: **علمِ حدیث میں خدمات**

آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو کتاب وسنت کی پیروی اور جابر حکمرانوں سے جہاد اور محروم افراد کی حمایت کی دعوت دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کے جیّد عالم تھے اور آپ کی علمی آرا میں قرآن مجید کو مرکزیت حاصل تھی۔ آپ کے شاگردوں کی ایک طویل فہرست ہے۔ مختلف موضوعات پر آپ نے متعدد اہم کتب تصنیف فرمائیں۔ حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے محدثین کے نام درج ذیل ہیں:

- امام ابو داؤد
- امام ترمذی
- امام نسائی
- امام ابنِ ماجہ

سرگرمیاں:

- حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنوائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش ولقب، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔
- اساتذہ کرام حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، دینی اور جہادی خدمات پر مذاکرہ کروائیں۔
- اساتذہ کرام حضرت امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے مختلف گوشوں سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ
حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

جواب: **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی**

تعارف:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اشعری مشہور ہوئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دعوت پر اسلام لائیں اور مدینہ میں وفات پائی۔

قبولِ اسلام:

مکّہ مکرّمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راہ حق کی تلاش کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کوششوں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یمن سے ایک جماعت کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت جعفر طیار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ اس وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فتح خیبر کے بعد مدینہ منورہ واپس آرہے تھے۔

یمن کے عامل:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یمن پر حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا(صحیح مسلم:4526)

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

اخلاق وعادات:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نہایت متقی، پرہیز گار اور نیک سیرت صحابی تھے۔ خشیتِ الٰہی، اِتباع رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ توکل، شرم وحیا، اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی، سادگی، خدمتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تقویٰ اور پرہیز گاری آپ کی سیرت کے نمایاں اوصاف تھے۔

حجۃ الوداع میں شرکت:

دس ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حج کا اعلان فرمایا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یمن سے حج کرنے کے لیے مکہ مکرمہ حاضر ہوئے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا "عبدا للہ بن قیس!" کیا تم حج کے ارادے سے آئے ہو؟ عرض کی: جی یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا نیت کیا تھی؟ انھوں نے جواب دیا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نیّت ہے، وہی میری نیّت ہے۔ ارشاد فرمایا قربانی ساتھ لائے ہو؟ عرض کی نہیں، حکم ہوا تم طواف اور سعی کرکے احرام کھول دو۔

وفات:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی، وفات کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔

حاصل کلام:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے ہمیں چاہیے کہ ان کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

سوال 2: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علمی خدمات بیان کریں۔

جواب:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علمی خدمات

تعارف:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اشعری مشہور ہوئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی دعوت پر اسلام لائیں اور مدینہ میں وفات پائی۔

کارہائے نمایاں:

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کرکے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔ بصرہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک نہر تعمیر کروائی جو "نہرِ ابی موسیٰ" کے نام سے مشہور ہے۔

اخلاق وعادات:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نہایت متقی، پرہیز گار اور نیک سیرت صحابی تھے۔ خشیتِ الٰہی، اِتباع رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ توکل، شرم وحیا، اُمّتِ مسلمہ کی خیر خواہی، سادگی، خدمتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تقویٰ اور پرہیز گاری آپ کی سیرت کے نمایاں اوصاف تھے۔

فضل وکمال:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بارگاہ رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں خاص قرب حاصل تھا۔ آپ ان چھے افراد میں سے تھے جن کو عہدِ رسالت میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سر تاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں"۔

اشاعتِ علم:

قرآن وسنّت کی اشاعت اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ زندگی بھر کوشاں رہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اصول تھا کہ جو کچھ کسی کو معلوم ہے وہ ضرور دوسروں تک پہنچنا چاہیے۔ جہاں کہیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو چند لوگ اکٹھے مل جاتے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ان تک کوئی نہ کوئی حدیث پہنچا دیتے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے 360 احادیث مروی ہیں، جن میں 50 متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں۔

قرآن مجید کی تلاوت اور خوش الحانی:

قرآنِ مجید کی تلاوت کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غیر معمولی شغف اور انہماک تھا۔ فرصت کا تمام وقت قرآن مجید کی تلاوت میں گزارتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آواز قدر عمدہ اور سریلی تھی کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے تھے کہ "ان کو لحن داؤدی سے حصہ ملا ہے"۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قرآن مجید پڑھنا اس قدر پسند تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان جہاں قراءت کرتے ہوئے سنتے، وہیں کھڑے ہو جاتے۔ حضرت عمر فاروق اپنے دورِ خلافت میں فرمائش کر کے ان سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔

حاصلِ کلام:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زندگی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے ہمیں چاہیے کہ ان کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں، تاکہ ہم دنیا اور آخرت میں سرخرو ہو سکیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اور کنیت لکھیں۔

جواب: **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام اور کنیت**

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اشعری مشہور ہوئے۔

سوال 2: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قبولِ اسلام**

مکّہ مکرّمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ راہ حق کی تلاش کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کوششوں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔

سوال 3: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کارہائے نمایاں اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کارہائے نمایاں**

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بصرہ اور کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نہاوند اور اصفہان کے علاقے فتح کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کیے۔ بصرہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک نہر تعمیر کروائی جو "نہرابی موسیٰ" کے نام سے مشہور ہے۔

سوال 4: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟

جواب: **حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات**

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی، وفات کے وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر تقریباً 61

سال تھی۔

سوال5: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یمن پر حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (صحیح مسلم:4526)

ترجمہ: تم دونوں آسانی پیدا کرنا، مشکل میں نہ ڈالنا، خوش خبری دینا، دور نہ بھگانا، آپس میں اتفاق رکھنا اور اختلاف نہ کرنا۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اصل نام تھا:
(A) عبداللہ بن قیس (B) زید بن ثابت (C) انس بن مالک (D) مالک بن نویرہ

2۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عامل مقرر کیا:
(A) یمن کا (B) بصرہ کا (C) کوفہ کا (D) مصر کا

3۔ عہد رسالت خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں کتنے لوگوں کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی؟
(A) دو (B) چار (C) چھے (D) آٹھ

4۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:
(A) عمدہ لہجے میں تلاوت قرآن مجید (B) توکل
(C) سادگی (D) صبر و تحمل

5۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:
(A) تین سو بیس (B) تین سو چالیس (C) تین سو ساٹھ (D) تین سو اسی

6۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت تھی:
(A) عبداللہ بن قیس (B) ابو موسیٰ (C) زید بن ثابت (D) ابو حسن

7۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد کا نام تھا:
(A) قیس (B) زید (C) انس (D) حسن

8۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ کا نام تھا:
(A) فاطمہ (B) آمنہ (C) طیبہ (D) خدیجہ

9۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعلق تھا:
(A) کوفہ سے (B) بصرہ سے (C) یمن سے (D) ایران سے

10۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کوششوں سے اُن کے قبیلے کے کتنے افراد نے اسلام قبول کیا؟
(A) 50 (B) 60 (C) 70 (D) 80

11۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بصرہ کوفہ کا والی مقرر فرمایا:
(A) زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
(C) ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

12۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے "نہر ابی موسیٰ" کے نام سے ایک نہر تعمیر کروائی:

(A) مدینہ میں (B) بصرہ میں (C) کوفہ میں (D) یمن میں

LAST HOPE STUDY

13- حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سر تا پا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں یہ فرمان ہے:
(A) حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (B) حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا
(C) حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (D) حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا

14- حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں نبی کریم فرماتے تھے ان کو حصہ ملا ہے:
(A) لحن داؤدی علیہ السلام سے (B) لحن عیسیٰ علیہ السلام سے (C) لحن ابراہیم علیہ السلام سے (D) لحن ایوب علی السلام سے

15- کون سے خلیفہ فرمائش کر کے حضرت ابو موسیٰ اشعری سے قرآن سنا کرتے تھے؟
(A) حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (B) حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا
(C) حضرت عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا (D) حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا

16- حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وفات پائی:
(A) 40ہجری (B) 44ہجری (C) 48ہجری (D) 50ہجری

17- وفات کے وقت حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر تھی:
(A) 60سال (B) 61سال (C) 62سال (D) 63سال

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	C	A	B	C	A	C	A	A
	17	16	15	14	13	12	11	10
	B	B	A	A	D	B	C	A

مشقی سوالات

1- درست جواب کا انتخاب کریں:
(i) ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اصل نام تھا:
(A) عبد اللہ بن قیس (B) زید بن ثابت (C) انس بن مالک (D) مالک بن نویرہ
(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عامل مقرر کیا:
(A) یمن کا (B) بصرہ کا (C) کوفہ کا (D) مصر کا
(iii) عہد رسالت خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں کتنے لوگوں کو فتویٰ دینے کی اجازت تھی؟
(A) دو (B) چار (C) چھے (D) آٹھ
(iv) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:
(A) عمدہ لہجے میں تلاوت قرآن مجید (B) توکل
(C) سادگی (D) صبر و تحمل
(v) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:
(A) تین سو بیس (B) تین سو چالیس (C) تین سو ساٹھ (D) تین سو اسی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
C	A	C	A	A

LAST HOPE STUDY

2۔ مختصر جواب دیں:

سوال 1: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

جواب:

تعارف

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کا نام عبداللہ اور کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والد کا نام قیس اور والدہ کا نام طیبہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یمن کے رہنے والے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعلق یمن کے مشہور قبیلہ اشعر سے تھا۔ اسی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اشعری مشہور ہوئے۔

سوال 2: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبول اسلام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قبولِ اسلام

مکّہ مکرّمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہونے کی خبر سن کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ راہ حق کی تلاش کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اپنے خاندان کو دعوت دینے کے لیے یمن لوٹ گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کوششوں سے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبیلے کے پچاس افراد نے اسلام قبول کیا۔

سوال 3: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دینی و علمی خدمات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب:

دینی و علمی خدمات

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بارگاہ رسالت مآب خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں خاص قرب حاصل تھا۔ آپ ان چھ افراد میں سے تھے جن کو عہد رسالت میں فتویٰ دینے کی اجازت تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سر تاپا علم کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں"۔

سوال 4: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کس قدر خوبصورت اور عمدہ لہجہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے۔ وضاحت کریں۔

جواب:

قرآن مجید کی تلاوت

قرآنِ مجید کی تلاوت کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو غیر معمولی شغف اور انہماک تھا۔ فرصت کا تمام وقت قرآن مجید کی تلاوت میں گزارتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز قدر عمدہ اور سریلی تھی کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے تھے کہ " ان کو لحن داؤدی سے حصہ ملا ہے"۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قرآن مجید پڑھنا اس قدر پسند تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان جہاں قراءت کرتے ہوئے سنتے، وہیں کھڑے ہو جاتے۔ حضرت عمر فاروق اپنے دورِ خلافت میں فرمائش کر کے ان سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔

سوال 5: حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کب اور کتنے برس کی عمر میں وفات پائی؟

جواب:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ذوالحجہ کے مہینے میں 44 ہجری کو وفات پائی، وفات کے وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر تقریباً 61 سال تھی۔

سوال 6: قرآن و سنت کی اشاعت کے حوالے سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کیا خدمات سر انجام دیں؟

جواب:

قرآن و سنت کی اشاعت

قرآن و سنّت کی اشاعت اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ زندگی بھر کوشاں رہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اصول تھا کہ جو کچھ کسی کو معلوم ہے وہ ضرور دوسروں تک پہنچنا چاہیے۔ جہاں کہیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو چند لوگ اکٹھے مل جاتے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان تک کوئی نہ کوئی حدیث پہنچا دیتے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے 360 احادیث مروی ہیں، جن میں 50 متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں۔

سرگرمیاں:

- حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زندگی اور سیرت و کردار پر کمرہ جماعت میں ذہنی آزمائش کے مقابلے کا اہتمام کریں۔
- اساتذہ کرام طلبہ سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرت پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنوائیں۔ جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش، القابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی کی خصوصیات شامل ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حالات زندگی تحریر کریں۔

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حالات زندگی**

تعارف:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عبداللہ ،کنیت ابو محمد اور ابو عبدالرحمٰن تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد کا نام عمرو بن العاص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔

کاتبِ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما زیادہ وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں گزارتے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے جو الفاظ ادا ہوتے تھے، وہ لکھ لیتے تھے۔

زہد و تقویٰ:

زُہد و تقویٰ حضرت عبداللہ عمرو بن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مصاحبت سے جو وقت باقی بچتا، وہ یادِ الٰہی میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔

اعتدال پسندی اور میانہ روی:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد نے بارگاہ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی راہبانہ زندگی کی شکایت کی تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

"عبداللہ! روزے رکھو اور افطار کرو، نمازیں پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو یہی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے" (صحیح بخاری:6134)

اہل بیت اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے محبت:

حضرت رجا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما اور حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجد نبوی میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا: "کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا:

"وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما۔"

وفات:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔

حاصلِ کلام:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں زندگی گزاریں اور دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے نمایاں کردار ادا کریں، اسی میں ہمارے دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی ہے۔

سوال2: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علمی خدمات تحریر کریں۔

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی علمی خدمات**

تعارف:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبداللہ ،کنیت ابو محمد اور ابو عبدالرحمٰن تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام عمرو بن العاص آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔

کاتبِ حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما زیادہ وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں گزارتے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے جو الفاظ ادا ہوتے تھے، وہ لکھ لیتے تھے۔

صحیفہ صادقہ کی تدوین:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات و ملفوظات کا ایک مجموعہ جمع کیا، جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے، چناں چہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس میں سے دیکھ کر جواب دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما اس مجموعے کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے تھے کہ یہ وہ صحیفہ حق ہے جس کو میں نے تنہا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سن کر جمع کیا تھا۔

علم و فضل:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما سے مروی احادیث کی تعداتقریباً سات سو(700) ہے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ میں علم و فضل کے لحاظ سے ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو عبرانی زبان پر بھی عبور تھا۔

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ارشاد ہے کہ عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما کو مجھ سے زیادہ احادیث یاد تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما کے حلقہ درس میں شرکت کرنے کے لیے لوگ دور دراز کے ممالک سے سفر کر کے حاضر ہوتے اور حدیث کا علم حاصل کرتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اہل علم کی بہت زیادہ عزت و احترام کرتے تھے۔

زُہد و تقویٰ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے بہت زیادہ مشہور تھے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے۔

وفات:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔

حاصل کلام:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما کی زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں زندگی گزاریں اور دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے نمایاں کردار ادا کریں، اسی میں ہمارے دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد اور والدہ کا نام لکھیں۔

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد اور والدہ کا نام**

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبداللہ ،کنیت ابو محمد اور ابو عبدالرحمٰن تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام عمرو بن العاص آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہما نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔

سوال2: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زہد و تقویٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کا زہد و تقویٰ**

زُہد و تقویٰ حضرت عبداللہ عمرو بن رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مصاحبت سے جو وقت باقی بچتا، وہ یادِ الٰہی میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد نے بارگاہِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی راہبانہ زندگی کی شکایت کی تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

"عبداللہ! روزے رکھو اور افطار کرو، نمازیں پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو یہی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے" (صحیح بخاری: 6134)

سوال 3: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلِ بیت اطہار سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہلِ بیت اطہار سے محبت**

حضرت رجار رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہما اور حضرت ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہما نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجد نبوی میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا: "کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا:

"وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہما۔"

سوال 4: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی علم حدیث کے حوالے سے خدمات واضح کریں۔

جواب: **صحیفہ صادقہ کی تدوین**

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہما نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات و ملفوظات کا ایک مجموعہ جمع کیا، جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے، چناں چہ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ اس میں سے دیکھ کر جواب دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہما اس مجموعے کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے تھے کہ یہ وہ صحیفہ حق ہے جس کو میں نے تنہا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سن کر جمع کیا تھا۔

سوال 5: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات**

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہما نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہما کی کنیت ہے:

(A) ابوعبدالرحمٰن (B) ابوعبداللہ (C) ابوبکر (D) ابوزید

2۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہما کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا:

(A) زہد و تقویٰ (B) سادگی (C) صبر و تحمل (D) شکر و قناعت

3۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہما نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟

(A) آسمان والاوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب (B) آسمان کا ستارہ

(C) اہل دنیا کا محبوب ترین شخص (D) جنّت کے نوجوانوں کے سردار

4۔ صحیفہ صادقہ مرتب کرنے والی شخصیت ہیں:

(A) عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا (B) عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا

(C) عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (D) عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

5۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی زندگی ہمارے لیے سب سے اہم سبق ہے:

(A) صبر و تحمل کا (B) عفو درگزر کا (C) علم و فن سے محبت کا (D) سادگی کا

6۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا نام ہے:

(A) عمرو بن العاص (B) زین بن ثابت (C) عبداللہ بن مسعود (D) انس بن مالک

7۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا العاص کی والدہ کا کیا نام ہے:

(A) ریطہ بنت منبہ (B) طیبہ بنت حارث (C) آمنہ بنت زید (D) فاطمہ بنت عوف

8۔ کس صحابی نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا؟

(A) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

9۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مروی احادیث کی تعداد ہے:

(A) 360 (B) 700 (C) 750 (D) 900

10۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وفات ہوئی:

(A) 60ہجری (B) 65ہجری (C) 70ہجری (D) 75ہجری

11۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عربی زبان کے علاوہ کس زبان پر عبور حاصل تھا:

(A) اردو (B) ہندی (C) عبرانی (D) انگلش

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	B	C	A	A	C	B	A	A	A

مشقی سوالات

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی کنیت ہے:

(A) ابو عبدالرحمٰن (B) ابو عبداللہ (C) ابو بکر (D) ابو زید

(ii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی سیرت کا نمایاں پہلو تھا:

(A) زہد و تقویٰ (B) سادگی (C) صبر و تحمل (D) شکر و قناعت

(iii) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر کیا ارشاد فرمایا؟

(A) آسمان والاوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب (B) آسمان کا ستارہ

(C) اہل دنیا کا محبوب ترین شخص (D) جنّت کے نوجوانوں کے سردار

(iv) صحیفہ صادقہ مرتب کرنے والی شخصیت ہیں:

(A) عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما (B) عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما

(C) عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما (D) عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما

(v) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی زندگی ہمارے لیے سب سے اہم سبق ہے:

(A) صبر و تحمل کا (B) عفو درگزر کا (C) علم و فن سے محبت کا (D) سادگی کا

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
C	B	A	A	A

LAST HOPE STUDY

2۔ مختصر جواب دیں:

سوال1: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **تعارف**

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عبداللہ ، کنیت ابو محمد اور ابو عبدالرحمٰن تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام عمرو بن العاص آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور والدہ کا نام ریطہ بنت منبہ تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے اپنے والد سے پہلے اسلام قبول کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما زیادہ وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں گزارتے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے جو الفاظ ادا ہوتے تھے، وہ لکھ لیتے تھے۔

سوال2: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کے زہد و تقویٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا زہد و تقویٰ**

زُہد و تقویٰ حضرت عبداللہ عمرو بن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شخصیت کا نمایاں پہلو تھا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مصاحبت سے جو وقت باقی بچتا، وہ یاد الٰہی میں گزارتے تھے۔ دن بھر روزے کی حالت میں رہتے اور رات عبادت میں گزارتے تھے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد نے بارگاہِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی راہبانہ زندگی کی شکایت کی تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو والد کی اطاعت کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا:

"عبداللہ! روزے رکھو اور افطار کرو، نمازیں پڑھو اور آرام کرو، بیوی بچوں کا حق ادا کرو یہی میرا طریقہ ہے، جو میرے طریقے سے اعراض کرے گا وہ میری امت سے نہیں ہے" (صحیح بخاری:6134)

سوال3: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی اہل بیت اطہار سے محبت کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اہل بیت اطہار سے محبت**

حضرت رجا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں ایک مرتبہ جماعت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما اور حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجد نبوی میں آتے ہوئے دیکھ کر کہا: "کیا میں تمھیں اس شخص کے بارے میں آگاہ نہ کروں جو آسمان والوں کے نزدیک دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا:

"وہ یہ ہیں جو تمھارے سامنے تشریف لا رہے ہیں یعنی حسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما۔"

سوال4: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے کب اور کہاں وفات پائی؟

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات**

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے 65 ہجری میں فسطاط میں وفات پائی۔

سوال5: حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی دینی و علمی خدمات تحریر کریں۔

جواب: **دینی و علمی خدمات**

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات و ملفوظات کا ایک مجموعہ جمع کیا، جسے صحیفہ صادقہ کہا جاتا ہے، چناں چہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اس میں سے دیکھ کر جواب دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما اس مجموعے کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے تھے کہ یہ وہ صحیفہ حق ہے جس کو میں نے تنہا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے سن کر جمع کیا تھا۔

سرگرمیاں:

- اساتذہ مدد سے حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کے صحیفہ صادقہ کی روشنی میں کمرا جماعت میں تدوین حدیث کے بارے میں مذاکرے کا اہتمام کریں۔

- اساتذہ کرام طلبہ سے حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما کی حیاتِ مبارکہ پر مشتمل چارٹ بنوائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش والقابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

حضرت عَمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حالاتِ زندگی**

تعارف:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نام عمرو، کنیت ابو اُمیّہ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے والد کا نام امیّہ بن خویلد تھا۔

قبولِ اسلام:

حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہما نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

نجاشی کے دربار میں سفیرِ اسلام:

کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں سفارت کاری کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سفارت کاری کے ذریعے ہی سے دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی اور سیاسی تعلقات استوار ہوتے ہیں 6 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن اُمیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شاہِ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں نجاشی کو دعوت اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔

نجاشی کا قبولِ اسلام:

نجاشی نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

سریہ میں شرکت:

حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔ ابو سفیان کے حکم پر ایک اعرابی نے مسجدِ نبوی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کی۔

اس کے حملہ کرنے سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کا ارادہ بھانپ لیا اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اسے گرفتار کر لیا، چوں کہ اس سازش کا اصل محرک ابو سفیان تھا، لہٰذا نبی کریم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سلمہ بن اسلم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ابو سفیان کا کام تمام کرنے کے لیے مکّہ مکرّمہ بھیجا، لیکن وہاں پر قریش مکہ کو خبر ہونے کی وجہ سے یہ لوگ واپس نکل آئے۔ راستے میں ان لوگوں کی ملاقات عبداللہ بن مالک اور بنو ہذیل کے آدمی سے ہوئی، حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عبداللہ کا سر قلم کر دیا۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شجاعت و بہادری اور جرات و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے۔

مروی احادیث:

حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی 20 احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

وفات:

حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور حکومت میں ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

حاصلِ کلام:

صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت میں اپنی زندگی گزاریں تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف**

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عمرو، کنیت ابو اُمیّہ تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد کا نام امیّہ بن خویلد تھا۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سوال2: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قبولِ اسلام کے بارے میں تحریر کریں۔

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قبولِ اسلام**

حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سوال3: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سفارت کاری**

کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں سفارت کاری کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سفارکاری کے ذریعے ہی سے دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی اور سیاسی تعلقات استوار ہوتے ہیں 6 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن اُمیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شاہِ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں نجاشی کو دعوت اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔ نجاشی نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

سوال4: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شجاعت و بہادری کے بارے میں مختصر تحریر کریں۔

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شجاعت و بہادری**

حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے ایک سریہ میں بھی شرکت کی۔ ابو سفیان کے حکم پر ایک اعرابی نے مسجد نبوی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نعوذ باللہ قتل کرنے کی کوشش کی۔

اس کے حملہ کرنے سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کا ارادہ بھانپ لیا اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اسے گرفتار کر لیا، چوں کہ اس سازش کا اصل محرک ابو سفیان تھا، لہٰذا نبی کریم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سلمہ بن اسلم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ابو سفاین کا کام تمام کرنے کے لیے مکّہ مکرّمہ بھیجا، لیکن وہاں پر قریش مکہ کو خبر ہونے کی وجہ سے یہ لوگ واپس نکل آئے۔ راستے میں ان لوگوں کی ملاقات عبد اللہ بن مالک اور اور بنو ہذیل کے آدمی سے ہوئی، حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عبد اللہ کا سر قلم کر دیا۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شجاعت و بہادری اور جرات و دلیری میں عربوں میں سے ممتاز تھے۔

سوال5: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات**

حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دور حکومت میں ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی 20 احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے:
(A) ابوامیہ (B) ابو بکر (C) ابوسلمہ (D) ابو عبد الرحمن

2۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام قبول کیا:
(A) غزوۂ احد کے بعد (B) غزوۂ خیبر کے بعد (C) غزوۂ تبوک کے بعد (D) غزوۂ حنین کے بعد

3۔ نبی کریم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا:
(A) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (B) حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو
(C) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو (D) حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو

4۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:
(A) بیس (B) چالیس (C) ساٹھ (D) اسی

5۔ حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کی تاریخ وفات ہے:
(A) اٹھاون ہجری (B) ساٹھ ہجری (C) باسٹھ ہجری (D) چونسٹھ ہجری

6۔ نبی کریم نے کس سن ہجری میں حضرت عمرو بن امیہ کو شاہ حبشہ نجاشی کے دربار میں سفیر بنا کر بھیجا؟
(A) 4 ہجری (B) 6 ہجری (C) 8 ہجری (D) 10 ہجری

7۔ نجاشی نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے کس صحابی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا؟
(A) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (B) حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ
(C) حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (D) حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

8۔ حضرت عمرو بن امیہ کی سیرت کا سب سے نمایاں وصف تھا:
(A) زہد و تقویٰ (B) علم و فضل (C) شجاعت و بہادری (D) رہبانیت

9۔ حضرت عمرو بن امیہ سپرد خاک ہوئے:
(A) مکہ میں (B) مدینہ میں (C) بصرہ میں (D) دمشق میں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	C	B	B	B	A	C	A	A

مشقی سوالات

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت ہے:
(A) ابوامیہ (B) ابو بکر (C) ابوسلمہ (D) ابو عبد الرحمن

(ii) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسلام قبول کیا:
(A) غزوۂ احد کے بعد (B) غزوۂ خیبر کے بعد (C) غزوۂ تبوک کے بعد (D) غزوۂ حنین کے بعد

(iii) حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:
(A) بیس (B) چالیس (C) ساٹھ (D) اسی

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1

B	A	C	A	A

LAST HOPE STUDY

2۔ مختصر جواب دیں:

سوال1: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تعارف**

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام عمرو، کنیت ابو اُمیّہ تھی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد کا نام امیّہ بن خویلد تھا۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آغاز اسلام میں مسلمانوں کے مخالف تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما نے غزوۂ بدر اور غزوۂ احد میں مشرکین مکہ کی طرف سے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ غزوۂ احد کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سوال2: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سفارت کاری**

کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی میں سفارت کاری کو اہم حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ سفارکاری کے ذریعے ہی سے دوسرے ممالک کے ساتھ معاشی اور سیاسی تعلقات استوار ہوتے ہیں 6 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن اُمیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شاہِ حبشہ نجاشی کے پاس اسلام کی دعوت کا خط دے کر بھیجا۔ اس خط میں نجاشی کو دعوت اسلام دینے کے علاوہ مہاجرین کی میزبانی کی سفارش اور حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام نکاح کا پیغام بھی شامل تھا۔ نجاشی نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

سوال3: حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟ اور آپ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: **حضرت عمرو بن امیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات**

حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات 60 ہجری میں حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی 20 احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔

سرگرمیاں:

- حضرت عمرو بن امیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حالتِ زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش و القابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔
- گوگل میپ، نقشہ، گلوب کی مدد سے مدینہ منورہ حبشہ اور روم کے جغرافیائی فاصلے کی نشاندہی کروائیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر تفصیلی مضمون لکھیں۔

جواب: **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

تعارف:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو سہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 47 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم:

آپ رضی اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ میں ہی پرورش پائی، اپنے والد کے ساتھ تجارت کا یہ پیشہ اختیار کیا اور مختلف تجارتی سفر کیے۔ اسی دوران مختلف ملکوں کے لوگوں سے ملتے جلتے رہے، جس کی وجہ سے آپ کے تجربے اور عقل و دانش میں بہت اضافہ ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاروبار کے لیے لکھنا پڑھنا بھی سیکھ لیا تھا۔

آباؤاجداد کا فن:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی سے سپہ گری اور شہ سواری کا فن سیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: سپہ گری اور شہ سواری میرے آباؤاجداد کا فن ہے اور میں اسے انسان کا سب سے بڑا جوہر سمجھتا ہوں۔

قبولِ اسلام:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے آٹھ ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بارگاہ رسالت خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ ان تینوں کے اسلام لانے پر رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت خوش ہوئے اور فرمایا:

"مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینک دیے ہیں۔"

معرکہ ذات السلاسل:

رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کی وجہ سے بہت سی جنگوں میں انھیں مختلف ذمہ داریاں سونپیں۔ معرکہ ذات السلاسل میں دو سو مجاہدین پر امیر بنا کر بھیجے گئے اور شان دار کامیابی حاصل کی۔

سفارت کاری کا تجربہ:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفارت کاری کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ قبول اسلام سے پہلے اور اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے سفارتی مہموں میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی اس صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُنھیں عمان میں سفیر بنا کر بھیجا۔ رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ و عمان روانہ کیا، وہاں پہنچ کر انھوں نے وہاں کے حاکم سے ملاقات کی، انھیں اسلام کی دعوت دی، حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا دعوتی گرامی نامہ پہنچایا، جس سے متاثر ہو کر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ خلافت راشدہ کے دور میں بھی وہ خلافت اسلامیہ کے نمائندے کی حیثیت سے رومی اور ایرانی وفود سے ملنے والے سفارت کاروں میں شامل رہے۔ تمام ادوار میں ان کی سفارت کاری بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔

شجاعت و بہادری / جنگی قیادت:

حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کی خبر انھیں عمان ہی میں ملی اور وہ اسے سن کر مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ یہاں آئے ہوئے ابھی انھیں کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فوج کی کمان دے کر فلسطین بھیج دیا۔ اس کارروائی میں انھوں نے نمایاں کردار ادا کیا، اسی طرح دریائے اردن کے مغربی علاقے کی فتح میں ان کا نمایاں کردار تھا۔ آپ جنگ اجنادین، یرموک اور فتح دمشق میں شریک ہوئے مگر ان کا اصل کارنامہ فتح مصر ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لائے تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے تنہائی میں ملاقات کی اور کہا کہ انھیں مصر پر حملہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں اجازت دے دی، یمن کے چار ہزار مجاہدوں کو جن کا تعلق ایک ہی قبیلے سے تھا، ان کی کمان میں دے دیا اور انھوں نے اسی وقت مجاہدین کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ انھوں نے مصر کی سرحد میں داخل ہو کر سب سے پہلے عَرِیْش اور اس کے بعد فرسا اور بلبس وغیرہ کے شہر فتح کیے، پھر مصر کے رومی سپہ سالار تھیوڈور سے سخت مقابلہ ہوا جس میں بہت سے رومی مارے گئے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ 20 ہجری میں بابل شہر فتح کیا اور 21 ہجری میں خون ریز جنگ کے بعد اسکندریہ ان کے زیر اقتدار آ گیا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارہائے نمایاں:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف کا محکمہ قائم کیا، ٹیکس کے قواعد و ضوابط مقرر کیے اور فسطاط شہر کی بنیاد رکھی، جس کا نام چوتھی صدی ہجری میں قاہرہ پڑ گیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو سال کے مختصر عرصے میں مصر جیسا بڑا ملک فتح کر کے اپنی شجاعت و دلیری اور جنگی قیادت کا لوہا منوایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مصریوں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔

نمایاں اوصاف:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ درجے کے منتظم تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے متقی اور پرہیز گار انسان تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش گفتار، قادر الکلام خطیب، سیاست دان اور سپہ سالار تھے۔ ادب اور شاعری سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص رغبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اقوال میں سے ایک قول ہے کہ:

"ہزار لائق آدمیوں کی موت سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا ایک نالائق آدمی کے صاحب اختیار ہو جانے سے پہنچ جاتا ہے۔"

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت:

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عسکری مہمات میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتماد فرماتے، ان کی قدر کیا کرتے اور ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم کی دعا کیا کرتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

"عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں"۔

(جامع ترندی:3845)

وصال:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتالیس (39) احادیث مروی ہیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 43 ہجری میں مصر میں وفات پائی۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: **قبولِ اسلام**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے آٹھ ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بارگاہِ رسالت خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

سوال2: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آباؤ اجداد کا فن کیا تھا؟

جواب: **آباؤ اجداد کا فن**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن ہی سے سپہ گری اور شہ سواری کا فن سیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: سپہ گری اور شہ سواری میرے آباؤ اجداد کا فن ہے اور میں اسے انسان کا سب سے بڑا جوہر سمجھتا ہوں۔

سوال3: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ مبارک**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت خوش ہوئے اور فرمایا:

"مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینک دیے ہیں۔"

سوال4: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی سے دو نمایاں اوصاف بیان کریں۔

جواب: **نمایاں اوصاف**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف درج ذیل ہیں:

- سفارت کاری
- سیاست دان
- قادر الکلام خطیب
- سپہ سالار
- اعلیٰ درجے کے منتظم
- متقی اور پرہیز گار
- شجاعت و بہادری

سوال5: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کون سے دو شہر فتح کیے؟

جواب: **فاتح شہر**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ درج ذیل شہر فتح کیے:

- دمشق
- فرسا
- بلبس
- عَرِیش

سوال6: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **مختصر تعارف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنوسہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 47 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

سوال7: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت و بہادری کے متعلق مختصراً بتائیں۔

جواب: **شجاعت و بہادری / جنگی قیادت**

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے وصال کی خبر انھیں عمان ہی میں ملی اور وہ اسے سن کر مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ یہاں آئے ہوئے ابھی انھیں کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں فوج کی کمان دے کر فلسطین بھیج دیا۔ اس کارروائی میں انھوں نے نمایاں کردار ادا کیا، اسی طرح دریائے اردن کے مغربی علاقے کی فتح میں ان کا نمایاں کردار تھا۔ آپ جنگ اجنادین، یرموک اور فتح دمشق میں شریک ہوئے مگر ان کا اصل کارنامہ فتح مصر ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لائے تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے تنہائی میں ملاقات کی اور کہا کہ انھیں مصر پر حملہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں اجازت دے دی، یمن کے چار ہزار مجاہدوں کو جن کا تعلق ایک ہی قبیلے سے تھا، ان کی کمان میں دے دیا اور انھوں نے اسی وقت مجاہدین کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ انھوں نے مصر کی سرحد میں داخل ہو کر سب سے پہلے عَرِیش اور اس کے بعد فرسا اور بلبس وغیرہ کے شہر فتح کیے، پھر مصر کے رومی سپہ سالار تھیوڈور سے سخت مقابلہ ہوا جس میں بہت سے رومی مارے گئے اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ 20 ہجری میں بابل شہر فتح کیا اور 21 ہجری میں خون ریز جنگ کے بعد اسکندریہ ان کے زیر اقتدار آ گیا۔

سوال8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیا فضیلت بیان فرمائی؟

جواب: **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ کی فضیلت**

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عسکری مہمات میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتماد فرماتے، ان کی قدر کیا کرتے اور ان کے حق میں اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم کی دعا کیا کرتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

"عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں"۔

(جامع ترمذی:3845)

سوال9: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے متعلق مختصراً بیان کریں۔

جواب: **سفارت کاری**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفارت کاری کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ قبول اسلام سے پہلے اور اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے سفارتی مہموں میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کی اس صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُنھیں عمان میں سفیر بنا کر بھیجا۔ رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ و عمان روانہ کیا، وہاں پہنچ کر انھوں نے وہاں کے حاکم سے ملاقات کی، انھیں اسلام کی دعوت دی، حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا دعوتی گرامی نامہ پہنچایا، جس سے متاثر ہو کر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ خلافت راشدہ کے دور میں بھی وہ خلافت اسلامیہ کے نمائندے کی حیثیت سے رومی اور ایرانی وفود سے ملنے والے سفارت کاروں میں شامل رہے۔ تمام ادوار میں ان کی سفارت کاری بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔

سوال10: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس شہر کی بنیاد رکھی؟

جواب: **فسطاط شہر کی بنیاد**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل و انصاف کا محکمہ قائم کیا، ٹیکس کے قواعد و ضوابط مقرر کیے اور فسطاط شہر کی بنیاد رکھی، جس کا نام چوتھی صدی

ہجری میں قاہرہ پڑ گیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو سال کے مختصر عرصے میں مصر جیسا بڑا ملک فتح کر کے اپنی شجاعت و دلیری اور جنگی قیادت کا لوہا منوایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مصریوں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔

سوال11: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی ایک قول لکھیں۔

جواب: **حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول**

ادب اور شاعری سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص رغبت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اقوال میں سے ایک قول ہے کہ:

”ہزار لائق آدمیوں کی موت سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا ایک نالائق آدمی کے صاحب اختیار ہو جانے سے پہنچ جاتا ہے۔“

سوال12: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی احادیث مروی ہیں؟

جواب: **احادیث**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (انتالیس)39 احادیث مروی ہیں۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

66۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کا نام تھا:

(A) بنو عدی (B) بنو سہم (C) بنو تیم (D) بنو ثقیف

67۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن کے ہمراہ اسلام قبول کیا؟

(A) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

68۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاصہ تھا:

(A) سفارت کاری (B) فقہ (C) خانہ کعبہ کی تولیت (D) تجارت

69۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنیاد رکھی:

(A) فسطاط کی (B) بصرہ کی (C) کوفہ کی (D) دمشق کی

70۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(A) انتالیس (B) تینتالیس (C) سینتالیس (D) اکاون

71۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے:

(A) عاص (B) ولید (C) مغیرہ (D) طلحہ

72۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے:

(A) مدینہ منورہ میں (B) مکہ مکرمہ میں (C) شام میں (D) کوفہ میں

73۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے کتنے برس پہلے پیدا ہوئے؟

(A) 40سال (B) 45سال (C) 47سال (D) 50سال

74۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آباؤاجداد کا فن ہے:

(A) سپہ گری اور شہ سواری (B) سفارت کاری (C) ادب و شاعری (D) منتظم

75۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا:

(A) 6ہجری (B) 7ہجری (C) 8ہجری (D) 9ہجری

76۔ معرکہ ذات السلاسل میں آپ کو امیر بنا کر بھیجا گیا:

(A) 50 مجاہدین پر (B) 100 مجاہدین پر (C) 150 مجاہدین پر (D) 200 مجاہدین پر

77۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا:

(A) مصر میں (B) عمان میں (C) فلسطین میں (D) شام میں

78۔ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کی خبر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی:
(A) مصر میں (B) عمان میں (C) فلسطین میں (D) شام میں

79۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فوج کی کمان دے کر بھیجا:
(A) مصر میں (B) عمان میں (C) فلسطین میں (D) شام میں

80۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل کارنامہ ہے:
(A) فتح مصر (B) فتح دمشق (C) فتح فلسطین (D) فتح عمان

81۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بابل شہر فتح کیا:
(A) 15 ہجری (B) 18 ہجری (C) 20 ہجری (D) 22 ہجری

82۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکندریہ شہر فتح کیا:
(A) 15 ہجری (B) 18 ہجری (C) 20 ہجری (D) 21 ہجری

83۔ قاہرہ شہر کا پرانا نام ہے:
(A) بصرہ (B) فسطاط (C) بلبیس (D) بابل

84۔ کس صدی ہجری میں فسطاط شہر کا نام قاہرہ پڑا؟
(A) دوسری صدی ہجری (B) تیسری صدی ہجری (C) چوتھی صدی ہجری (D) پانچویں صدی ہجری

85۔ ہزار لائق آدمیوں کی موت سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا ایک نالائق آدمی کے صاحب اختیار ہو جانے پہنچتا ہے۔ یہ قول ہے:
(A) حضرت امام زین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (B) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
(C) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (D) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

86۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی:
(A) 40 ہجری (B) 43 ہجری (C) 45 ہجری (D) 47 ہجری

87۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہاں وفات پائی؟
(A) مصر میں (B) فسطاط میں (C) بلبیس میں (D) بابل میں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
D	C	A	C	B	A	A	A	A	A	B
22	21	20	19	18	17	16	15	14	13	12
A	B	B	C	B	D	C	A	C	B	B

مشقی سوالات

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کا نام تھا:
(A) بنوعدی (B) بنوسہم (C) بنوتیم (D) بنوثقیف

(ii) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کن کے ہمراہ اسلام قبول کیا؟
(A) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(C) حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(iii) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاصہ تھا:
(A) سفارت کاری (B) فقہ (C) خانہ کعبہ کی تولیت (D) تجارت

(iv) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنیاد رکھی:
(A) فسطاط کی (B) بصرہ کی (C) کوفہ کی (D) دمشق کی

(v) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:
(A) انتالیس (B) تینتالیس (C) سینتالیس (D) اکاون

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
B	A	D	B	A

2۔ مختصر جواب دیں:

سوال14: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں؟

جواب: **مختصر تعارف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عمرو اور والد کا نام عاص ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو سہم سے تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد اپنے قبیلے کے سردار اور بڑے تاجر تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت سے 47 برس پہلے مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

سوال15: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کب اسلام قبول کیا؟ اور آپ کے قبول اسلام کے وقت نبی کریمؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **قبولِ اسلام**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے آٹھ ہجری میں حضرت عثمان بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ بارگاہ رسالت خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت خوش ہوئے اور فرمایا:

"مکہ والوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینک دیے ہیں۔"

سوال16: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارت کاری کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب: **سفارت کاری**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفارت کاری کا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ قبول اسلام سے پہلے اور اسلام قبول کرنے کے بعد انھوں نے سفارتی مہموں میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کی اس صلاحیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُنھیں عمان میں سفیر بنا کر بھیجا۔ رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو عمان روانہ کیا، وہاں پہنچ کر انھوں نے وہاں کے حاکم سے ملاقات کی، انھیں اسلام کی دعوت دی، حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا دعوتی گرامی نامہ پہنچایا، جس سے متاثر ہو کر انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ خلافت راشدہ کے دور میں بھی وہ خلافت اسلامیہ کے نمائندے کی حیثیت سے رومی اور ایرانی وفود سے ملنے والے سفارت کاروں میں شامل رہے۔ تمام ادوار میں ان کی سفارت کاری بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔

سوال17: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی سے دو نمایاں اوصاف بیان کریں۔

جواب: **نمایاں اوصاف**

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف درج ذیل ہیں:

- سفارت کاری
- سیاست دان
- قادر الکلام خطیب
- سپہ سالار
- اعلیٰ درجے کے منتظم
- متقی اور پرہیزگار

- شجاعت و بہادری

سوال18: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصر کیسے فتح کیا؟ اور وہاں پر کون سی اصلاحات متعارف کروائیں۔

جواب:

مصر کا کارنامہ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عدل وانصاف کا محکمہ قائم کیا، ٹیکس کے قواعد وضوابط مقرر کیے اور فسطاط شہر کی بنیاد رکھی، جس کا نام چوتھی صدی ہجری میں قاہرہ پڑ گیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو سال کے مختصر عرصے میں مصر جیسا بڑا ملک فتح کر کے اپنی شجاعت و دلیری اور جنگی قیادت کا لوہا منوایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر مصریوں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا۔

سرگرمیاں:

- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ طیبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش، القابات، عمر، مروی یا حدیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہیں۔
- حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفتوحہ علاقوں کا چارٹ بنا کر کمرا جماعت میں آویزاں کریں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تفصیلی سوالات

سوال1: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تعارف:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جابر اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام نُسیبہؓ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عبداللہ تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا اپنے قبیلہ کے رئیس تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔

والد کی وصیت:

غزوہ احد سے پہلے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چند نصیحتیں فرمائیں۔ بیٹا! میری خواہش ہے کہ میں احد کا پہلا شہید بنوں، اگر ایسا ہوا تو میرے اوپر جو قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش کو قبول کیا اور آپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے ۔

بیوہ عورت سے نکاح:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی وصیّت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والد کی شہادت کے بعد ایک بیوہ عورت سے صرف اس وجہ سے نکاح کیا تاکہ ان کی بہنوں کی تربیت کے ساتھ گھر کا نظام بھی بہتر انداز میں چل سکے۔

والد کے قرض کی ادائیگی:

جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کی شہادت ہوئی تو وہ مقروض تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے باغ کی کھجوریں پک گئیں تو میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے باغ میں تشریف لائیں اور اپنے دست مبارک سے قرض خواہوں میں ان کا قرض تقسیم فرمادیں اور قرض خواہ میرے قرض سے کچھ معاف فرمادیں تاکہ ہماری طرف سے قرض ادا ہو جائے ۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے، کھجوروں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور اس کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر کھجوریں تقسیم کرنے کا حکم دیا، قرض ادا ہو گیا لیکن کھجوروں کے ڈھیر میں کچھ کمی نہ آئی اور وہ جوں کا توں رہا۔ (صحیح بخاری:3580)

غزوات میں شرکت:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کرنے کا عزم کیا۔ لیکن کم عمری کی وجہ سے ان کے والد نے انھیں جہاد میں حصہ لینے سے منع کر دیا۔ باقی غزوات میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ شرکت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انیس(19) غزوات میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ شرکت فرمائی۔

ذوقِ علم:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک حدیث روایت کرنے کے لیے تھی اور وہ شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے ایک اونٹ خریدا اور اس پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث سنی، اس سے آپ کے ذوق علم کا پتا چلتا ہے۔

صحیفہ جابر بن عبداللہ:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۵۴۰ احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حدیثوں کا ایک مجموعہ صحیفہ جابر بن عبداللہ کے نام سے آپ کی طرف منسوب ہے۔

درسِ حدیث:

تحصیل علم سے فراغت کے بعد مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں درس حدیث کا آغاز کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ اور مصر تک لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلقہ درس خاص شہرت رکھتا تھا۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ کے درس میں شرکت کرتے تھے۔

باجماعت نماز کا اہتمام:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں نماز پڑھنے کے لیے ایک میل کا سفر طے کر کے آتے تھے۔

سادہ زندگی:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت سادہ زندگی گزاری۔ ایک بار چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر پر ملنے آئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو سرکہ پیش کیا اور فرمایا: بسم اللہ سے نوش فرمائیں، سرکہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اگر کسی کے پاس احباب آئیں تو جو کچھ میسر ہو وہ پیش کر دے اس میں کوتاہی یا کنجوسی نہ کرے۔ اسی طرح مہمان کا فرض ہے کہ وہ اسے بخوشی قبول کرے، اسے حقیر نہ سمجھے کیوں کہ تکلف میں دونوں کی ہلاکت ہے۔

نمایاں اوصاف:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت استقامت والے، جوش ایمانی، جرأت اظہار حق، امر بالمعروف، اتباع سنت اور اعلیٰ اخلاق کی خوبیوں پر فائز تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوات نبوی میں بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔

وصال:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 74 ہجری میں ہوئی۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے انھیں کیا وصیت فرمائی؟

جواب: **والد کی وصیت**

غزوہ احد سے پہلے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چند نصیحتیں فرمائیں۔ بیٹا! میری خواہش ہے کہ میں احد کا پہلا شہید بنوں، اگر ایسا ہوا تو میرے اوپر جو قرض ہے وہ ادا کرنا اور اپنی بہنوں کا خیال رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش کو قبول کیا اور آپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے
۔

سوال2: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہنوں کی تربیت کے لیے کیا اہتمام کیا؟

جواب: **بہنوں کی تربیت**

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی وصیّت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والد کی شہادت کے بعد ایک بیوہ عورت سے صرف اس وجہ سے نکاح کیا تا کہ ان کی بہنوں کی تربیت کے ساتھ گھر کا نظام بھی بہتر انداز میں چل سکے۔

سوال3: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ طلب حدیث کا کس قدر شوق رکھتے تھے؟

جواب: **طلب حدیث**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک حدیث روایت کرنے کے لیے تھی اور وہ شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو انھوں نے ایک اونٹ خریدا اور اس پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث سنی، اس سے آپ کے ذوق علم کا پتا چلتا ہے۔

سوال4: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

جواب: **نمایاں اوصاف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت استقامت والے، جوش ایمانی، جرأت اظہار حق، امر بالمعروف، اتباع سنت اور اعلیٰ اخلاق کی خوبیوں پر فائز تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوات نبوی میں بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔

سوال5: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باجماعت نماز کا کس قدر اہتمام کرتے تھے؟

جواب: **باجماعت نماز کا اہتمام**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں نماز پڑھنے کے لیے ایک میل کا سفر طے کر کے آتے تھے۔

سوال6: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **مختصر تعارف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جابر اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام نُسَیبہؓ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عبداللہ تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا اپنے قبیلہ کے رئیس تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔

سوال7: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے والد کے قرض کی ادائیگی کیسے کی؟

جواب: **والد کے قرض کی ادائیگی**

جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کی شہادت ہوئی تو وہ مقروض تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے باغ کی کھجوریں پک گئیں تو میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے باغ میں تشریف لائیں اور اپنے دست مبارک سے قرض خواہوں میں ان کا قرض تقسیم فرمادیں اور قرض خواہ میرے قرض سے کچھ معاف فرمادیں تاکہ ہماری طرف سے قرض ادا ہو جائے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے، کھجوروں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور اس کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر کھجوریں تقسیم کرنے کا حکم دیا، قرض ادا ہو گیا لیکن کھجوروں کے ڈھیر میں کچھ کمی نہ آئی اور وہ جوں کا توں رہا۔ (صحیح بخاری:3580)

سوال8: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنے غزوات میں شرکت کی؟

جواب: **غزوات میں شرکت**

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر اور احد میں شرکت کرنے کا عزم کیا۔ لیکن کم عمری کی وجہ سے ان کے والد نے انھیں جہاد میں حصہ لینے سے منع کر دیا۔ باقی غزوات میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت گرم جوشی کے ساتھ شرکت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انیس(19)غزوات میں آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شرکت فرمائی۔

سوال9: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحیفہ کا نام لکھیں۔

جواب: **حضرت جاب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحیفہ**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۵۴۰ احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حدیثوں کا ایک مجموعہ صحیفہ جابر بن عبداللہ کے نام سے آپ کی طرف منسوب ہے۔

سوال10: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسی زندگی گزاری؟

جواب: **سادہ زندگی**

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت سادہ زندگی گزاری۔ ایک بار چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر پر ملنے آئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو سرکہ پیش کیا اور فرمایا: بسم اللہ سے نوش فرمائیں، سرکہ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اگر کسی کے پاس احباب آئیں تو جو کچھ میسر ہو وہ پیش کر دے اس میں کوتاہی یا کنجوسی نہ کرے۔ اسی طرح مہمان کا فرض ہے کہ وہ اسے بخوشی قبول کرے، اسے حقیر نہ سمجھے کیوں کہ تکلف میں دونوں کی ہلاکت ہے۔

سوال11: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقہ درس کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **درسِ حدیث**

تحصیل علم سے فراغت کے بعد مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں درس حدیث کا آغاز کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ اور مصر تک لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلقہ درس خاص شہرت رکھتا تھا۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ کے درس میں شرکت کرتے تھے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے:
(A) عبداللہ (B) عبدالرحمٰن (C) عبدالکریم (D) عبدالجبار

2۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو دفن کیا گیا:
(A) جنت البقیع میں (B) جنت المعلیٰ میں (C) میدان احد میں (D) میدان بدر میں

3۔ حضرت بن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن غزوات میں شرکت فرمائی ان کی تعداد ہے:
(A) 15 (B) 17 (C) 19 (D) 21

4۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن وفات ہے:
(A) 64ہجری (B) 74ہجری (C) 84ہجری (D) 94ہجری

5۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:
(A) پانچ سو چالیس (B) چھے سو چالیس (C) سات سو چالیس (D) آٹھ سو چالیس

6۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:
(A) ابو عبداللہ (B) عبدالرحمٰن (C) عبدالکریم (D) عبدالجبار

7۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام ہے:
(A) اُمّ عمارہ (B) نسیبہ (C) اُمّ سلیم (D) حضرت اسما

8۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا:
(A) بیت عقبہ ثانیہ (B) بیت عقبہ اولیٰ (C) خانہ کعبہ میں (D) مدینہ منورہ میں

9۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درسِ حدیث کا آغاز کیا:
(A) مکہ سے (B) شام سے (C) مسجدِ نبوی سے (D) مسجدِ کوفہ سے

10۔ صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے آئے تو آپ نے انہیں پیش کیا:
(A) کھجوریں (B) سرکہ (C) جو (D) شہد

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	C	A	B	A	A	B	C	C	A

مشقی سوالات

1. درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے:
(A) عبداللہ (B) عبدالرحمٰن (C) عبدالکریم (D) عبدالجبار

(ii) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو دفن کیا گیا:
(A) جنت البقیع میں (B) جنت المعلیٰ میں (C) میدان احد میں (D) میدان بدر میں

(iii) حضرت بن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن غزوات میں شرکت فرمائی ان کی تعداد ہے:
(A) 15 (B) 17 (C) 19 (D) 21

(iv) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سن وفات ہے:

(A) 64ہجری (B) 74ہجری (C) 84ہجری (D) 94ہجری

(v) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(A) پانچ سو چالیس (B) چھے سو چالیس (C) سات سو چالیس (D) آٹھ سو چالیس

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

1	2	3	4	5
A	C	C	B	A

.2 **مختصر جواب دیں:**

سوال1: **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں؟**

جواب: **مختصر تعارف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جابر اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام نُسَیبہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عبد اللہ تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا اپنے قبیلہ کے رئیس تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔

سوال2: **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ان کا قرض کیسے ادا کیا؟**

جواب: **والد کے قرض کی ادائیگی**

جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کی شہادت ہوئی تو وہ مقروض تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے باغ کی کھجوریں پک گئیں تو میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے باغ میں تشریف لائیں اور اپنے دست مبارک سے قرض خواہوں میں ان کا قرض تقسیم فرمادیں اور قرض خواہ میرے قرض سے کچھ معاف فرمادیں تا کہ ہماری طرف سے قرض ادا ہو جائے ۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے، کھجوروں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور اس کے ارد گرد تین چکر لگائے پھر کھجوریں تقسیم کرنے کا حکم دیا، قرض ادا ہو گیا لیکن کھجوروں کے ڈھیر میں کچھ کمی نہ آئی اور وہ جوں کا توں رہا۔ (صحیح بخاری:3580)

سوال3: **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہنوں کی تربیت کے لیے کیا اہتمام کیا؟**

جواب: **بہنوں کی تربیت**

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد کی وصیّت پر عمل کرتے ہوئے اپنے والد کی شہادت کے بعد ایک بیوہ عورت سے صرف اس وجہ سے نکاح کیا تا کہ ان کی بہنوں کی تربیت کے ساتھ گھر کا نظام بھی بہتر انداز میں چل سکے۔

سوال4: **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و علمی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: **دینی اور علمی خدمات**

تحصیل علم سے فراغت کے بعد مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں درس حدیث کا آغاز کیا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، کوفہ اور مصر تک لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم حاصل کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حلقہ درس خاص شہرت رکھتا تھا۔ دور دراز کے شہروں سے لوگ علم حدیث کے حصول کے لیے آپ کے درس میں شرکت کرتے تھے۔

سوال5: **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔**

جواب: **نمایاں اوصاف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت استقامت والے، جوش ایمانی، جرأت اظہار حق، امر بالمعروف، اتباع سنت اور اعلیٰ اخلاق کی خوبیوں پر فائز تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوات نبوی میں بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا بڑی دلیری اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔

سوال6: **حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حاصل کرنے کا کتنا شوق تھا؟ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔**

جواب: **طلب حدیث**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم حدیث کا اس قدر شوق تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث سننے کے لیے مہینوں کی مسافت طے کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک حدیث روایت کرنے کے لیے تھی اور وہ شام میں رہتے تھے۔ جب حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو

انھوں نے ایک اونٹ خریدا اور اس پر سوار ہو کر ان کے پاس پہنچے اور وہ حدیث سنی، اس سے آپ کے ذوق علم کا پتا چلتا ہے۔

سرگرمیاں:

- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش و القابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔
- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت حدیث کے بارے میں مذاکرا کروایا جائے۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی کے بارے میں مزید معلومات فراہم کریں۔

حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال 1: **حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔**

جواب: **حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

تعارف:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اَنَس، کنیت ابو حمزہ اور لقب خادم رسول خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق بنو نجار سے تھا جو انصار مدینہ کا ایک معزز قبیلہ تھا۔ حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے دس سال پہلے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

قبولِ اسلام:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ کے اکثر افراد حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے قبل توحید و رسالت کے علم بردار ہو چکے تھے۔ حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے بھی بیعتِ عقبہ ثانیہ سے پیشتر دین اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت اَنَس کے والد نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور وہ مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت عقبہ ثانیہ میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک پر مکہ مکرمہ جا کر بیعت کی تھی۔ اس طرح حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا گھر نور ایمان سے روشن تھا۔

خادمِ رسول خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار فرمائی تو حضرت اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی کہ اَنَس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اپنی خدمت میں قبول فرما لیجیے۔ آپ نے منظور فرمایا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خادمِ رسول خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لقب سے شہرت پائی۔

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول:

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم کی وفات تک اپنے فرض کو نہایت احسن انداز سے انجام دیا، آپ کم و بیش دس برس نبی کریم کی خدمت میں رہے اور آپ کو ہمیشہ اس شرف پر ناز رہا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز پہلے درِ اقدس پر حاجر ہو جاتے اور دوپہر کو اپنے گھر واپس آتے، ظہر کے وقت پھر حاضر ہوتے اور عصر تک رہتے، نماز عصر پڑھ کر اپنے گھر کا رخ کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر و حضر میں ہمیشہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے "انہیں" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی، لیکن اس عرصے میں آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نہ کبھی خفا ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا۔

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے حضور خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کثیر اولاد سے نوازا تھا اور یہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعا کا اثر تھا۔ ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمایے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دیر تک دعا کی اور آخر میں یہ کلمات زبان مبارک سے ارشاد فرمائے:

"اَللّٰہُمَّ اَکْثِرْ مالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ"

ترجمہ: اے اللہ !انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تو نے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔ (صحیح مسلم:2480)

حضور خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا کا اثر:

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ دو باتیں پوری ہوئیں اور تیسری کا منتظر ہوں۔مال کی یہ حالت تھی کہ انصار میں کوئی شخص ان کے برابر مال دار نہ تھا۔ اولاد میں اس قدر برکت تھی کہ آپ کے بیٹوں، بیٹیوں اور پوتے اور پوتیوں کی تعداد 100 سے زیادہ تھی۔

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے محبت:

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی اولاد سے بہت محبت تھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر اپنے مکان پر رہتے تھے اور اپنے بیٹوں کو خود تعلیم دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تابعین میں خاص عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیم کا اثر تھا۔ تعلیم و تعلم کے علاوہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہر تیر انداز بھی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹوں کو خود تیر اندازی سکھاتے تھے۔

سادہ مزاج:

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت فیاض تھی۔ آپ نہایت ملنسار اور صبر و استقامت والے تھے۔ گفت گو بہت سادہ اور راست گوئی سے فرماتے تھے، ہر فقرہ تین بار دہراتے، کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو تین بار اجازت طلب کرتے اور انتہائی سادہ کھانا تناول فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں جو قرب حاصل تھا اس کی وجہ سے ہر شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

نمایاں اوصاف:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ علم و حدیث کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ حب رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اتباع سنت، امر بالمعروف اور حق گوئی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تھے۔

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت:

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ صبح اُٹھ کر کا نشانۂ نبوت کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے تھے، صبح کاذب کی تاریکی میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کم سن بچہ بستر راحت سے اٹھتا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا سامان وضو مہیا کرنے کے لیے مسجد نبوی کا راستہ لیتا تھا۔ ایام شباب میں ان کی محبت کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ شمع نبوت پر پروانہ وار فریفتہ تھے۔

کاتبِ حدیث:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں ہوتا ہے جن کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حدیث قلم بند کرنے کی تلقین فرمائی اور انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اقوال کو لکھ کر محفوظ فرمایا۔

وصال:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترانوے (۹۳) ہجری میں وفات پائی۔ وفات سے قبل چند ماہ بیمار رہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گرد شاگردوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا تھا اور دور و نزدیک سے لوگ عیادت کو آتے تھے۔ بصرہ میں وصال فرمانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری صحابی رسول ہیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **مختصر تعارف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اَنَسؓ، کنیت ابو حمزہ اور لقب خادم رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہے۔ آپ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہاہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق بنو نجار سے تھا جو انصار مدینہ کا ایک معزز قبیلہ تھا۔ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے دس سال پہلے مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔

سوال2: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنے سال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی؟

جواب: **حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت**

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم کی وفات تک اپنے فرض کو نہایت احسن انداز سے انجام دیا، آپ کم و بیش دس برس نبی کریم کی خدمت میں رہے اور آپ کو ہمیشہ اس شرف پر ناز رہا۔

سوال3: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا معمول تھا؟

جواب: **حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز پہلے درِ اقدس پر حاجر ہو جاتے اور دوپہر کو اپنے گھر واپس آتے، ظہر کے وقت پھر حاضر ہوتے اور عصر تک رہتے، نماز عصر پڑھ کر اپنے گھر کا رخ کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر و حضر میں ہمیشہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو محبت سے "اُنیس" کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی، لیکن اس عرصے میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نہ کبھی خفا ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا۔

سوال4: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دُعا**

ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمایے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دیر تک دعا کی اور آخر میں یہ کلمات زبان مبارک سے ارشاد فرمائے:

"اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ"

ترجمہ: اے اللہ! انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولا د زیادہ کر اور جو تو نے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔ (صحیح مسلم:2480)

سوال5: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند صفات بیان کریں۔

جواب: **نمایاں اوصاف**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ علم وحدیث کی طرح آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو علم فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ حب رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اتباع سنت، امر بالمعروف اور حق گوئی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تھے۔

سوال6: حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ شہرت کیا ہے؟

جواب: **وجہ شہرت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار فرمائی تو حضرت اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور درخواست کی کہ اَنس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اپنی خدمت میں قبول فرمالیجیے۔ آپ نے منظور فرمایا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خادمِ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لقب سے شہرت پائی۔

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دُعا کا کیا اثر ہوا؟

جواب: **دُعا کا اثر**

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے کہ دو باتیں پوری ہوئیں اور تیسری کا منتظر ہوں۔ مال کی یہ حالت تھی کہ انصار میں کوئی شخص ان کے برابر مال دار نہ تھا۔

اولاد میں اس قدر برکت تھی کہ آپ کے بیٹوں، بیٹیوں اور پوتے اور پوتیوں کی تعداد 100 سے زیادہ تھی۔

سوال8: حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کب ہوئی؟

جواب: **وصال**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترانوے (۹۳) ہجری میں وفات پائی۔ وفات سے قبل چند ماہ بیمار رہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گرد شاگردوں اور عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا تھا اور دور و نزدیک سے لوگ عیادت کو آتے تھے۔ بصرہ میں وصال فرمانے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری صحابی رسول ہیں۔

سوال9: حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت**

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ صبح اُٹھ کر کاشانۂ نبوت کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے تھے، صبح کاذب کی تاریکی میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا یہ کم سن بچہ بستر راحت سے اٹھتا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا سامان وضو مہیا کرنے کے لیے مسجد نبوی کا راستہ لیتا تھا۔ ایام شباب میں ان کی محبت کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ شمع نبوت پر پروانہ وار فریفتہ تھے۔

سوال10: حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزاج کیسا تھا؟

جواب: **سادہ مزاج**

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت فیاض تھی۔ آپ نہایت ملنسار اور صبر و استقامت والے تھے۔ گفت گو بہت سادہ اور راست گوئی سے فرماتے تھے، ہر فقرہ تین بار دہراتے، کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو تین بار اجازت طلب کرتے اور انتہائی سادہ کھانا تناول فرماتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں جو قرب حاصل تھا اس کی وجہ سے ہر شخص آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

سوال11: حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی اولاد کے ساتھ محبت کا کیا معمول تھا؟

جواب: **حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے محبت**

حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی اولاد سے بہت محبت تھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر اپنے مکان پر رہتے تھے اور اپنے بیٹوں کو خود تعلیم دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تابعین میں خاص عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیم کا اثر تھا۔ تعلیم و تعلم کے علاوہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہر تیر انداز بھی تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹوں کو خود تیر اندازی سکھاتے تھے۔

سوال12: حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانے نے اسلام کب قبول کیا؟

جواب: **قبولِ اسلام**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ کے اکثر افراد حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے قبل توحید و رسالت کے علم بردار ہو چکے تھے۔ حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے بھی بیعتِ عقبہ ثانیہ سے پیشتر دین اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت اَنَس کے والد نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور وہ مدینہ منورہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کیا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت عقبہ ثانیہ میں حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دستِ مبارک پر مکہ مکرمہ جا کر بیعت کی تھی۔ اس طرح حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پورا گھر نور ایمان سے روشن تھا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:**
(A) ابو حمزہ (B) ابو بکر (C) ابو تراب (D) ابو صالح

2۔ **حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں:**
(A) حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(C) حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت اسماء ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

3۔ **نبی کریم حضرت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے جس نام سے مخاطب فرماتے تھے:**
(A) انیس (B) عمیر (C) اویس (D) فضیل

4۔ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمال حاصل تھا:**
(A) علم حدیث میں (B) علم انساب میں (C) علم نجوم میں (D) علمِ فلکیات میں

5۔ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:**
(A) خادم رسول (B) امی الامۃ (C) ترجمان القرآن (D) سیف اللہ

6۔ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق ہے:**
(A) قبیلہ اوس سے (B) قبیلہ خزرج سے (C) بنو نجار سے (D) بنو ہوزان سے

7۔ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے:**
(A) مکہ مکرمہ میں (B) مدینہ منورہ میں (C) شام میں (D) کوفہ میں

8۔ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرتِ نبوی سے کتنے سال پہلے پیدا ہوئے؟**
(A) 10 سال (B) 12 سال (C) 14 سال (D) 16 سال

9۔ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ نے دینِ اسلام قبول کر لیا:**
(A) بیعت اولیٰ میں (B) بیعت عقبہ ثانیہ میں (C) مکہ میں (D) مدینہ منورہ میں

10۔ **حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرا نکاح کیا:**
(A) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(C) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

11۔ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی:**
(A) 5 برس (B) 8 برس (C) 10 برس (D) 12 برس

12۔ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے، بیٹیوں، پوتے اور پوتیوں کی تعداد تھی:**
(A) 50 سے زیادہ (B) 80 سے زیادہ (C) 100 سے زیادہ (D) 200 سے زیادہ

13۔ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعلیم و تعلم کے علاوہ ماہر_______ تھے۔**
(A) تیر انداز (B) تیراک (C) سپہ سالار (D) نیزہ باز

14۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلقین فرمائی:**
(A) قرآن قلمبند کرنے کی (B) حدیث قلمبند کرنے کی (C) سخاوت کی (D) ان میں سے کوئی نہیں

15۔ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی:**
(A) 60 ہجری (B) 70 ہجری (C) 80 ہجری (D) 93 ہجری

16۔ **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا:**
(A) مکہ میں (B) مدینہ میں (C) بصرہ میں (D) کوفہ میں

17۔ **بصرہ میں وصال فرمانے والے صحابہ میں آخری صحابی رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہیں:**

(A) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(C) حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

18۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت تھی:
(A) فیاض (B) کنجوس (C) سخت (D) غصے والی

﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

1	2	3	4	5	6	7	8	9
A	B	A	A	A	C	B	A	B
10	11	12	13	14	15	16	17	18
A	C	C	A	B	D	C	C	A

مشقی سوالات

.1 درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے:
(A) ابو حمزہ (B) ابو بکر (C) ابو تراب (D) ابو صالح

(ii) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں:
(A) حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(C) حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت اسماء ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(iii) نبی کریم حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے جس نام سے مخاطب فرماتے تھے:
(A) انیس (B) عمیر (C) اویس (D) فضیل

(iv) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کمال حاصل تھا:
(A) علم حدیث میں (B) علم انساب میں (C) علم نجوم میں (D) علمِ فلکیات میں

(v) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے:
(A) خادم رسول (B) امی الامۃ (C) ترجمان القرآن (D) سیف اللہ

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

1	2	3	4	5
A	B	A	A	A

.2 مختصر جواب دیں:

1۔ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبی کریمؐ سے محبت کا کیا عالم تھا؟ وضاحت کریں۔

جواب: **حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریمؐ سے محبت**

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ صبح اُٹھ کر کاشانۂ نبوت کی زیارت سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے تھے، صبح کاذب کی تاریکی میں حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کم سن بچہ بستر راحت سے اٹھتا اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا سامان وضو مہیا کرنے کے لیے مسجد نبوی کا راستہ لیتا تھا۔ ایام شباب میں ان کی محبت کی کوئی حد نہ تھی۔ وہ شمع نبوت پر پروانہ وار فریفتہ تھے۔

2۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتنے سال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی؟

جواب: **حضور خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت**

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم کی وفات تک اپنے فرض کو نہایت احسن انداز سے انجام دیا، آپ کم و بیش دس برس نبی کریم کی خدمت میں رہے اور آپ کو ہمیشہ اس شرف پر ناز رہا۔

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کیا معمول تھا؟

جواب: **حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز پہلے درِ اقدس پر حاجر ہو جاتے اور دوپہر کو اپنے گھر واپس آتے، ظہر کے وقت پھر حاضر ہوتے اور عصر تک رہتے، نماز عصر پڑھ کر اپنے گھر کا رخ کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر و حضر میں ہمیشہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہتے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبت سے ''انہیں'' کہہ کر مخاطب فرماتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت کی، لیکن اس عرصے میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نہ کبھی خفا ہوئے اور نہ کبھی کسی کام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اب تک کیوں نہ ہوا۔

4۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کیا دعا فرمائی؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا**

ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اُم سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمایے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دیر تک دعا کی اور آخر میں یہ کلمات زبان مبارک سے ارشاد فرمائے:

''اَللّٰہُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ''

ترجمہ: اے اللہ! انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تو نے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔ (صحیح مسلم: 2480)

5۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند صفات بیان کریں۔

جواب: **نمایاں اوصاف**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل ہے۔ علم و حدیث کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ حب رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اتباعِ سنت، امر بالمعروف اور حق گوئی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمایاں اوصاف تھے۔

6۔ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی و دینی خدمات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: **علمی و دینی خدمات**

علمِ حدیث کی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم فقہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حدیث روایت کرنے میں انتہائی اہم مقام حاصل تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ان جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہوتا ہے جن کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حدیث قلم بند کرنے کی تلقین فرمائی اور انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اقوال کو لکھ کر محفوظ فرمایا۔

سرگرمیاں:

- حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کا اسم گرامی، ولدیت، پیدائش و القابات، عمر، مروی احادیث کی تعداد، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہیں۔
- اساتذہ کرام حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْھُنَّ

حضرت شفا، حضرت اُمِّ سُلَیم اور حضرت اُمِّ عطیّہ، حضرت اُمِ ایمن، حضرت اُمِ عمارہ اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْھُنَّ

حضرت شفا رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا

تفصیلی سوالات

سوال 1: حضرت شفا رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کی سیرت و کردار پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **حضرت شِفا بنت عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا**

تعارف:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کا نام شفا اور والد کا نام عبداللہ بن عبد شمس تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔

حضرت شفا رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کا نکاح:

حضرت شفا رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کا نکاح حضرت ابو حشمہ بن حذیفہ عدوی رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ سے ہوا۔

قبولِ اسلام:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت:

حضرت شفا رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبت تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کبھی ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے علیحدہ بچھونا بنا رکھا تھا، جس پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے تشریف فرما ہوتے اور اس میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پسینہ مبارک جذب ہوتا تھا، جس سے خوشبو آتی رہتی تھی، حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی استعمال کردہ چیزیں یقیناً بڑی متبرک ہیں، حضرت شِفا رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کے بعد ان کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عنایت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کو ایک مکان بھی عنایت فرمایا تھا، جس میں وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔

پڑھی لکھی خاتون:

زمانہ جاہلیت میں بھی حضرت شفا رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا لکھنا پڑھنا جانتی تھیں۔

مروی احادیث:

حضرت رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ سے چند احادیث بھی روایت کی ہیں۔ حضرت شِفا رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہا کی مرویات کی تعداد بارہ ہے۔

حاصل کلام:

صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کے حالات زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں گزاریں۔ زندگی میں مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں اور ملک و ملت کا نام روشن کریں۔

حضرت اُمِ سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا

سوال 2: حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا**

تعارف:

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کا نام سہلہ یا رملہ تھا، آپ کی کنیت ام سُلَیم اور لقب غمیصا اور رمیصا تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کے والد کا نام ملحان بن خالد تھا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہَا کی والدہ نام ملیکہ بنت مالک تھا۔ حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہا کا پہلا نکاح مالک بن نضر سے ہوا۔

قبولِ اسلام:

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اوائل اسلام میں مدینہ منورہ میں اسلام قبول کیا۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کے شوہر مشرک تھے۔ مذہب تبدیل کرنے پر اصرار کی وجہ سے وہ ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں فوت ہو گئے۔

حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے نکاح:

بعد میں حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اسلام قبول کرنے کی شرط عائد کی۔ حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام قبول کر لیا اور آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا ان کو اپنا مہر معاف کرتے ہوئے کہا: "میرا مہر اسلام ہے"۔

حضرت انس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ بارگاہِ رسالت میں:

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنے صاحب زادے حضرت انس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں خدمت کے لیے پیش کیا۔

غزوات میں شرکت:

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شرکت فرمائی۔

حضرت اُمِّ سلیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بہادری:

غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے تھیں، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا اس خنجر سے کیا کرو گی؟ بولیں اگر کوئی مشرک قریب آئے گا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان جواب سن کر تبسم فرمانے لگے۔

مروی احادیث:

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مسائل دریافت کرتے تھے۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت وعقیدت:

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان ہاں پانی کی مشک سے مُنہ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا، کیوں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فضیلت:

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا نہایت صابر، مستقل مزاج اور سخاوت کرنے والی خاتون تھیں۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں گیا تو مجھے آہٹ محسوس ہوئی میں نے کہا کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ غمیصا بنت ملحان ہیں۔

حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مہمان نوازی:

ایک مرتبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مسجد نبوی میں صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ تشریف فرما تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت انس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: ابو طلحہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے تمھیں کھانے کی دعوت دینے کے لیے بھیجا ہے، انھوں نے عرض کیا: جی، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو لے کر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکان پر تشریف لے گئے۔ ابو طلحہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو دیکھ کر گھبرا گئے۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ

تَعَالٰی عَنْہَا سے کہا اب کیا کیا جائے؟ کھانا بہت کم ہے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ایک کثیر تعداد کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ حضرت اُمِّ سُلَیمْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نہایت استقلال سے جواب دیتے ہوئے کہا، ان باتوں کو اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اندر تشریف لائے تو حضرت اُمِّ سُلَیمْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وہی روٹیاں اور سالن سامنے رکھا، اللہ کی شان اس میں اتنی برکت ہوئی کہ سب لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ (صحیح بخاری:810)

حاصلِ کلام:

صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے حالات زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ نبی خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں گزاریں۔ زندگی میں مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں اور ملک وملت کا نام روشن کریں۔

حضرت اُمِّ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

سوال3: حضرت اُمِّ عَطِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضرت اُمِّ عطِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا**

تعارف:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام نسیبہ حارث تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت اُمِّ عطِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہوئیں۔

غزوات میں شرکت:

حضرت اُمِّ عَطِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عہد رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں، جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال:

8 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال ہوا تو حضرت اُمِّ عَطِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور چند عورتوں نے مل کر ان کو غسل دیا۔

مروی احادیث:

حضرت اُمِّ عَطِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے چند حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔

میت نہلانے کے مسائل:

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور تابعین کرام ان سے میّت نہلانے کا طریقہ سیکھتے تھے۔

صوم وصلوٰۃ کی پابند:

حضرت اُمِّ عَطِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا احکام نبوی کی خصوصی پابندی کرتی تھیں۔ نبی کریم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بیعت لیتے ہوئے جن امور کا ان سے وعدہ لیا تھا، انھوں نے ہمیشہ ان کی پاسداری کی۔

حاصلِ کلام:

صحابیات کے حالاتِ زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے یہ سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں گزاریں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں۔ اور ملک وملت کا نام روشن کریں۔

حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سوال4: حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

LAST HOPE STUDY

جواب:

حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نام اور کنیت:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا نام برکا اور کنیت اُم ایمن ہے۔ آپ رضی اللہ عنھا حبشہ کی رہنے والی تھیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خادمہ:

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے والد گرامی حضرت عبداللہ کی خادمہ تھیں۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا بچپن سے حضرت عبداللہ کے ساتھ رہیں اور جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے پاس رہنے لگیں۔

قبولِ اسلام:

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو بعد میں دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ بچپن میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی انھوں نے ہی پرورش کی۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح:

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے شوہر کے انتقال کے بعد ان کا نکاح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

ہجرت حبشہ:

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے چونکہ شروع میں اسلام قبول کرلیا تھا اور مکہ والوں نے جب آپ پر ظلم و ستم کی حد کردی تو آپ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

غزوات میں شرکت:

ہجرت حبشہ کے بعد آپ مدینہ منورہ واپس آئیں تو غزوہ اُحد میں شرکت کی اس موقع پر وہ لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ غزوہ خیبر میں بھی شریک ہوئیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال پر رونے کا سبب:

11 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وصال فرمایا تو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا سخت مغموم تھیں اور رو رہی تھیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھایا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر چیز موجود ہے فرمانے لگیں: یہ خوب معلوم ہے اور یہ رونے کا سبب بھی نہیں، میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر زار و قطار رونے لگے۔

حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے دو بیٹے تھے، حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے شوہر سے تھے۔ وہ صحابی رسول تھے اور غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔ دوسرے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے محبوب خاص تھے۔ نہایت جلیل القدر صحابی تھے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ان سے بہت محبت تھی۔

نمایاں اوصاف:

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے چند حدیثیں روایت کی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نہایت عمدہ اخلاق کی مالک تھیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کی نہایت عزت کرتے۔

حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے تھے ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنھا میری ماں ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اکثر و بیشتر ان کے مکان پر خود تشریف لے جاتے۔

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

سوال 5: حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: **حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا**

نام اور کنیت:
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نسیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے تھا۔

قبولِ اسلام:
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت عقبہ میں شرکت کی۔ بیعت عقبہ میں 73 مرد اور 2 عورتیں شامل تھیں۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

غزوہ اُحد میں شرکت:
غزوہ اُحد میں شریک ہوئیں اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ وہ مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں، کفار جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر حملہ کرتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ غزوہ اُحد میں اُنھوں نے ایک کافر کو قتل کیا تھا۔

حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت:
نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

کہ میں نے احد میں اُم عمّارہ کو اپنے دائیں اور بائیں لڑتے ہوئے دیکھا۔

غزوات میں شرکت:
حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیعتِ رضوان، غزوہ خیبر اور فتح مکہ میں بھی شرکت کی۔

جنگِ یمامہ میں شرکت:
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یمامہ کی جنگ پیش آئی۔ یہ جنگ مسلیمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جو نبوت کا جھوٹا دعوے دار تھا۔ حضرت اُمِ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ایک بیٹے حبیب کو لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ جب مسلیمہ کذاب نے ان کے بیٹے کو شہید کر دیا تھوا انھوں نے منت مانی کہ یا مسلیمہ کذاب قتل ہو گا یا وہ خود جان دے دیں گی۔ یہ کہ کر تلوار کھینچ لی اور میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئیں اور اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ انھیں کئی زخم آئے، یہاں تک کہ ایک ہاتھ کٹ گیا۔ اس جنگ میں مسلیمہ کذاب بھی مارا گیا۔

وصال:
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چند احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات 13 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور انھیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سوال 6: **حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت پر جامع نوٹ لکھیں۔**

جواب: **حضرت اسماء ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا**

نام اور لقب:
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام اسماء اور لقب ذات النطاقین ہے۔

ولادت:
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکر صدیق خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے 27 سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔

قبولِ اسلام:
حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی طرح قبول اسلام میں سبقت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں اٹھارواں نمبر تھا۔

ہجرت مدینہ میں حضرت اسماء کا کردار:
جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفیق سفر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوپہر کو ان کے گھر تشریف لائے اور ہجرت کا خیال ظاہر

فرمایا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر کا سامان تیار کیا، دو تین دن کا کھانا ساتھ رکھا، نطاق (کمر بند) جس کو عرب عورتیں کمر پر پیٹتی ہیں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا، یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک ان کو ذات النطاقین (دو کمر بند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت:

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ منورہ پہنچ کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور قبا میں قیام کیا۔ یہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے، ان کو لے کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عبداللہ کو گود میں لیا گھٹی دی اور ان کے لیے دعا فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و بزرگی:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و بزرگی کا ہر شخص معترف ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد حجاز کے بڑے علاقے پر ان کی حکومت قائم ہوئی۔ اس لیے تمام دنیائے اسلام نے ان کی صدا پر لبیک کہی۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت:

عبد بنو امیہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیے گئے۔ حجاج بن یوسف نے ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا۔ تین دن گزرنے پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کنیز کو ساتھ لے کر اپنے بیٹے کی لاش پر آئیں لاش اُلٹی لٹکی تھی دل تھام کر اس منظر کو دیکھا اور نہایت استقلال سے کہا "کیا اس سوار کے گھوڑے سے اترنے کا ابھی وقت نہیں آیا"

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نمایاں اوصاف:

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نیک طبع خاتون تھیں، حق گوئی ان کا خاص شعار تھا۔ نہایت صابرہ تھیں۔ حجاج بن یوسف جیسے ظالم اور جابر کے سامنے وہ حق گوئی سے کام لیتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ایک ماں کے لیے قیامت تھی لیکن اس میں انھوں نے جس عزم و ہمت، صبر و تحمل اور استقلال سے کام لیا اس کی مثال تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ حد درجہ خود دار، باہمت اور تواضع وانکسار کی پیکر تھیں۔

وصال:

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے چھپن (56) احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تہتر (73) ہجری میں 100 سال کی عمر میں وفات پائی۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف بیان کریں۔

جواب: **حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف**

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام شفا اور والد کا نام عبداللہ بن عبد شمس تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح حضرت ابو حشمہ بن حذیفہ عدوی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

سوال 2: حضرت اُمّ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمات بیان کریں۔

جواب: **حضرت اُمّ سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمات**

حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شرکت فرمائی۔ غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے تھیں، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا اس خنجر سے کیا کرو گی؟ بولیں اگر کوئی مشرک قریب آئے گا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان جواب سن کر تبسم فرمانے لگے۔ حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مسائل دریافت کرتے تھے۔

سوال3: حضرت اُمّ سلیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

جواب: حضرت اُمّ سلیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت

حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ہاں پانی کی مشک سے مُنہ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا، کیوں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔

سوال4: حضرت اُمّ عطیّہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف بیان کریں۔

جواب: حضرت اُمّ عطیّہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف

آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام نسیبہ حارث تھا، آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت اُمّ عطیّہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا ہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہوئیں۔

سوال5: حضرت اُمّ عطیّہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا غزوات میں کون سی خدمات انجام دیتی تھیں؟

جواب: حضرت اُمّ عطیّہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی غزوات میں خدمات

حضرت اُمّ عَطیّہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا عہد رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں، جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

سوال6: صحابیات کے حالاتِ زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے کیا سبق ہے؟

جواب: مسلمان خواتین کے لیے سبق

صحابیات کے حالاتِ زندگی میں مسلمان خواتین کے لیے یہ سبق ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی روشنی میں گزاریں، زندگی کے مختلف شعبہ جات میں نمایاں کردار ادا کریں۔ اور ملک و ملت کا نام روشن کریں۔

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے وقت حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے کا سبب کیا تھا؟

جواب: حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے کا سبب

11 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وصال فرمایا تو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سخت مغموم تھیں اور رو رہی تھیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھایا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر چیز موجود ہے فرمانے لگیں: یہ خوب معلوم ہے اور یہ رونے کا سبب بھی نہیں، میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر زار و قطار رونے لگے۔

سوال8: حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے دو خدمات بیان کریں۔

جواب: اسلام کے لیے خدمات

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے خدمات درج ذیل ہیں:

- آپ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کی۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوات میں شرکت کرتیں زخمیوں کو پانی پلاتیں اور ان کی تیمارداری کرتیں۔

سوال9: حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام کیا تھا اور آپ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟

جواب: **نام اور قبیلہ**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نسیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے تھا۔

سوال10: ہجرتِ مدینہ میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: **ہجرتِ مدینہ میں حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کردار**

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفیق سفر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوپہر کو ان کے گھر تشریف لائے اور ہجرت کا خیال ظاہر فرمایا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر کا سامان تیار کیا، دو تین دن کا کھانا ساتھ رکھا، نطاق (کمر بند) جس کو عرب عورتیں کمر پر پیٹتی ہیں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا، یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک ان کو ذات النطاقین (دو کمر بند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

سوال11: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

جواب: **نمایاں اوصاف**

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوصاف درج ذیل ہیں:

- نیک طبع خاتون
- حق گوئی
- حد درجہ خوددار
- باہمت
- تواضع وانکسار کی پیکر

سوال12: حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت بیان کریں۔

جواب: **حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے تھے ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری ماں ہیں۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اکثر وبیشتر ان کے مکان پر خود تشریف لے جاتے۔

سوال13: حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام اور کنیت بتائیں۔

جواب: **نام اور کنیت**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برکۃ اور کنیت اُم ایمن ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا حبشہ کی رہنے والی تھیں۔

سوال14: حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو بیٹے تھے، حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے شوہر سے تھے۔ وہ صحابی رسول تھے اور غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔ دوسرے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے محبوب خاص تھے۔ نہایت جلیل القدر صحابی تھے اور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ان سے بہت محبت تھی۔

سوال15: حضرت اُمّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام کب قبول کیا؟

جواب: **قبولِ اسلام**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت عقبہ میں شرکت کی۔ بیعت عقبہ میں 73 مرد اور 2 عورتیں شامل تھیں۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

سوال16: حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غزوہ اُحد میں کیا کردار ہے؟

جواب:

غزوہ اُحد میں کردار

غزوہ اُحد میں شریک ہوئیں اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ وہ مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں، کفار جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر حملہ کرتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ غزوہ اُحد میں اُنھوں نے ایک کافر کو قتل کیا تھا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

کہ میں نے احد میں اُم عمّارہ کو اپنے دائیں اور بائیں لڑتے ہوئے دیکھا۔

سوال17: حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنگِ یمامہ میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب:

جنگِ یمام میں شرکت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یمامہ کی جنگ پیش آئی۔ یہ جنگ مسلیمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جو نبوت کا جھوٹا دعوے دار تھا۔ حضرت اُمِ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ایک بیٹے حبیب کو لے کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روانہ ہوئیں۔ جب مسلیمہ کذاب نے ان کے بیٹے کو شہید کر دیا تو انھوں نے منت مانی کہ یا مسلیمہ کذاب قتل ہو گا یا وہ خود جان دے دیں گی۔ یہ کہ کر تلوار کھینچ لی اور میدان جنگ کی طرف روانہ ہوئیں اور اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ انھیں کئی زخم آئے، یہاں تک کہ ایک ہاتھ کٹ گیا۔ اس جنگ میں مسلیمہ کذاب بھی مارا گیا۔

سوال18: حضرت اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کب ہوئی؟

جواب:

وصال

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چند احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات 13 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی اور انھیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

سوال19: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کب پیدا ہوئی؟

جواب:

ولادت باسعادت

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکر صدیق خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بیٹی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے 27 سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔

سوال20: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام کب قبول کیا؟

جواب:

قبولِ اسلام

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کی طرح قبول اسلام میں سبقت کی۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہا کا ایمان لانے والوں میں اٹھارواں نمبر تھا۔

سوال21: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنا نے کیا کہا؟

جواب:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

عہد بنو امیہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیے گئے۔ حجاج بن یوسف نے ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا۔ تین دن گزرنے پر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کنیز کو ساتھ لے کر اپنے بیٹے کی لاش پر آئیں لاش اُلٹی لٹکی تھی دل تھام کر اس منظر کو دیکھا اور نہایت استقلال سے کہا "کیا اس سوار کے گھوڑے سے اترنے کا ابھی وقت نہیں آیا"

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا نام ہے:**

(A) عبداللہ (B) عبدالرحمن (C) عبدالشمس (D) عبدالمطلب

2۔ **حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی احادیث کی تعداد ہے:**

(A) دس (B) بارہ (C) چودہ (D) سولہ

3۔ **غزوات کے دوران زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں:**

(A) حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (B) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْہَا

(C) حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (D) حضرت سمیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

4۔ **حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہونٹ مبارک سے مس شدہ کون سا ٹکڑا محفوظ کیا؟**

(A) روٹی کا ٹکڑا (B) پنی کا ٹکڑا (C) مشک کا ٹکڑا (D) کدو کا ٹکڑا

5۔ **حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ کا نام ہے:**

(A) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (B) حضرت شفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(C) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (D) حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

6۔ **حضرت شفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ کا نام ہے:**

(A) ریطہ بنت منبہ (B) فاطمہ بنت وہب (C) آمنہ بنت حارث (D) خدیجہ بنت عبداللہ

7۔ **حضرت شفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح کس صحابی سے ہوا؟**

(A) حضرت ابوحشمہ بن حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت زید بن حارث رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت عمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

8۔ **ان میں سے کون سے صحابیہ لکھنا پڑھنا جانتی تھیں؟**

(A) حضرت سمیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (B) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(C) حضرت عطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا (D) حضرت شفا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

9۔ **حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اصل نام ہے:**

(A) آمنہ (B) رملہ (C) فاطمہ (D) طیبہ

10۔ **حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا لقب ہے:**

(A) رمیصا (B) اُمّ عطیہ (C) شفا (D) طیبہ

11۔ **حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا نام ہے:**

(A) ابو حشمہ (B) حضرت ملحان بن خالد (C) ابو موسیٰ (D) حضرت عمرو

12۔ **حضرت ام سلیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ کا نام ہے:**

(A) رمیصا (B) اُمّ عطیہ (C) شفا (D) ملیکہ بنت مالک

13۔ **کس صحابیہ نے کہا کہ میرا مہر اسلام ہے؟**

(A) حضرت شفا (B) حضرت اُمّ عطیہ (C) حضرت اُمّ سلیم (D) ملیکہ بنت مالک

14۔ **حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اصل نام ہے:**

(A) نسیبہ بنت حارث (B) ملیکہ بنت مالک (C) رملہ (D) آمنہ

15۔ **نبی کریم کی صاحبزادی حضرت زینب کا انتقال کب ہوا؟**

(A) 6ہجری (B) 7ہجری (C) 8ہجری (D) 9ہجری

16۔ **حضرت زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی میت کو غسل کس صحابیہ نے دیا؟**

(A) حضرت اُمّ سلیم (B) اُمّ عطیہ (C) شفا (D) ملیکہ بنت مالک

17۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آبائی علاقہ تھا:
(A) شام (B) مصر (C) حبشہ (D) ایران

18۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں خدمت سرانجام دی :
(A) زخمیوں کو پانی پلانے کی (B) دشمن کا مقابلہ کرنے کی (C) زرہ تیار کرنے کی (D) تیر اندازی کی

19۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے:
(A) بیٹے (B) بھائی (C) شوہر (D) غلام

20۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی ہیں:
(A) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(C) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

21۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے کا نام تھا:
(A) حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(C) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

22۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہے:
(A) برکا (B) نسیبہ (C) سفیہ (D) عطیہ

23۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا خادمہ تھیں:
(A) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
(B) حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے والد گرامی کی
(C) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (D) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

24۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ہوا:
(A) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
(C) حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

25۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے کا نام ہے:
(A) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(C) حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

26۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرماتے تھے کہ اُمّ ایمن میری:
(A) بہن ہیں (B) بیٹی ہیں (C) ماں ہیں (D) خالہ ہیں

27۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہے:
(A) برکا (B) عطیہ (C) صفیہ (D) نسیبہ

28۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قبیلہ تھا:
(A) قریش (B) اوس (C) خزرج (D) بنو نجار

29۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے کا نام ہے:
(A) حضرت حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(C) حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

30۔ جنگِ یمامہ کے سپہ سالار ہیں:
(A) حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(C) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

31۔ کس جنگ میں مسلیمہ کذاب مارا گیا؟
(A) جنگِ موتہ (B) جنگِ یمامہ (C) جنگِ صفین (D) جنگِ جمل

32۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی:
(A) 10 ہجری (B) 11 ہجری (C) 12 ہجری (D) 13 ہجری

33۔ حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہاں وفات پائی؟
(A) مکہ میں (B) مدینہ میں (C) شام میں (D) مصر میں

34۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب ہے:
(A) ذات النطاقین (B) خادمِ رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعلَی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ
(C) اُمِّ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

35۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام ہے:
(A) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(C) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

36۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہاں پیدا ہوئیں؟
(A) مکہ مکرمہ میں (B) مدینہ منورہ میں (C) طائف میں (D) عراق میں

37۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت سے کتنے برس پہلے پیدا ہوئی؟
(A) 25 سال (B) 27 سال (C) 29 سال (D) 30 سال

38۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر کا نام ہے:
(A) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(C) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

39۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایمان لانے والوں میں نمبر تھا:
(A) دسواں (B) پندرہواں (C) اٹھارہواں (D) بیسواں

40۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قیام کیا:
(A) تبوک میں (B) طائف میں (C) حنین میں (D) قبا میں

41۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا:
(A) یزید نے (B) حجاج بن یوسف نے (C) معاویہ نے (D) امر بن سعد نے

42۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احدیث مروی ہیں:
(A) 56 (B) 65 (C) 75 (D) 85

43۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی:
(A) 70 ہجری میں (B) 73 ہجری میں (C) 75 ہجری میں (D) 77 ہجری میں

44۔ وفات کے وقت حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر تھی:
(A) 80 سال (B) 100 سال (C) 120 سال (D) 125 سال

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

15	14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	A	C	D	B	A	B	D	A	B	A	C	B	B	C
30	29	28	27	26	25	24	23	22	21	20	19	18	17	16
C	A	D	D	C	B	B	B	A	A	D	A	A	C	B
	44	43	42	41	40	39	38	37	36	35	34	33	32	31
	B	B	A	B	D	C	A	B	A	B	A	B	D	B

مشقی سوالات

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے والد کا نام ہے:

(A) عبداللہ (B) عبدالرحمن (C) عبدالشمس (D) عبدالمطلب

(ii) حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی احادیث کی تعداد ہے:

(A) دس (B) بارہ (C) چودہ (D) سولہ

(iii) غزوات کے دوران زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں:

(A) حضرت ام حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (B) حضرت ام عطیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(C) حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (D) حضرت سمیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(iv) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہونٹ مبارک سے مس شدہ کون سا ٹکڑا محفوظ کیا؟

(A) روٹی کا ٹکڑا (B) پنی کا ٹکڑا (C) مشک کا ٹکڑا (D) کدو کا ٹکڑا

(v) حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدہ کا نام ہے:

(A) حضرت ام سلیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (B) حضرت شفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

(C) حضرت ام عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا (D) حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

(vi) حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آبائی علاقہ تھا:

(A) شام (B) مصر (C) حبشہ (D) ایران

(vii) حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوات میں خدمت سرانجام دی:

(A) زخمیوں کو پانی پلانے کی (B) دشمن کا مقابلہ کرنے کی (C) زرہ تیار کرنے کی (D) تیر اندازی کی

(viii) جنگ یمامہ میاں شہید ہوئے، حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے:

(A) بیٹے (B) بھائی (C) شوہر (D) غلام

(ix) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی ہیں:

(A) حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(C) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(x) حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے کا نام تھا:

(A) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

LAST HOPE STUDY

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
A	D	A	A	C	A	C	B	B	C

2۔ **مختصر جواب دیں:**

سوال1: حضرت شفا رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **حضرت شفا رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف**

آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام شفا اور والد کا نام عبداللہ بن عبد شمس تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت وہب تھا۔ حضرت شفا رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح حضرت ابو حشمہ بن حذیفہ عدوی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہوا۔ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا۔

سوال2: حضرت شفا رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبی کریمؐ سے محبت کا کیا عالم تھا؟

جواب: **حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت**

حضرت شفا رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبت تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کبھی ان کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے علیحدہ بچھونا بنا رکھا تھا، جس پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے تشریف فرما ہوتے اور اس میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پسینہ مبارک جذب ہوتا تھا، جس سے خوشبو آتی رہتی تھی، حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی استعمال کردہ چیزیں یقیناً بڑی متبرک ہیں، حضرت شِفا رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بعد ان کی اولاد نے ان تبرکات کو نہایت احتیاط سے محفوظ رکھا۔

سوال3: حضرت ام سلیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غزوات میں کیا خدمات بیان کریں؟

جواب: **حضرت اُمّ سلیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمات**

حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غزوات میں بھی حصہ لیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انصار کی چند عورتوں اور خصوصاً حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غزوات میں ساتھ رکھتے تھے۔ یہ خواتین لوگوں کو پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں، غزوہ احد، غزوہ خیبر اور غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شرکت فرمائی۔ غزوۂ حنین میں آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا ہاتھ میں خنجر لیے ہوئے تھیں، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا اس خنجر سے کیا کرو گی؟ بولیں اگر کوئی مشرک قریب آئے گا تو اس سے اس کا پیٹ چاک کر دوں گی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان جواب سن کر تبسم فرمانے لگے۔ حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا سے چند حدیثیں بھی مروی ہیں۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مسائل دریافت کرتے تھے۔

سوال4: حضرت ام سلیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا کوئی ایک واقعہ تحریر کریں۔

جواب: **حضرت اُمّ سلیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت**

حضرت اُمّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت محبت تھی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان ہاں پانی کی مشک سے مُنھ لگا کر پانی پیا تو انھوں نے مشک کا وہ ٹکڑا کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا، کیوں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ہونٹ مبارک اس سے مس ہوئے تھے۔

سوال5: حضرت اُم عطیہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **حضرت اُمّ عطیّہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعارف**

آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام نسیبہ حارث تھا، آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق انصار کے قبیلہ ابی مالک بن النجار سے تھا۔ حضرت اُمّ عطیّہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی

عَنْہَاہجرت مدینہ سے قبل مسلمان ہوئیں۔

LAST HOPE STUDY

سوال6: حضرت اُمِ عطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عہد نبوی میں کیا خدمات انجام دیتی تھیں۔

جواب: **حضرت اُمِّ عطیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی غزوات میں خدمات**

حضرت اُمِّ عَطِیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عہد رسالت میں سات معرکوں میں شریک ہوئیں، جن میں وہ مردوں کے لیے کھانا پکاتیں، سامان کی حفاظت، مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے وقت حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے کا سبب کیا تھا؟

جواب: **حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے کا سبب**

11 ہجری میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وصال فرمایا تو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سخت مغموم تھیں اور رو رہی تھیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھایا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس بہتر چیز موجود ہے فرمانے لگیں: یہ خوب معلوم ہے اور یہ رونے کا سبب بھی نہیں، میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس جواب کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر زار و قطار رونے لگے۔

سوال8: حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے دو خدمات بیان کریں۔

جواب: **اسلام کے لیے خدمات**

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اسلام کے لیے خدمات درج ذیل ہیں:

- آپ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کی۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غزوات میں شرکت کرتیں زخمیوں کو پانی پلاتیں اور ان کی تیمارداری کرتیں۔

سوال9: حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مختصر تعارف تحریر کریں؟

جواب: **مختصر تعارف**

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نسیبہ اور کنیت ام عمارہ تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تعلق قبیلہ بنو نجار سے تھا۔

سوال10: حضرت ام عمارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے غزوات میں کیا خدمات بیان کریں؟

جواب: **غزوہ اُحد میں کردار**

غزوہ اُحد میں شریک ہوئیں اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ وہ مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس پہنچیں اور سینہ سپر ہو گئیں، کفار جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر حملہ کرتے تھے تو تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ غزوہ اُحد میں اُنھوں نے ایک کافر کو قتل کیا تھا۔

سوال11: ہجرتِ مدینہ میں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: **ہجرتِ مدینہ میں حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کردار**

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رفیق سفر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دوپہر کو ان کے گھر تشریف لائے اور ہجرت کا خیال ظاہر فرمایا۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سفر کا سامان تیار کیا، دو تین دن کا کھانا ساتھ رکھا، نطاق (کمر بند) جس کو عرب عورتیں کمر پر پیٹتی ہیں پھاڑ کر اس سے برتن کا منہ باندھا، یہ وہ شرف تھا جس کی بنا پر آج تک ان کو ذات النطاقین (دو کمر بند والی) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

سوال12: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نمایاں اوصاف تحریر کریں۔

جواب: **نمایاں اوصاف**

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اوصاف درج ذیل ہیں:

- نیک طبع خاتون
- حق گوئی
- حد درجہ خود دار
- باہمت
- تواضع و انکسار کی پیکر

سرگرمیاں:

- مذکورہ صحابیات کے حالاتِ زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش، قبیلہ، عمر، اولاد، وفات اور امتیازی خصوصیات شامل ہوں۔

صوفیہ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ

ابوالقاسم قُشیری، شیخ فریدالدّین عطّار، خواجہ نظامُ الدّین دہلوی، سید عبداللطیف کاظمی، مولانا عبدالرحمٰن جامی اور لال شہباز قلندر (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ)

ابوالقاسم قُشیری (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ)

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: حضرت ابوالقاسم قُشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے حالاتِ زندگی اور تصوف کے بارے میں اُن کی تعلیمات پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **حضرت ابوالقاسم قُشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ**

اصل نام:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام عبدالکریم تھا۔

بزرگ قشیر:

اپنے آباواجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔

کنیت:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔

پیدائش:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی پیدائش ۹۸۶ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوا نامی بستی میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بچپن ہی میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے والد وفات پا گئے۔

بنیادی تعلیم:

امام قشیری نے دین و تصوف کی بنیادی تعلیم اپنے شیخ ابو علی دقاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے حاصل کی۔ امام دقاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اخلاص و احسبت کا پیکر تھے، یہی اخلاص امام قشیری کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی صحبت میں کھینچ لایا۔

تصانیف:

اَلتَّیْسِیْر فِیْ عِلْمِ التَّفْسِیْر اور لَطَائفِ القرآن فی تفْسِیْر القرآن، علم التفسیر میں آپ کی نمایاں کتب ہیں۔ اسمائے باری تعالیٰ پر التَّخْبِیْر فِیْ عِلْمِ التَّذْکِیْر فِیْ مَعَانِیْ اِسْمِ اللہِ تَعَالٰی آپ کی معتبر کتاب ہے جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ قرونِ اُولیٰ کے صوفیہ کرام علم دین اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے لبریز قلوب و اذہان کے مالک تھے۔

تدوینِ حدیث:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے چالیس موضوعات پر احادیث مبارکہ جمع کی ہیں، جو معاشرتی اصلاح کے حوالے سے اپنا خاص مقام رکھتی ہیں۔

متاخرین صوفیہ کے امام:

حضرت علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ "کشف المحجوب" میں امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں، جو اپنے زمانے میں یکتا اور قدر و منزلت میں ارفع و اشرف تھے۔ ہر فن میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اوصاف موجود ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی محققانہ تصانیف بہت زیادہ ہیں۔

صوفی کی خصوصیات:

حضرت امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے امام بیہقی اور امام الحرمین جوینی سے بھی اکتساب فیض کیا۔ آپ نے تصوّف کے جو اصول اور صوفی کی جو خصلتیں بیان کی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ تصوف صرف ذکر و اذکار کا نام ہی نہیں بلکہ انسانی فکر کی ایسی تبدیلی ہے جو انسان کے اوصاف و اخلاق میں ایسا انقلاب لے آئے کہ انسان اچھے اخلاق کا بہترین نمونہ بن جائے اور انسان ظاہر اور باطن میں پاک صاف ہو جائے اور یہ طہارت انسان کی فکر کو خالص کر دے۔ انسان خشیتِ الٰہی کا مرقع بن جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے اور منفی خیالات و جذبات جیسے انتقام، بخل و حرص اور لالچ انسان کے اندر سے نکل جائیں۔

رسالہ قشیریہ:

تصوّف میں حضرت امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصنیف ''رسالہ قشیریہ'' ایک ایسا مختصر اور جامع رسالہ ہے، جس میں تصوّف کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے، جس کی ابتدا میں تصوّف کے عقائد بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد 83 صوفیہ کرام کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

وفات:

امام قشیری کی وفات 1072 عیسوی میں نیشاپور میں ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو آپ کے مرشد ابو علی دقاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

حضرت شیخ فریدالدین عطار (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ)

سوال 2: **حضرت شیخ فریدالدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کی علمی خدمات قلمبند کریں۔**

جواب: **حضرت شیخ فریدالدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ**

جائے پیدائش:

آپ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔

اصل نام:

آپ کا نام ابو حمید تھا۔

قلمی نام:

لیکن قلمی نام فریدالدین سے مشہور ہوئے۔

لقب:

عطّار کا لقب آپ کے پیشے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ خوش بو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مطب سے سیکڑوں لوگ روزانہ دوا لے کر جاتے تھے۔

مجد دالدین بغدادی:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اساتذہ میں مجدّ دالدّین بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام سر فہرست ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے مختلف علوم و فنون خصوصا علم الکلام، فلسفہ، قرآن و حدیث، فقہ، طب اور خصوصاً ادب میں مہارت حاصل کی۔

فارسی شاعر:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فارسی کے مشہور شاعر تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اشعار سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے

سیر و سیاحت:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے دنیا کے مختلف ممالک خصوصا مصر، دمشق، مکہ، ترکستان اور ہندوستان کی سیر و سیاحت کی۔

تصانیف:

تذکرۃ الاولیاء، پندنامہ اور منطق الطیر آپ کی مشہور اصلاحی کتب ہیں، جن کا موضوع حالاتِ اولیا، نصیحت اور تصوّف ہے۔

مولانا جلال الدین رومی:

مشہورِ زمانہ صوفی بزرگ مولانا جلال الدّین رومی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی شیخ فریدالدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے فیض حاصل کیا اور مولانا روم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شاعری کا منبع و ماخذ شیخ سے اکتسابِ فیض ہی ہے۔

پندنامہ کے موضوعات:

آپ کی مایہ ناز تصنیف تذکرۃ الاولیا میں تقریباً 96 اولیا کرام کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ 'پندنامہ' میں جن موضوعات پر آپ نے لکھا ہے، ان کی ترتیب اس طرح ہے: حمد باری تعالیٰ و نعت رسول مقبول، ائمہ دین اور مجتہدین کی فضیلت، نفس کی بجائے احکاماتِ الٰہیہ کی تابع فرمانی، خاموشی کے فوائد، ریاکاری سے اجتناب، اخلاقِ حسنہ، اہلِ سعادت کے ساتھ بیٹھنے کے فوائد، سکون و عافیت کے اسباب، عجز و انکسار، ذکر کے فوائد اور غصے کے نقصانات اور زندگی کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھنا، نیز مذکورہ تعلیمات سے ان حضرات کی معاشرتی و روحانی خدمات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

وفات:

1221ء میں تاتاریوں کے ہنگاموں کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہادت ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مزار مبارک

نیشاپور میں واقع ہے۔

حاصل کلام:

آج کا معاشرہ اگر ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائے تو انفرادی اور اجتماعی اصلاح ممکن ہو سکتی ہے اہل اللہ کی صحبت سے ہی ظاہری اور باطنی فوائد و ثمرات حاصل ہو سکتے ہیں۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ)

سوال 3: حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے حالات وواقعات تحریر کریں۔

جواب: **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ**

اصل نام:

برّصغیر پاک وہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اہل بیت کے چشم وچراغ ہیں۔ آپ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیا اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔

پیدائش:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے آباواجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایون آباد ہوئے، وہیں بدایون میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ برس کی عمر میں آپ کے والد کا وصال ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے والد بدایون کے قاضی تھے۔ پندرہ (۱۵) برس کی عمر میں دہلی تشریف لائے۔

قرآن وحدیث اور فقہ کی تعلیم:

قرآن وحدیث اور فقہ میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اساتذہ میں علامہ علاء الدین اصولی، شمس الدین خوارزمی اور کمال الدین محمد الزاہد قابل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ذکر نام ہیں۔

فرید الدین گنج شکر کی بیت:

بیس سال کی عمر میں اجودھن موجودہ پاک پتن شریف میں بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور چھے پاروں کا درس حاصل کیا۔ شیخ نے کُلاہ چہار ترکی یعنی چار کونوں والی ٹوپی عطا کی جو بنیادی طور پر چار چیزوں کو ترک کرنے کو وعدہ تھا۔ دنیاوی مال ومتاع کے حصول کے لیے لامحدود مشقت کو ترک کرنا، ایسا خوف آخرت جو خوفِ الٰہی پر غالب ہو، اس کو ترک کرنا، بہت زیادہ کھانا اور سونا ترک کرنا، نفس کی تابع فرمانی ترک کرنا۔ یہ چیزیں آج بھی سلسلہ چشتیہ کا امتیاز ہیں اور یہی اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہیں۔

دہلی میں آمد:

آپ اپنے شیخ کے حکم پر دہلی تشریف لائے اور خلقِ خدا کی خدمت کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کا مزار مبارک دہلی میں ہی ہے۔

قرآن مجید سے شغف:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے مریدین کو کثرت سے قرآنِ مجید کی تلاوت کی ہدایت فرماتے۔ آپ کو علومُ القرآن پر خاص دسترس حاصل تھی۔

علم وفضل:

آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات، ریاضت ومجاہدہ اور لوگوں کی تربیت واصلاح میں گزار دی، آپ متقی، پرہیز گار، صاحبِ سخاوت وایثار، دل جوئی کرنے والے، عفوودرگزر سے کام لینے والے، حلیم وبردبار اور حسنِ سلوک کے پیکر تھے، جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو بُرا بھلا کہتا رہتا تھا لیکن اس کے فوت ہو جانے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس کے جنازہ میں تشریف لے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا، یہ میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

ملفوظاتِ نظام الدین:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور رُوحانی آثار واضح ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ مے تو فکر نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔ کسی کی برائی نہ کرو، بلاضرورت قرض نہ لو، ظلم کے بدلے عطا کرو۔ ایسا کرو گے تو بادشاہ تمھارے در پر آئیں گے، فقر و فاقہ رحمتِ الٰہی ہے، جس شب فقیر بھوکا سویا، وہ شب اس کی شبِ معراج ہے، اللہ کی راہ میں جتنا بھی خرچ کرو، وہ اسراف نہیں ہے اور جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے اسراف ہے، خواہ کتنا ہی کم ہو۔

معاشرتی خدمت:

ہر صوفی بزرگ کی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی اللہ تعالیٰ کی خدمت کی اور برصغیر کے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا، ہزاروں کی تعداد میں فقرا و مساکین آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے، آپ نے لوگوں کی راہ نمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھرپور شخصیات تیار کیں، ان میں شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، امیر خسرو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور حضرت امیر حسن سجزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے نام سرفہرست ہیں۔

ایک بار ایک طالب علم آیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے سامنے اپنی ضرورت بیان کی تو اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پاس ایک بیل کے سوا کچھ نہ تھا، آپ نے وہی بیل طالب علم کے حوالے کر دیا اور فرمایا جاؤ دینی علمی ضروریات پوری کر لینا۔

راحت القلوب:

آپ نے خاندانِ خلجی اور خاندانِ تغلق تک کے مختلف سلاطین کا زمانہ دیکھا۔ آپ نے ان کی بھی ہر ممکن اصلاح کی کوشش کی، ''راحت القلوب'' آپ کی وہ تحریری کاوش ہے، جس میں آپ نے اپنے شیخ کامل بابا فرید الدین گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات اکٹھے کیے ہیں۔

افضل الفوائد:

''افضل الفوائد'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اپنے ملفوظات ہیں جو حجرت خواجہ امیر خسرو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جمع کیے ہیں

فوائد الفواد

اور ''فوائد الفواد'' آپ کے وہ ملفوظات ہیں، جن کو حضرت امیر حسن سجزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جمع کیا ہے، یہ ملفوظات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں جن میں شریعت، عبادت، احسان، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا تفصیلی بیان ہے۔

وفات:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 1324ء میں وفات پائی۔

حاصلِ کلام:

اس سبق میں ہمارے لیے یہ راہ نمائی ہے کہ اگر صوفیہ کرام کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو معاشرے سے نفرتوں اور کدورتوں کا خاتمہ کر کے معاشرے کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے۔

حضرت سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

سوال 4: **حضرت سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: **سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ علیہ (امام بری)**

ولادت:

حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ علیہ 1617 عیسوی اور 1026 میں ضلع چکوال کے علاقے چولی کرسال میں پیدا ہوئے۔

آباؤ اجداد کا تعارف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید سخی محمود بادشاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا نام سیدہ غلام فاطمہ کاظمی رحمۃ اللہ علیھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی تھے۔

ابتدائی تعلیم:

حضرت امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے فقہ و حدیث اور دیگر علوم اسلامی کی تعلیم نجف اشرف عراق سے حاصل کی۔ سید محمود بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ جو نجف اشرف سے فارغ التحصیل تھے انھوں نے اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔

لقب:

آپ رحمۃ اللہ علیہ بری امام (امام البر خشکی کے امام) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔

تبلیغ دین:

حضرت سید عبد اللطیف کاظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا جن میں کشمیر، بدخشاں، بخارا، مشہد، بغداد اور دمشق شامل ہیں۔

مکہ اور مدینہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ حج کی غرض سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ گئے اور تقریبا 25 سال کی عمر میں واپس تشریف لائے۔

ہندوؤں کو مسلمان کیا:

حضرت سید عبد اللطیف کاظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے نور پور شاہاں میں قیام کے دوران میں اسلامی تعلیمات کے ذریعے سے لاتعداد ہندوؤں کے دلوں میں اسلام کی شمع روشن کی۔

وصال:

حضرت شاہ عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 1117 ہجری بمطابق 1706ء میں نور پور شاہاں اسلام آباد میں ہوا۔

حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

سوال 5: **حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: **حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ**

نام اور لقب:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبد الرحمٰن اور لقب جامی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا اسم گرامی مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا۔

ولادت:

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ 23 شعبان 817 ہجری بمطابق 1414ء کو ہرات (افغانستان) میں پیدا ہوئے۔

عشقِ حقیقی:

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ ذوق لطیف سے مالا مال تھے۔ آپ کے دل میں عشق حقیقی سمایا ہوا تھا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت:

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذات اقدس سے بہت زیادہ عقیدت و محبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اسی کی محبت میں نعتیہ کلام بھی لکھا ہے۔ ان کی فارسی میں معروف نعت کا شعر ہے:

نسیما! جانب بطحا گزری کن
زاحوالم محمد راخبر کن

اے بادِ نسیم جب تیرا شہر بطحا سے گزر ہو
میرے احوال (حالات) محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بیان کرنا

(نفحات الانس فی مجالس القدس: 260)

نمایاں اوصاف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ صیح معنوں میں تواضع اور عجز وانکسار کے حامل انسان تھے۔ ترک ریا، نفس کشی اور خلوص جیسی خوبیاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قول فعل سے نمایاں تھیں۔ احکام شریعت کے سخت پابند تھے اور اپنے پیروکاروں کو بھی اس کی تبلیغ کرتے تھے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ مظلوموں کے مددگار تھے، اگر کسی کو محتاج پاتے تو خفیہ طور پر اس کی مدد کرتے۔

علم النحو کا امام:

قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں علم النحو سر فہرست ہے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو علم النحو کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔

مشہور تصنیف:

علم النحو میں "شرح ملا جامی" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے۔

معاشرتی رہنمائی:

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف شہروں میں مساجد، مدارس اور خانقاہیں تعمیر کیں اور ان کا انتظام چلانے کے لیے بہت سی املاک بھی وقف کیں۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر:

آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے لوگوں اور بالخصوص بادشاہوں کی خوشامد اور چاپلوسی سے متنفر تھے، بلکہ انھیں ہمیشہ نیکی پر کاربند رہنے کے لیے خط لکھا کرتے تھے، چناں چہ ایک خط میں بادشاہِ وقت کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ:

"اے بادشاہ! تو جس تاج وتخت کا دلدادہ ہے وہ ناپائیدار ہے۔ یہ زندگی فنا ہونے والی ہے۔ نہ یہ زمانہ رہے گا نہ یہ زمین، جہاں تک ہو سکے دنیا میں نیکی کر لے، کیوں کہ یہی کام آنے والی ہے۔"

وصال:

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فانی دنیا میں 81 برس گزار کر 18 محرم الحرام 898 ہجری، بمطابق 14 نومبر 1492ء کو جمعہ کے دن وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہرات افغانستان میں ہے۔

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ

سوال 6: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تعارف:

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا اصل نام سید عثمان مروندی تھا، سندھ میں مدفون ایک مشہور صوفی بزرگ ہیں۔ ان کا مزار سندھ کے علاقے سیہون شریف میں ہے۔

ولادت:

لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 538 ہجری بمطابق 1143ء مروند یا میوند (موجودہ آذربائیجان یا افغانستان) میں ہوئی۔ لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

آباؤاجداد:

آپ کے والد گرامی کا نام ابراہیم کبیر الدین اور والدہ کا نام ماجدہ کبیر الدین تھا۔ آپ کے والدین زہد و تقویٰ کی بدولت مشہور تھے اور درس و تدریس سے وابستہ تھے۔ آپ کے آباؤاجداد عراق سے ہجرت کر کے ایران سے ہوتے ہوئے افغانستان میں آباد ہوئے۔ آپ نے بھی مسلم دنیا گھوم کر سیہون شریف (سندھ) کو پسند فرمایا، یہاں آباد ہوئے اور یہیں پر مدفون ہوئے۔

نمایاں اوصاف:

شیخ مروندی رحمۃ اللہ علیہ خاندانی اعتبار سے اعلیٰ نسب رکھتے تھے۔ اس لیے صالحیت وسخا کے بہت سے خصائص ان کے خاندان میں منتقل ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ کے متعلق مشہور ہے کہ رات کی تاریکی میں بیٹھ کر رویا کرتی تھیں۔ آپ فرماتی تھیں:

"اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں نہ جائے گا۔"

ان کی ذات خشیت الٰہی کا پیکر تھی۔ رات کا زیادہ تر حصہ عبادت میں گزارتیں۔

ابتدائی تعلیم:

حضرت عثمان بن کبیر المعروف شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے سات سال کی عمر ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے بہت ہی قلیل عرصے میں مروجہ عربی وفارسی علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل کر لی۔

بچپن میں ابتدائی منزلیں اپنے والد محترم کے سائے میں طے کیں۔ آپ کے والد مشائخ تبریز میں بڑا درجہ رکھتے تھے۔ ان کی نگرانی میں آپ کی نشو نما ہوئی اور تعلیم وتربیت کا اہتمام ہوا۔

اہل اللہ کی صحبتیں:

صاحب علم وفضل والد کی وجہ سے سید عثمان مروندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اہل اللہ کی صحبتیں بچپن سے میسر آئی تھیں۔ آپ سیر وسیاحت کرتے ہوئے حضرت

ولی قلندر رحمت اللہ علی کی خدمت میں پہنچے۔ ان کی ہدایت پر آپ نے سندھ میں قیام فرمایا۔

تبلیغ اسلام:

حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ نے بندگان خدا کو سیدھی راہ دکھائی۔ ان کے اخلاق کو سنوارا، انسانوں کے دلوں میں نیکی اور سچائی کی لگن پیدا کی اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے رہنا سکھایا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے ہاتھ سے ہدایت پائی اور بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے جوڑا۔ آپ عرصہ دراز تک سندھ میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔

وصال:

آپ کا وصال 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار سیہون (سندھ) میں ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: **حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام عبدالکریم تھا۔ اپنے آباو اجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی پیدائش ۹۸۶ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوانامی بستی میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بچپن ہی میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے وفات پا گئے۔

سوال2: رسالہ قشیریہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **رسالہ قشیریہ**

تصوّف میں حضرت امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصنیف "رسالہ قشیریہ" ایک ایسا مختصر اور جامع رسالہ ہے، جس میں تصوّف کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے، جس کی ابتدا میں تصوّف کے عقائد بیان کیے گئے ہیں، اس کے بعد 83 صوفیہ کرام کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں۔

سوال3: حضرت امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات کب ہوئی؟

جواب: **حضرت امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات**

امام قشیری کی وفات 1072 عیسوی میں نیشاپور میں ہوئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو آپ کے مرشد ابو علی دقاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

سوال4: حضرت علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: **حضرت علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی رائے**

حضرت علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ "کشف المحجوب" میں امام قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں، جو اپنے زمانے میں یکتا اور قدرو منزلت میں ارفع واشرف تھے۔ ہر فن میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے اوصاف موجود ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی محققانہ تصانیف بہت زیادہ ہیں۔

سوال5: حضرت شیخ فریدالدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصنیف پندنامہ کے موضوعات تحریر کریں۔

جواب: **پندنامہ کے موضوعات**

'پندنامہ' میں جن موضوعات پر آپ نے لکھا ہے، ان کی ترتیب اس طرح ہے: حمد باری تعالیٰ ونعت رسول مقبول، ائمہ دین اور مجتہدین کی فضیلت، نفس کی بجائے احکاماتِ الٰہیہ کی تابع فرمانی، خاموشی کے فوائد، ریاکاری سے اجتناب، اخلاقِ حسنہ، اہلِ سعادت کے ساتھ بیٹھنے کے فوائد، سکون و عافیت کے اسباب، عجز وانکسار، ذکر کے فوائد اور غصے کے نقصانات اور زندگی کو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھنا، نیز مذکورہ تعلیمات سے ان حضرات کی معاشرتی و روحانی خدمات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

سوال6: حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **حضرت فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف**

آپ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ابو حمید تھا، لیکن قلمی نام فرید الدین سے مشہور ہوئے۔ عطار کا لقب آپ کے پیشے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ خوش بو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مطب سے سیکڑوں لوگ روزانہ دوا لے کر جاتے تھے۔

سوال7: حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: **حضرت فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف**

حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی اسلامی کتب درج ذیل ہیں:

- تذکرۃ الاولیا
- پندنامہ
- منطق الطیر

سوال8: حضرت فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کب وفات پائی؟

جواب: **حضرت فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات**

1221ء میں تاتاریوں کے ہنگاموں کے دوران میں 114 سال کی عمر میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہادت ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مزار مبارک نیشاپور میں واقع ہے۔

سوال9: حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف بیان کریں۔

جواب: **حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف**

برّصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اہل بیت کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیا اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے آبا و اجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایون آباد ہوئے، وہیں بدایون میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ برس کی عمر میں آپ کے والد کا وصال ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے والد بدایون کے قاضی تھے۔

سوال10: حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے کوئی سے تین ملفوظات تحریر کریں۔

جواب: **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور روحانی آثار واضح ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ:

- کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو
- کسی کی بُرائی نہ کرو، بلا ضرورت قرض نہ لو
- ظلم کے بدلے عطا کرو

سوال11: حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی معاشرتی اور روحانی خدمات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضرت خواجہ نظام الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی معاشرتی اور روحانی خدمات**

آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات، ریاضت و مجاہدہ اور لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزار دی، آپ متقی، پرہیز گار، صاحبِ سخاوت و ایثار، دل جوئی کرنے والے، عفو و درگزر سے کام لینے والے، حلیم و بردبار اور حسنِ سلوک کے پیکر تھے، جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو بُرا بھلا کہتا رہتا تھا لیکن اس کے فوت ہو جانے پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اس کے جنازہ میں تشریف لے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا، یہ میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

ہر صوفی بزرگ کی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی اللہ تعالٰی کی خدمت کی اور برصغیر کے معاشرے کو سدھارنے میں اہم کردار ادا کیا، ہزاروں کی تعداد میں فقرا و مساکین آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے لنگر خانے سے کھانا کھاتے، آپ نے لوگوں کی راہ نمائی کے لیے اخلاص اور تقویٰ سے بھرپور شخصیات تیار کیں، ان میں شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، امیر خسرو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور حضرت امیر حسن سجزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے نام سرفہرست ہیں۔

سوال12: حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کب وفات پائی؟

جواب: **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 1324ء میں وفات پائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مزار ہندوستان میں ہے۔

سوال13: حضرت شاہ عبداللطیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بری امام کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: **بری امام**

آپ رحمۃ اللہ علیہ بری امام (امام البر خشکی کے امام) کے لقب سے زیادہ مشہور ہیں۔

سوال14: حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت ومحبت بیان کریں۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت ومحبت**

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ذات اقدس سے بہت زیادہ عقیدت ومحبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اسی کی محبت میں نعتیہ کلام بھی لکھا ہے۔ ان کی فارسی میں معروف نعت کا شعر ہے:

نسیما! جانب بطحا گزری کن
زاحوالم محمد راخبر کن

اے بادِ نسیم جب تیرا شہر بطحا سے گزر ہو
میرے احوال (حالات) محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بیان کرنا

(نفحات الانس فی مجالس القدس:260)

سوال15: حضرت مولانا عبدلرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام لکھیں۔

جواب: **مشہور تصنیف**

علم النحو میں "شرح ملا جامی" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے۔

سوال16: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کن سے ملتا ہے؟

جواب: **سلسلہ نسب**

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

سوال17: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تعلیمی حالات مختصراً بیان کریں۔

جواب: **تعلیمی حالات**

حضرت عثمان بن کبیر المعروف شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے سات سال کی عمر ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے بہت ہی قلیل عرصے میں مروجہ عربی وفارسی علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل کر لی۔

بچپن میں ابتدائی منزلیں اپنے والد محترم کے سائے میں طے کیں۔ آپ کے والد مشائخ تبریز میں بڑا درجہ رکھتے تھے۔ ان کی نگرانی میں آپ کی نشو ونما ہوئی اور تعلیم وتربیت کا اہتمام ہوا۔

سوال18: حضرت شاہ عبداللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: **ولادت**

حضرت سید عبداللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ علیہ 1617 عیسوی اور 1026 میں ضلع چکوال کے علاقے چولی کرسال میں پیدا ہوئے۔

سوال19: حضرت شاہ عبداللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد اور والدہ کا کیا نام ہے؟

جواب: **والد اور والدہ کا نام**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید سخی محمود بادشاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا نام سیدہ غلام فاطمہ کاظمی رحمۃ اللہ علیھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی تھے۔

سوال20: حضرت شاہ عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کن علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا؟

جواب: **تبلیغی دورہ**

حضرت سید عبد اللطیف کاظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا جن میں کشمیر، بدخشاں، بخارا، مشہد، بغداد اور دمشق شامل ہیں۔

سوال21: حضرت عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کب ہوا؟

جواب: **وصال**

حضرت شاہ عبد اللطیف رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 1117 ہجری بمطابق 1706ء میں نور پور شاہاں اسلام آباد میں ہوا۔

سوال22: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **تعارف**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبد الرحمٰن اور لقب جامی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا اسم گرامی مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ 23 شعبان 817 ہجری بمطابق 1414ء کو ہرات (افغانستان) میں پیدا ہوئے۔

سوال23: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نمایاں اوصاف بتائیں۔

جواب: **نمایاں اوصاف**

آپ رحمۃ اللہ علیہ صحیح معنوں میں تواضع اور عجز وانکسار کے حامل انسان تھے۔ ترک ریا، نفس کشی اور خلوص جیسی خوبیاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قول فعل سے نمایاں تھیں۔ احکام شریعت کے سخت پابند تھے اور اپنے پیروکاروں کو بھی اس کی تبلیغ کرتے تھے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ مظلوموں کے مددگار تھے، اگر کسی کو محتاج پاتے تو خفیہ طور پر اس کی مدد کرتے۔

سوال24: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بادشاہ وقت کو کیا خط لکھا؟

جواب: **بادشاہ وقت کو تنبیہ**

آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے لوگوں اور بالخصوص بادشاہوں کی خوشامد اور چاپلوسی سے متنفر تھے، بلکہ انھیں ہمیشہ نیکی پر کاربند رہنے کے لیے خط لکھا کرتے تھے، چناں چہ ایک خط میں بادشاہ وقت کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ:

"اے بادشاہ! تو جس تاج و تخت کا دلدادہ ہے وہ ناپائیدار ہے۔ یہ زندگی فنا ہونے والی ہے۔ نہ یہ زمانہ رہے گا نہ یہ زمین، جہاں تک ہو سکے دنیا میں نیکی کر لے، کیوں کہ یہی کام آنے والی ہے۔"

سوال25: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کس کا امام تسلیم کیا جاتا ہے؟

جواب: **علم النحو کا امام**

قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان میں علم النحو سرفہرست ہے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو علم النحو کا امام تسلیم کیا جاتا ہے۔

سوال26: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کب ہوا؟

جواب: **وصال**

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فانی دنیا میں 81 برس گزار کر 18 محرم الحرام 898 ہجری، بمطابق 14 نومبر 1492ء کو جمعہ کے دن وفات پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہرات افغانستان میں ہے۔

سوال27: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **تعارف**

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا اصل نام سید عثمان مروندی تھا، سندھ میں مدفون ایک مشہور صوفی بزرگ ہیں۔ ان کا مزار سندھ کے علاقے سیہون شریف میں ہے۔

لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 538 ہجری بمطابق 1143ء مروند یا میوند (موجودہ آذربائیجان یا افغانستان) میں ہوئی۔ لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

سوال28: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباؤ اجداد کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:
آباؤاجداد کا تعارف

آپ کے والد گرامی کا نام ابراہیم کبیر الدین اور والدہ کا نام ماجدہ کبیر الدین تھا۔ آپ کے والدین زہد و تقویٰ کی بدولت مشہور تھے اور درس و تدریس سے وابستہ تھے۔ آپ کے آباؤاجداد عراق سے ہجرت کر کے ایران سے ہوتے ہوئے افغانستان میں آباد ہوئے۔ آپ نے بھی مسلم دنیا گھوم کر سیہون شریف (سندھ) کو پسند فرمایا، یہاں آباد ہوئے اور یہیں پر مدفون ہوئے۔

شیخ مروندی رحمۃ اللہ علیہ خاندانی اعتبار سے اعلیٰ نسب رکھتے تھے۔ اس لیے صالحیت و سخا کے بہت سے خصائص ان کے خاندان میں منقل ہو گئے تھے۔ آپ کی والدہ کے متعلق مشہور ہے کہ رات کی تاریکی میں بیٹھ کر رویا کرتی تھیں۔ آپ فرماتی تھیں:

"اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں نہ جائے گا۔"

ان کی ذات خشیت الٰہی کا پیکر تھی۔ رات کا زیادہ تر حصہ عبادت میں گزارتیں۔

سوال 29: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تبلیغ اسلام میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب:
تبلیغ اسلام

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے بندگان خدا کو سیدھی راہ دکھائی۔ ان کے اخلاق کو سنوارا، انسانوں کے دلوں میں نیکی اور سچائی کی لگن پیدا کی اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے رہنا سکھایا۔ ہزاروں لوگوں نے آپ کے ہاتھ سے ہدایت پائی اور بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے جوڑا۔ آپ عرصہ دراز تک سندھ میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔

سوال 30: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کب ہوا؟

جواب:
وصال

آپ کا وصال 21 شعبان المعظم 673 ہجری میں ہوا۔ آپ کا مزار سیہون (سندھ) میں ہے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا لقب ہے:**
(A) گنج شکر (B) فرید الدین (C) گنج بخش (D) سلطان الاولیا

2۔ **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی جائے پیدائش ہے:**
(A) بدایون (B) دہلی (C) بخارا (D) سمرقند

3۔ **حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو خصوصی دسترس حاصل تھی:**
(A) علوم القرآن پر (B) علم الانساب پر (C) علم النجوم پر (D) علم الاصوات پر

4۔ **حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصنیف ہے:**
(A) رسالہ قشیریہ (B) کشف المحجوب (C) پند نامہ (D) راحت القلوب

5۔ **حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصنیف ہے:**
(A) تذکرۃ الاولیا (B) احیاء العلوم (C) کشف المحجوب (D) مثنوی معنوی

6۔ **حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام ہے:**
(A) عبدالکریم (B) ابوحمید (C) محمد نظام الدین (D) عبداللہ

7۔ **حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کنیت ہے:**
(A) ابوالحسن (B) ابوالقاسم (C) ابوالحمزہ (D) ابوالداؤد

8۔ حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی جائے پیدائش ہے:
(A) نیشاپور (B) دہلی (C) بصرہ (D) مدینہ

9۔ حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے دین و تصوف کی بنیادی تعلیم حاصل کی:
(A) حضرت علی ہجویری (B) امام شافعی (C) ابو علی دقاق (D) شیخ فرید الدین عطار

10۔ حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کتنے موضوعات پر احادیث جمع کیں؟
(A) 20 (B) 30 (C) 40 (D) 50

11۔ کس صوفی بزرگ نے حضرت ابوالقاسم قشیری کے بارے میں فرمایا کہ آپ متاخرین صوفیہ کے امام ہیں؟
(A) حضرت علی ہجویری (B) امام شافعی (C) ابو علی دقاق (D) شیخ فرید الدین عطار

12۔ حضرت ابوالقاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات کب ہوئی؟
(A) 1070 عیسوی (B) 1072 عیسوی (C) 1074 عیسوی (D) 1076 عیسوی

13۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار کا اصل نام ہے:
(A) عبد الکریم (B) ابو حمید (C) محمد نظام الدین (D) عبد اللہ

14۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار اپنی کتاب میں تذکرۃ اولیا میں کتنے اولیا کرام کے حالات بیان کیے ہیں؟
(A) 90 (B) 92 (C) 94 (D) 96

15۔ وفات کے وقت شیخ فرید الدین عطار کی عمر تھی:
(A) 110 سال (B) 112 سال (C) 114 سال (D) 116 سال

16۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار نے کب وفات پائی؟
(A) 1220 عیسوی (B) 1221 عیسوی (C) 1222 عیسوی (D) 1223 عیسوی

17۔ حضرت شیخ فرید الدین عطار کا مزار مبارک کہاں ہے؟
(A) دہلی میں (B) مدینہ میں (C) نیشاپور میں (D) بصرہ میں

18۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کے والد کا نام ہے:
(A) عبد الکریم (B) ابو حمید (C) احمد بخاری (D) عبد اللہ

19۔ کون سی شب فقیر کی شب معراج ہے؟
(A) بھوکا سویا (B) سیر ہو کے سویا (C) عبادت کر کے سویا (D) مغفرت کر کے سویا

20۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کے شیخ کا نام بتائیں:
(A) فرید الدین گنج شکر (B) ابو حمید (C) احمد بخاری (D) عبد اللہ

21۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کی مشہور تصنیف ہے:
(A) کشف المحجوب (B) تذکرۃ الاولیا (C) افضل الفوائد (D) مقدمہ ابن خلدون

22۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا نے کب وفات پائی؟
(A) 1221 عیسوی (B) 1324 عیسوی (C) 1370 عیسوی (D) 1420 عیسوی

23۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کب پیدا ہوئے؟
(A) 1200 عیسوی (B) 1220 عیسوی (C) 1230 عیسوی (D) 1237 عیسوی

24۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیا کتنی عمر میں دہلی تشریف لائے؟
(A) 10 سال (B) 15 سال (C) 20 سال (D) 25 سال

25۔ حضرت سید عبد اللطیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے:

(A) ہندو (B) مسیحی (C) مجوسی (D) سکھ

26۔ **حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو امام تسلیم کیا جاتا ہے:**

(A) علمِ نحو کا (B) علمِ صرف کا (C) علمِ کلام کا (D) علمِ نجوم کا

27۔ **حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرشد تھے:**

(A) حضرت خواجہ عبد اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (B) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(C) حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (D) حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

28۔ **حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کے فرمان کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا:**

(A) دوزخ میں نہ جائے گا (B) رزق میں اضافہ پائے گا (C) دنیا میں عزت پائے گا (D) مصیبتوں سے محفوظ رہے گا

29۔ **حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام ہے:**

(A) عثمان مروندی (B) بوعلی قلندر (C) زید مروندی (D) عبد الرحمٰن

30۔ **حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:**

(A) 1617 عیسوی (B) 1620 عیسوی (C) 1625 عیسوی (D) 1663 عیسوی

31۔ **حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں پیدا ہوئے:**

(A) افغانستان (B) چکوال (C) سندھ (D) لاہور

32۔ **حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام ہے:**

(A) سید احمد بادشاہ کاظمی (B) سید عبد الرحمٰن بادشاہ کاظمی (C) سید سخی محمود بادشاہ کاظمی (D) سید نور بادشاہ کاظمی

33۔ **حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کا نام ہے:**

(A) سیدہ کنیز فاطمہ کاظمی (B) سیدہ کنیز زینب کاظمی (C) سیدہ غلام زینب کاظمی (D) سیدہ غلام فاطمہ کاظمی

34۔ **حضرت سید عبد اللطیف امام بری کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی:**

(A) اپنے والد سے (B) سید عثمان علی ہجویری (C) مولانا عبد الرحمٰن جامی (D) خواجہ عبید اللہ

35۔ **حضرت سید بادشاہ محمود کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فارغ التحصیل تھے:**

(A) نجف اشرف (B) مدینہ یونیورسٹی (C) جامعۃ الازہر (D) آکسفورڈ یونیورسٹی

36۔ **حضرت سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب ہے:**

(A) گنج شکر (B) داتا صاحب (C) امام بری (D) زندہ پیر

37۔ **حضرت سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا:**

(A) 1706 عیسوی میں (B) 1710 عیسوی میں (C) 1712 عیسوی میں (D) 1715 عیسوی میں

38۔ **حضرت سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کس ہجری میں ہوا؟**

(A) 1115 میں (B) 1117 میں (C) 1120 میں (D) 1122 میں

39۔ **حضرت سید عبد اللطیف کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کہاں ہوا؟**

(A) ہرات میں (B) نور پور شاہاں میں (C) افغانستان میں (D) مدینہ میں

40۔ **حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام ہے؟**

(A) محمود کاظمی (B) نظام الدین (C) کبیر الدین (D) عثمان ندوی

41۔ **حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں پیدا ہوئے؟**

(A) ہرات میں (B) اسلام آباد میں (C) سندھ میں (D) مدینہ میں

42۔ **حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کب پیدا ہوئے؟**

(A) 1410 عیسوی میں (B) 1412 عیسوی میں (C) 1414 عیسوی میں (D) 1416 عیسویں

43۔ شرح ملا جامی مشہور تصنیف ہے:

(A) حضرت عبداللطیف کاظمی (B) مولانا عبدالرحمٰن جامی (C) لعل شہباز قلندر (D) ابنِ عربی

44۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتنے سال کی عمر میں وفات پائی؟

(A) 70 سال (B) 75 سال (C) 81 سال (D) 90 سال

45۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کب وفات پائی؟

(A) 1480 میں (B) 1485 میں (C) 1490 میں (D) 1492 میں

46۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ہے

(A) ہرات میں (B) اسلام آباد میں (C) ترکی میں (D) عراق میں

47۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ہے:

(A) ہرات مین (B) سیہون شریف (C) ترکی میں (D) عراق میں

48۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں پیدا ہوئے؟

(A) مروند میں (B) سیہون شریف (C) ترکی میں (D) عراق میں

49۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کب پیدا ہوئے؟

(A) 1135 میں (B) 1140 میں (C) 1143 میں (D) 1145 میں

50۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام ہے:

(A) محمود بادشاہ (B) نظام الدین (C) کبیر الدین (D) ابنِ عربی

51۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدین کہاں سے ہجرت کر کے افغانستان میں آباد ہوئے؟

(A) مکہ سے (B) مدینہ سے (C) عراق سے (D) ترکی سے

52۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید حفظ کر لیا:

(A) پانچ سال کی عمر میں (B) سات سال کی عمر میں (C) نو سال کی عمر میں (D) گیارہ سال کی عمر میں

53۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کس کے کہنے پر سندھ میں قیام فرمایا؟

(A) کبیر الدین کے کہنے پر (B) بو علی قلندر کے کہنے پر (C) ابنِ عربی کے کہنے پر (D) ابنِ رشد کے کہنے پر

54۔ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کب ہوا؟

(A) 670 ہجری میں (B) 671 ہجری میں (C) 672 ہجری میں (D) 673 ہجری میں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

15	14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	D	B	B	A	C	C	A	B	A	A	A	A	A	D
30	29	28	27	26	25	24	23	22	21	20	19	18	17	16
A	A	A	A	A	A	B	D	B	C	A	A	C	C	B
45	44	43	42	41	40	39	38	37	36	35	34	33	32	31
D	C	B	C	A	B	B	B	A	C	A	A	D	C	B
						54	53	52	51	50	49	48	47	46
						D	B	B	C	C	C	A	B	A

مشقی سوالات

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا لقب ہے:
(A) گنج شکر (B) فرید الدین (C) گنج بخش (D) سلطان الاولیا

(ii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی جائے پیدائش ہے:
(A) بدایون (B) دہلی (C) بخارا (D) سمرقند

(iii) حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو خصوصی دسترس حاصل تھی:
(A) علوم القرآن پر (B) علم الانساب پر (C) علم النجوم پر (D) علم الاصوات پر

(iv) حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصنیف ہے:
(A) رسالہ قشیریہ (B) کشف المحجوب (C) پند نامہ (D) راحت القلوب

(v) حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصنیف ہے:
(A) تذکرۃ الاولیا (B) احیاء العلوم (C) کشف المحجوب (D) مثنوی معنوی

(vi) حضرت سید عبد اللطیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے:
(A) ہندو (B) مسیحی (C) مجوسی (D) سکھ

(vii) حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو امام تسلیم کیا جاتا ہے:
(A) علمِ نحو کا (B) علمِ صرف کا (C) علمِ کلام کا (D) علمِ نجوم کا

(viii) حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرشد تھے:
(A) حضرت خواجہ عبد اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (B) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(C) حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (D) حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(ix) حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کے فرمان کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا:
(A) دوزخ میں نہ جائے گا (B) رزق میں اضافہ پائے گا (C) دنیا میں عزت پائے گا (D) مصیبتوں سے محفوظ رہے گا

(x) حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام ہے:
(A) عثمان مروندی (B) بو علی قلندر (C) زید مروندی (D) عبد الرحمٰن

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
D	A	A	A	A	A	A	A	A	A

2۔ مختصر جواب دیں:

سوال1: حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب:

حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام عبد الکریم تھا۔ اپنے آباؤ اجداد میں ایک بزرگ قشیر کی وجہ سے قشیری معروف ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کنیت ابو القاسم ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی پیدائش ۹۸۶ء میں ایران کے علاقے نیشاپور کے قریب استوا نامی بستی میں ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بچپن ہی میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے وفات پا گئے۔

سوال2: حضرت ابو القاسم قشیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی دو تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب:

تصانیف

اَلتَّیْسِیْر فِیْ عِلْمِ التَّفْسِیْر اور لَطَائِفِ القرآن فی تَفْسِیْر القرآن، علم التفسیر میں آپ کی نمایاں کتب ہیں۔ اسمائے باری تعالیٰ پہ التَّخْبِیْر فِیْ

عِلْمِ التَّذْ کِیْرِ فِیْ مَعَانِیْ اِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی آپ کی معتبر کتاب ہے جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ قرونِ اُولیٰ کے صوفیہ کرام علم دین اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے لبریز قلوب و اذہان کے مالک تھے۔

سوال3: حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کا تعارف**

برّصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اہل بیت کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کا نام محمد نظام الدین، والد کا نام احمد بخاری، سلطان الاولیا اور محبوب الٰہی مشہور القابات ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کے آباواجداد بخارا سے ہجرت کر کے بدایون آباد ہوئے، وہیں بدایون میں 1237ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ پانچ برس کی عمر میں آپ کے والد کا وصال ہوا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کے والد بدایون کے قاضی تھے۔

سوال4: اشاعت اسلام اور تزکیہ نفس کے حوالے سے حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی خدمات تحریر کریں۔

جواب: **اشاعت اسلام اور تزکیہ نفس**

آپ نے پوری زندگی طلب علم، عبادات، ریاضت و مجاہدہ اور لوگوں کی تربیت و اصلاح میں گزار دی، آپ متقی، پرہیزگار، صاحب سخاوت و ایثار، دل جوئی کرنے والے، عفو و درگزر سے کام لینے والے، حلیم و بردبار اور حسنِ سلوک کے پیکر تھے، جس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کا سخت مخالف تھا اور آپ کو بُرا بھلا کہتا رہتا تھا لیکن اس کے فوت ہو جانے پر آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اس کے جنازہ میں تشریف لے گئے اور دعا کی کہ اے اللہ اس شخص نے جو کچھ بھی مجھے کہا، یہ میرے ساتھ کیا ہے، میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کے ملفوظات سے تزکیہ نفس اور رُوحانی آثار واضح ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ کچھ ملے تو جمع نہ کرو، نہ ملے تو فکر نہ کرو، امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرمائے گا۔ کسی کی برائی نہ کرو، بلاضرورت قرض نہ لو، ظلم کے بدلے عطا کرو۔ ایسا کرو گے تو بادشاہ تمھارے در پر آئیں گے، فقر و فاقہ رحمتِ الٰہی ہے، جس شب فقیر بھوکا سویا، وہ شب اس کی شبِ معراج ہے، اللہ کی راہ میں جتنا بھی خرچ کرو، وہ اسراف نہیں ہے اور جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے اسراف ہے، خواہ کتنا ہی کم ہو۔

سوال5: حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: **حضرت فرید الدین عطار رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی تصانیف**

حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی اسلامی کتب درج ذیل ہیں:

- تذکرۃ الاولیا
- پند نامہ
- منطق الطیر

سوال6: حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کو عطار کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: **حضرت فرید الدین عطار رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کا لقب**

آپ ایران کے شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام ابو حمید تھا، لیکن قلمی نام فرید الدین سے مشہور ہوئے۔ عطّار کا لقب آپ کے پیشے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ خوش بو اور ادویہ سازی کے ماہر تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کے مطب سے سیکڑوں لوگ روزانہ دوا لے کر جاتے تھے۔

سوال7: حضرت شاہ عبد الطیف رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کے والدین کے نام تحریر کریں۔

جواب: **والدین کا نام**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا اسم مبارک سید سخی محمود بادشاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ ماجدہ کا نام سیدہ غلام فاطمہ کاظمی رحمۃ اللہ علیھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ولی تھے۔

سوال8: حضرت شاہ عبد الطیف رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ کی تبلیغی خدمات تحریر کریں۔

جواب: **تبلیغی دورہ**

حضرت سید عبد اللطیف کاظمی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے علاقوں کا تبلیغی دورہ کیا جن میں کشمیر، بدخشاں، بخارا، مشہد، بغداد اور دمشق شامل ہیں۔

سوال9: حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت بیان کریں۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عقیدت و محبت**

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات اقدس سے بہت زیادہ عقیدت و محبت تھی۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسی کی محبت میں نعتیہ کلام بھی لکھا ہے۔ ان کی فارسی میں معروف نعت کا شعر ہے:

نسیما! جانب بطحا گزری کن
زاحوالم محمد راخبر کن

اے بادِ نسیم جب تیرا شہر بطحا سے گزر ہو
میرے احوال (حالات) محمد خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بیان کرنا

(نفحات الانس فی مجالس القدس:260)

سوال10: حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کا نام لکھیں۔

جواب: **مشہور تصنیف**

علم النحو میں "شرح ملاجامی" آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے۔

سوال11: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کن سے ملتا ہے؟

جواب: **سلسلہ نسب**

حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ شجرہ نسب تیرہ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

سوال12: حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تعلیمی حالات مختصراً بیان کریں۔

جواب: **تعلیمی حالات**

حضرت عثمان بن کبیر المعروف شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے سات سال کی عمر ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے بہت ہی قلیل عرصے میں مروجہ عربی و فارسی علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل کر لی۔

سرگرمیاں:

- مذکورہ صوفیہ کرام کے مختصر حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش، عمر، تصانیف اور وفات اور خدمات وغیرہ شامل ہوں۔
- مذکورہ صوفیہ کرام کی تعلیمات کی روشنی میں موجودہ دور کے مسائل کے حل کے لیے تجاویز پر گفتگو کریں۔

عُلَما و مفکّرین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْهِمْ

امام شاطبی، امام جلال الدین سیوطی، ابن خلدون، شیخ ابن عربی، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ابن رشد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْهِ

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْهِ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: علامہ شاطبی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْهِمْ کے حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

جواب: **علامہ شاطبی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَيْهِ**

اصل نام:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی مشہور محدث، فقیہ اور جامع العلوم تھے، جنھیں مجدد دینِ اسلام میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔

پیدائش:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 538 ہجری کو اندلس کے قصبے شاطبہ میں پیدا ہوئے۔

تصانیف:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف میں الاعقاد فی اھل البدع والضلالات، الموافقات فی اصول الشریعۃ (علم فقہ میں یہ ایک بہت ہی عمدہ کتاب ہے) اور کتاب المجالس وغیرہ شامل ہیں۔

علم قراءت:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے قرآن پاک کی قراءت کی تعلیم شاطبہ میں حاصل کی۔ قرآنِ پاک حفظ کیا اور حدیث وفقہ کا کچھ حصہ پڑھا اور شاطبہ کی مساجد میں منعقد ہونے والے علم کے حلقوں میں شریک ہوئے۔ بچپن سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا میلان علم قراءت کی طرف تھا، یہ علم آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ابو عبداللہ محمد بن ابی العاص النفری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے حاصل کیا۔

اعلیٰ تعلیم:

مزید تعلیم کے لیے قریبی شہر بلنسیہ تشریف لے گئے۔

بیت المقدس:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 590 ہجری کو بیت المقدس تشریف لے گئے۔

تعلیم وتدریس:

قبلہ اوّل کی زیارت کے بعد امام صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دوبارہ مدرسہ فاضلیہ قاہرہ میں لوٹ آئے اور تعلیم وتدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔

قراءت وتفسیر میں مہارت:

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ علوم شرعیہ کے ماہر عالم اور لغت کے امام تسلیم کیے جاتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ذہنی وسعت اور قوی ادراک رکھنے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو قراءت وتفسیر میں یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ایک اعلیٰ پائے کے ادیب اور شاعر کے طور پر بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ صالح انسان، قول کے سچے اور بلند کردار کے حامل تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ متقی، صابر، پاک باز، معزز شخصیّت تھے۔

وفات:

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 590 ہجری کو قاہرہ میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ کی نماز جنازہ مشہور عالم علّامہ عراقی نے پڑھائی۔

حاصلِ کلام:

علماو مفکرین کی سیرت کے روشن پہلوؤں میں ہمارے سبق ہے کہ ہمیں علم کے حصول وترویج کے لیے کوشش کرنی چاہیے تاکہ معاشرے سے جہالت کا خاتمہ ہو سکے اور ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن کر امن کا گہوارہ بن سکے۔

امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

سوال2: **علامہ جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کی علمی خدمات پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: **علامہ جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات**

اصل نام:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام عبد الرحمٰن ہے۔

کنیت اور لقب:

آپ کی کنیت ابو الفضل اور لقب جلال الدین تھا۔

جائے پیدائش:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اَسیُوط میں ۸۴۹ ہجری میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو سُیُواطِی کہا جاتا ہے۔

مفسر و مورخ:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک شہرہ آفاق مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔

تصانیف:

"تفسیر جلالین اور تفسیر در منثور" کے علاوہ قرآنیات پر آپ کی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" علما میں کافی مقبول ہے۔ تاریخِ اسلام پر تاریخ الخلفا امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مشہورِ زمانہ تصنیف ہے۔

ابتدائی تعلیم:

امام جلال الدین سیوطی نے 8 سال کی عمر میں شیخ کمال الدین ابن الھمام حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں رہ کر قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد شیخ شمس سیرامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور شمس فرومانی حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شاگردی میں رہے اور ان دونوں حضرات سے متعدّد کتب پڑھیں۔

سات علوم:

علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔

علامہ جلال الدین سیوطی کی دُعا:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا ہے کہ حج کے موقع پر میں نے آبِ زمزم پیا اور اُس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے علامہ بلقینی اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانی کا رتبہ مل جائے، چناں چہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی شان اِس کی شاہد ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی یہ دعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئی۔

دولاکھ احادیث:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے خود فرمایا کہ: "مجھے دولاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا۔"

تاریخ الخلفا:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مورخ بھی تھے۔ خلفائے ملتِ اسلامیہ پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصنیف تاریخ الخلفا ہے جو حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت سے لے کر بغداد کے آخری خلیفہ کے عہد خلافت تک سن وار لکھی گئی ہے۔

درویشانہ طرزِ عمل:

علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو دنیاوی مال و دولت سے محبت نہ تھی۔ اکثر امرا و اغنیا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے ملاقات کے لیے تحفے تحائف لے کر حاضر ہوتے تھے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کسی کا ہدیہ قبول نہ فرماتے تھے۔ علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ حلیم الطبع، فہم و فراست کے حامل اور علم و ادب سے محبت کرنے والی شخصیت تھے۔

وفات:

علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 19۔ جمادی الاول 911 ہجری میں وفات پائی۔

حاصلِ کلام:

علماو مفکرین رحمھم اللہ تعالیٰ کی سیرت کے روشن پہلوؤں میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہمیں علم کے حصول و ترویج کے لیے کوشش کرنی چاہیے، تاکہ ہمارے معاشرے سے جہالت کا خاتمہ ہو سکے اور ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن کر امن کا گہوارہ بن سکے۔

ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ

سوال3: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے مختصر حالات تحریر کریں۔

جواب: **علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ**

اصل نام:

علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ عالمِ اسلام کے مشہور و معروف مُؤرّخ، فقیہ، فلسفہ اور سیاست دان تھے۔ ان کا مکمل نام ابو زید عبد الرحمن بن محمد بن خلدون تھا۔

جائے پیدائش:

آپ تیونس میں پیدا ہوئے

تیونس کے وزیر:

تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابو عنان کے وزیر مقرر ہوئے، تاہم درباری سازشوں سے تنگ آ کر حاکم غرناطہ کے پاس چلے گئے۔

درس و تدریس:

غرناطہ کی سرزمین بھی راس نہ آئی تو مصر آ گئے اور جامعۃ الازھر میں درس و تدریس پر مامور ہوئے۔ مصر میں انھیں فقہ مالکی کا منصبِ قضا تفویض کیا گیا۔ اسی عہدے پر انھوں نے وفات پائی۔

مقدمہ ابنِ خلدون:

ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے۔

قرآن مجید حفظ کیا:

ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے بچپن ہی میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور مُجوّزہ تعلیمی نصاب پر دسترس حاصل کر لی۔ نصاب میں قرآنِ مجید، حدیثِ نبوی، علم کلام، نحو، ریاضی، فلسفہ اور منطق وغیرہ شامل تھے۔

طاعون کی بیماری:

سترہ (17) سال کی عمر میں تیونس شہر میں طاعون کی بیماری پھیلنے کی وجہ سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے والدین اور اکثر اساتذہ انتقال کر گئے۔

تیونس کے دربار میں بطور کاتب:

اس کے بعد انھوں نے والی تیونس کے دربار میں کاتب کی حیثیت سے اپنی معاشی اور دیگر مجبوریوں کے تحت ملازمت حاصل کی۔

مراکش میں آمد:

ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بلند خیالات اور امنگوں کے مالک تھے اس لیے یہ نوکری پسند نہیں تھی، جس کی وجہ سے وہ تیونس چھوڑ کر مراکش میں جا بسے۔

ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ علمی خدمات:

ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے۔

- اول: مُؤرّخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے۔
- دوم: فلسفہ و تاریخ کے بانی کی حیثیت سے
- سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔

عمرانیات کا بانی:

ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو تاریخ اور فلسفۂ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔ علامہ ابن خلدون کی مشہور تصانیف میں کتاب العبر اور مقدمہ ابن خلدون ہیں۔

وفات:

علامہ ابن خلدون نے تیونس اندلس اور مصر میں عمر گزاری۔ چوہتّر (74) برس کی عمر 808ھ میں قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ علامہ ابنِ خلدون ایک خاص طرزِ تحریر کے حامل فرد تھے۔ آپ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دل چسپی کا باعث بنیں۔

حاصلِ کلام:

علماو مفکرین رحمھم اللہ تعالیٰ کی سیرت کے روشن پہلوؤں میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہمیں علم کے حصول و ترویج کے لیے کوشش کرنی چاہیے، تاکہ ہمارے معاشرے س جہالت کا خاتمہ ہو سکے اور ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن کر امن کا گہوارہ بن سکے۔

شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ

سوال4: شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ شخصیت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: **شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ**

تعارف:

شیخ ابو بکر محی الدین محمد بن علی المعروف شیخ اکبر اور ابن عربی 17 رمضان 560 ہجری (28 جولائی 1668ء) کو مرسیہ (اندلس) میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حاتم طائی کے قبیلہ طی سے تھا۔

تعلیم و تربیت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 580 ہجری میں اشبیلیہ چلے آئے جو علم و معرفت کا مرکز تھا جہاں انھوں نے تیس سال تک تعلیم حاصل کی، اشبیلیہ ہی میں ان کی اپنے شیخ سے ملاقات ہوئی جن سے انھوں نے تصوف کی تعلیم حاصل کی۔

مستقل سکونت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اڑتیس سال کی عمر میں بلادِ مشرق یعنی مشرقی ممالک کی طرف روانہ ہوئے۔ کچھ عرصہ مصر میں قیام کیا پھر بیت المقدس، مکہ معظمہ، بغداد اور حلب گئے اور آخر میں دمشق پہنچے جہاں آپ نے مستقل سکونت اختیار کرلی۔

تصانیف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم نے بہت شہرت پائی۔

تصانیف کے موضوعات:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف کی تعداد 500 سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ شیخ اکبر کی تصانیف اپنے زمانے کے مروجہ علوم اسلامی کا احاطہ کرتی ہیں اور زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں، نیز آپ نے حدیث تفسیر، سیرت اور ادب کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تحریری سرمایہ ادب میں صوفیانہ شاعری وغیرہ بھی شامل ہے۔

درس و تدریس:

آپ رحمۃ اللہ علیہ دمشق میں درس و تدریس اور وعظ و نصیحت فرماتے رہے۔

وصال:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 638 ہجری (1240ء) میں وفات پائی اور جبل قاسیون میں دفن کیے گئے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سوال5: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شخصیت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: **شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ**

ولادت:

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 25 رمضان المبارک 1159 ہجری بمطابق 7 شوال 1239 ہجری / 20 ستمبر 1746ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

تاریخی نام:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی نام غلام حلیم ہے۔

سلسلہ نسب:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب 34 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔

لقب:

آپ رحمۃ اللہ علیہ سراج الہند کے لقب سے مشہور ہیں۔

علم کی وسعت:

آپ رحمۃ اللہ علیہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بیٹے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو علم کی وسعت کے ساتھ حاضر دماغی میں بھی کمال حاصل تھا۔

والد کے جانشین مقرر:

شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب سترہ سال کے ہوئے تو ان کے والد بزرگوار حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوئی۔ اوائل عمر ہی میں کثرت امراض کے باوجود شاہ صاحب نے درس و تدریس کا عمل جاری رکھا اور اپنے والد کے جانشین مقرر ہوئے۔

درس و تدریس:

والد ماجد کے انتقال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ تقریباً بارہ سال تک علوم حدیث و تفسیر کی درس و تدریس میں مصروف رہے۔ علوم فلسفہ و منطق کے ساتھ ساتھ علوم حدیث و تفسیر میں بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت اپنے دور کے محدثین و مشائخ کا مرجع و ماخذ ہے جن کے شاگرد پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

کارہائے نمایاں:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پر فتن دور میں قرآن و حدیث کے علوم کے فروغ کے لیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے رہتی دنیا تک وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

وصال:

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی (80) برس کی عمر میں 9 / شوال 1239 ہجری، 1823ء کو وفات پائی۔

ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ

سوال6: ابنِ رشد رحمۃ اللہ علیہ شخصیت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب:

ابن رشد رحمۃ اللہ

تعارف:

اسلامی فلسفہ کی دنیا میں ابن رشد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ محمد بن احمد بن رشد رحمۃ اللہ قُرطبہ (اندلس) کے ایک باعزت گھرانے میں پیدا ہوئے۔

حکمت میں کمال:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ، طب اور فلسفہ میں اپنے زمانے کے علما سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد حکمت میں کمال حاصل کیا۔

یوسف بن عبد الرحمٰن سے ملاقات:

548 ہجری میں ابن طفیل نے ابو یعقوب یوسف بن عبد الرحمان سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کروائی۔ جو فلسفے کے دل دادہ تھے۔ ابن رشد نے ان کے لیے ارسطو کی کتابوں کو مختصر کیا۔

امیر مراکش کی دعوت:

امیر مراکش نے انھیں اپنا طبیب بنانے کے لیے مراکش آنے کی دعوت دی۔ جلد ہی وہ قرطبہ کا قاضی بن کر واپس آ گئے۔

ارسطو کے مداح:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مراکش میں وفات پائی۔ ابن رشد ارسطو کے بڑے مداح تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ ارسطو علم کی انتہائی بلندیوں پر پہنچا ہوا تھا، انھوں نے اپنے آپ کو ارسطو کی کتابوں کی تلخیص اور تشریح کے لیے وقف کر رکھا تھا، جو کچھ ابن رشد نے لکھا اہل یورپ نے اس کا ترجمہ کیا اور اسے سیکھنا شروع کر دیا حتی کہ یہی ان کی حکمت کی بنیاد اور فلسفیانہ سرگرمیوں کے لیے معیار بن گیا۔

تصانیف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں "بدایۃ المجتهد" خاص طور پر قابل ذکر ہے، جس میں ابن رشد نے فقہی مذاہب کے علاوہ اپنی مستقل آرا کا تذکرہ کیا ہے اور ائمہ فقہ کی آرا و دلائل کا تقابلی جائزہ لیا ہے۔ جس سے ان کی اجتہادی صلاحیت عیاں ہوتی ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 538ہجری کو اندلس کے قصبے شاطبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے قرآن پاک کی قراءت کی تعلیم شاطبہ میں حاصل کی۔ قرآنِ پاک حفظ کیا اور حدیث و فقہ کا کچھ حصہ پڑھا اور شاطبہ کی مساجد میں منعقد ہونے والے علم کے حلقوں میں شریک ہوئے۔ بچپن سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا میلان علم قراءت کی طرف تھا، یہ علم آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ابوعبداللہ محمد بن ابی العاص النفری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے حاصل کیا۔ مزید تعلیم کے لیے قریبی شہر بلنسیہ تشریف لے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 590ہجری کو بیت المقدس تشریف لے گئے۔ قبلہ اوّل کی زیارت کے بعد امام صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دوبارہ مدرسہ فاضلیہ قاہرہ میں لوٹ آئے اور تعلیم و تدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔

سوال2: امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: **امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف میں الاعقاد فی اھل البدع والضلالات، الموافقات فی اصول الشریعۃ (علم فقہ میں یہ ایک بہت ہی عمدہ کتاب ہے) اور کتاب المجالس وغیرہ شامل ہیں۔

سوال3: امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات کب ہوئی؟

جواب: **امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات**

امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 590ہجری کو قاہرہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ مشہور علام علّامہ عراقی نے پڑھائی۔

سوال4: امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام عبد الرحمٰن، کنیت ابو الفضل اور لقب جلال الدین تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی پیدائش مصر کے قدیم قصبے اَسیُوط میں ۸۴۹ ہجری میں ہوئی۔ اسی نسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو سُیُوطی کہا جاتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے 8 سال کی عمر میں شیخ کمال الدین ابن الھمام حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں رہ کر قرآن مجید حفظ کیا۔ اس کے بعد شیخ شمس سیر امی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور شمس فرومانی حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شاگردی میں رہے اور ان دونوں حضرات سے متعدّد کتب پڑھیں۔

سوال5: امام سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کوئی سی دو تصانیف تحریر کریں۔

جواب: **امام سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ایک شہرہ آفاق مفسر، محدث، فقیہ اور مورخ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتب کی تعداد 500 سے زائد ہے۔ "تفسیر جلالین اور تفسیر در منشور" کے علاوہ قرآنیات پر آپ کی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" علما میں کافی مقبول ہے۔ تاریخ اسلام پر تاریخ الخلفا امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مشہورِ زمانہ تصنیف ہے۔

سوال6: امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے حج کے موقع پر کیا دُعا مانگی؟

جواب: **امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی دُعا**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا ہے کہ حج کے موقع پر میں نے آبِ زمزم پیا اور اُس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقہ میں مجھے علامہ بلقینی اور حدیث میں علامہ ابن حجر عسقلانی کا رتبہ مل جائے، چناں چہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی شان اس کی شاہد ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی یہ دعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے خود فرمایا کہ: "مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا۔

سوال7: امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اپنے علم کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟

جواب: **امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ**

علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے سات علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع میں کمال عطا فرمایا ہے۔

سوال8: امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات کب ہوئی؟

جواب: **امام جلال الدین سیوطیؒ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات**

علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے 19۔ جمادی الاول 911 ہجری میں وفات پائی۔ علامہ سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو دنیاوی مال و دولت سے محبت نہ تھی۔

سوال9: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا پورا نام کیا تھا؟

جواب: **امام ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا پورا نام**

علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ عالمِ اسلام کے مشہور و معروف مُؤرّخ، فقیہ، فلسفہ اور سیاست دان تھے۔ ان کا مکمل نام ابو زید عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن خلدون تھا۔ وہ تیونس میں پیدا ہوئے اور تعلیم سے فراغت کے بعد تیونس کے سلطان ابو عنان کے وزیر مقرر ہوئے۔

سوال10: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وجہ شہرت کیا ہے؟

جواب: **امام ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وجہ شہرت**

علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سب بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمی تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے اور یہی آپ کی وجہ شہرت ہے۔

سوال11: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے افکار تحریر کریں۔

جواب: **امام ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے افکار**

ان کا سب سے بڑا علمی کارنامہ مقدمہ ابن خلدون کے نام سے مشہور ہے۔ یہ مقدمہ تاریخ، سیاست، عمرانیات، اقتصادیات اور ادبیات کا گراں مایہ خزانہ ہے۔

سوال12: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات**

ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے، اول: مُؤرّخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے، دوم: فلسفہ و تاریخ کے بانی کی حیثیت سے اور سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو تاریخ اور فلسفۂ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔

سوال13: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مشہور تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: **علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے تصانیف**

علامہ ابن خلدون کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں:

- کتاب العبر
- مقدمہ ابن خلدون

سوال14: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے کب وفات پائی؟

جواب: **علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات**

علامہ ابن خلدون نے تیونس اندلس اور مصر میں عمر گزاری۔ چوہتّر (74) برس کی عمر 808ھ میں قاہرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ علامہ ابنِ خلدون ایک خاص طرزِ تحریر کے حامل فرد تھے۔ آپ کی تحریروں میں ادب کا غلبہ تھا، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی دل چسپی کا باعث بنیں۔

سوال15: ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام تحریر کریں۔

جواب: **مکمل نام**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام شیخ ابو بکر محی الدین محمد بن علی المعروف شیخ اکبر اور ابن عربی ہے۔

سوال16: ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کن موضوعات پر کتب تصنیف کیں؟

جواب: **تصانیف کے موضوعات**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد 500 سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ شیخ اکبر کی تصانیف اپنے زمانے کے مروجہ علوم اسلامی کا احاطہ کرتی ہیں اور زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں، نیز آپ نے حدیث تفسیر، سیرت اور ادب کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریری سرمایہ ادب میں صوفیانہ شاعری وغیرہ بھی شامل ہے۔

سوال17: شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: **ولادت**

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 25 رمضان المبارک 1159 ہجری بمطابق 7 شوال 1239 ہجری /20 ستمبر 1746ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

سوال18: شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کن علوم کے فروغ کے لیے کارہائے نمایاں سرانجام دیے؟

جواب: **کارہائے نمایاں**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پر فتن دور میں قرآن وحدیث کے علوم کے فروغ کے لیے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیے رہتی دنیا تک وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

سوال19: ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب کا نام لکھیں۔

جواب: **مشہور تصنیف**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں "بدایۃ المجتہد" خاص طور پر قابل ذکر ہے، جس میں ابن رشد نے فقہی مذاہب کے علاوہ اپنی مستقل آرا کا تذکرہ کیا ہے اور ائمہ فقہ کی آرا و دلائل کا تقابلی جائزہ لیا ہے۔ جس سے ان کی اجتہادی صلاحیت عیاں ہوتی ہے۔

سوال20: شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: **ولادت**

شیخ ابو بکر محی الدین محمد بن علی المعروف شیخ اکبر اور ابن عربی 17 رمضان 560 ہجری (28 جولائی 1668ء) کو مرسیہ (اندلس) میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حاتم طائی کے قبیلہ طی سے تھا۔

سوال21: شیخ ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کب وفات پائی؟

جواب: **وصال**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 638 ہجری (1240ء) میں وفات پائی اور جبل قاسیون میں دفن کیے گئے۔

سوال22: شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کن سے ملتا ہے؟

جواب: **سلسلہ نسب**

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب 34 واسطوں سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔

سوال23: شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب ہوئی؟

جواب: **وصال**

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی (80) برس کی عمر میں 9/ شوال 1239 ہجری، 1823ء کو وفات پائی۔

سوال24: ابنِ رشد رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **تعارف**

اسلامی فلسفہ کی دنیا میں ابن رشد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ محمد بن احمد بن رشد رحمۃ اللہ قُرطبہ (اندلس) کے ایک باعزت گھرانے میں پیدا ہوئے۔

سوال25: ابنِ رشد رحمۃ اللہ علیہ کن سے متاثر تھے؟

جواب: **ارسطو کے مداح**

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مراکش میں وفات پائی۔ ابن رشد ارسطو کے بڑے مداح تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ ارسطو علم کی انتہائی بلندیوں پر پہنچا ہوا تھا، انھوں نے اپنے آپ کو ارسطو کی کتابوں کی تلخیص اور تشریح کے لیے وقف کر رکھا تھا، جو کچھ ابن رشد نے لکھا اہل یورپ نے اس کا ترجمہ کیا اور اسے سیکھنا شروع کر دیا حتیٰ کہ یہی ان کی حکمت کی بنیاد اور فلسفیانہ سرگرمیوں کے لیے معیار بن گیا۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کس ملک کے سلطان کے وزیر مقرر ہوئے؟
(A) تیونس (B) مراکش (C) مصر (D) نائجیریا

2۔ علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ ہے:
(A) فلسفہ (B) فقہ (C) علم الانساب (D) شاعری

3۔ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے:
(A) مقدمہ ابن خلدون (B) الاتقان فی علوم القرآن (C) سیر اعلام النبلاء (D) تفسیر جلالین

4۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سنِ وفات ہے:
(A) ۵۹۰ ہجری (B) ۵۹۲ ہجری (C) ۵۹۴ ہجری (D) ۵۹۶ ہجری

5۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف کی تعداد ہے:
(A) دو سو سے زائد (B) تین سو سے زائد (C) پانچ سو سے زائد (D) سات سو سے زائد

6۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام ہے:
(A) عبد الکریم (B) ابو حمید (C) ابراہیم بن موسیٰ (D) نظام

7۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا جائے پیدائش ہے:
(A) اندلس (B) ہندوستان (C) مدینہ (D) عراق

8۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کب پیدا ہوئے؟
(A) 500 ہجری (B) 530 ہجری (C) 538 ہجری (D) 600 ہجری

9۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اعلیٰ تعلیم کے لیے کہاں تشریف لے گئے؟
(A) مدینہ (B) کوفہ (C) بغداد (D) بلنسیہ

10۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کس ہجری میں بیت المقدس گئے؟
(A) 550 ہجری (B) 570 ہجری (C) 580 ہجری (D) 590 ہجری

11۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مشہور کتاب ہے:
(A) الاعتقاد فی اهل البدع والضلالات (B) الاتقان فی علوم القرآن
(C) مثنوی (D) مقدمہ ابن خلدون

12۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نمازِ جنازہ پڑھایا:
(A) علامہ جلال الدین سیوطی (B) امام بیہقی (C) امام موطا (D) علامہ عراقی

13۔ امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات کہاں ہوئی؟
(A) بصرہ میں (B) قاہرہ میں (C) مدینہ میں (D) بغداد میں

14۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام ہے:
(A) عبداللہ (B) عبد الرحمن (C) موسیٰ (D) جلال

15۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کنیت ہے؟
(A) ابو موسیٰ (B) ابو حسن (C) ابو فضل (D) ابو عبداللہ

16۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تاریخ اسلام پر مشہور کتاب کا نام ہے:
(A) الاعتقاد فی اھل البدع والضلالات (B) الاتقان فی علوم القرآن
(C) مثنوی (D) تاریخ الخلفا

17۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی قرآنیات پر مشہور کتاب کا نام ہے:
(A) الاعتقاد فی اھل البدع والضلالات (B) الاتقان فی علوم القرآن
(C) مثنوی (D) تاریخ الخلفا

18۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی جائے پیدائش ہے؟
(A) اندلس (B) عراق (C) مدینہ (D) مصر

19۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کب پیدا ہوئے؟
(A) 840ہجری (B) 849ہجری (C) 860ہجری (D) 865ہجری

20۔ امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سنِ وفات ہے:
(A) 900ہجری (B) 911ہجری (C) 920ہجری (D) 925ہجری

21۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا اصل نام ہے:
(A) عبداللہ (B) ابوزید عبدالرحمن (C) موسیٰ (D) جلال

22۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا جائے پیدائش ہے:
(A) اندلس (B) مصر (C) تیونس (D) مدینہ

23۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کس یونیورسٹی میں درس وتدریس پر مامور رہے؟
(A) مدینہ یونیورسٹی (B) جامعۃ الزھر (C) بغداد یونیورسٹی (D) مکہ یونیورسٹی

24۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کو مصر میں فقہ مالکی کا کونسا منصب تفویض کیا گیا؟
(A) درس وتدریس (B) انتظامی (C) قضا (D) کھیتی باڑی

25۔ تیونس شہر میں طاعون کی بیماری پھیلی تو اُس وقت علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتنی عمر تھی؟
(A) 15برس (B) 17برس (C) 19برس (D) 21برس

26۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سنِ وفات ہے:
(A) 800ہجری (B) 804ہجری (C) 808ہجری (D) 810ہجری

27۔ علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی وفات کے وقت عمر تھی:
(A) 70سال (B) 74سال (C) 78سال (D) 80سال

28۔ ابنِ عربی لقب ہے:
(A) محی الدین کا (B) معین الدین کا (C) نصیر الدین کا (D) عماد الدین کا

29۔ ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:
(A) فتوحات مکیہ (B) کشف المحجوب (C) بدایۃ المجتھد (D) احیاء علوم الدین

30۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب ملتا ہے:
(A) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(C) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

31۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کمال حاصل تھا:
(A) علمِ حدیث میں (B) علمِ نجوم میں (C) شاعری کے میدان میں (D) علمِ انساب میں

32۔ ابن رشد متاثر تھے:
(A) امام غزالی سے (B) ارسطو سے (C) افلاطون سے (D) ابنِ عربی سے

33۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:
(A) 560ہجری (B) 580ہجری (C) 590ہجری (D) 595ہجری

34۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں پیدا ہوئے؟
(A) ترکی (B) اندلس (C) عراق (D) ایران

35۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟
(A) اوس (B) خزرج (C) حاتم طائی (طی) (D) بنوہوازن

36۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 580ہجری میں چلے آئے:
(A) اعراق (B) شام (C) مدینہ (D) اشبیلیہ

37۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اشبیلیہ میں تعلیم حاصل کی:
(A) 30سال (B) 40سال (C) 45سال (D) 48سال

38۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلاد مشرق کی طرف روانہ ہوئے:
(A) 30سال کی عمر میں (B) 38سال کی عمر میں (C) 40سال کی عمر میں (D) 42سال کی عمر میں

39۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وفات پائی:
(A) 620ہجری (B) 630ہجری (C) 638ہجری (D) 640 ہجری

40۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدفون ہیں:
(A) جبل قاسیون (B) جبل احد (C) جبل نور (D) جبل ثور

41۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف کی تعداد بیان کی جاتی ہے:
(A) 300 (B) 400 (C) 500 (D) 600

42۔ شیخ ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف کی زیادہ تر موضوعات ہیں:
(A) اخلاقیات (B) تصوف (C) عائلی زندگی (D) انتظامی

43۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:
(A) 1159ہجری (B) 1161ہجری (C) 1165ہجری (D) 1168ہجری

44۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں پیدا ہوئے؟
(A) عراق (B) دہلی (C) کوفہ (D) مدینہ

45۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تاریخی نام ہے:
(A) عبدالکریم (B) عبدالعلیم (C) غلام حلیم (D) غلام سرور

46۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب کتنے واسطوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے؟
(A) 30واسطوں سے (B) 32واسطوں سے (C) 33واسطوں سے (D) 34واسطوں سے

47۔ سراج الہند لقب ہے:
(A) شیخ ابن عربی کا (B) شاہ عبدالعزیز کا (C) ابن رشد کا (D) مولانا عبدالرحمٰن جامی

48۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام ہے:
(A) شاہ ولی اللہ (B) نظام الدین (C) ابویعقوب (D) مجدد الف ثانی

49۔ شاہ ولی اللہ کی وفات کے وقت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر تھی:

(A) 15 سال (B) 16 سال (C) 17 سال (D) 18 سال

50۔ **شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتنے سال کی عمر میں وفات پائی؟**

(A) 70 سال (B) 80 سال (C) 90 سال (D) 100 سال

51۔ **شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کب ہوئی؟**

(A) 1230 ہجری میں (B) 1235 ہجری میں (C) 1238 ہجری میں (D) 1239 ہجری میں

52۔ **ابن رشد کا مکمل کا نام ہے:**

(A) غلام حلیم (B) محمد بن احمد (C) عبدالکریم (D) ابو بکر

53۔ **ابن رشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے:**

(A) قرطبہ (B) کوفہ (C) بصرہ (D) مکہ

54۔ **ابن رشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ابو یعقوب یوسف بن عبد الرحمٰن سے ملاقات کروائی:**

(A) ابن عربی نے (B) ابن طفیل نے (C) شاہ عبدالعزیز نے (D) مولانا جامی نے

55۔ **امیر مراکش نے اپنا طبیب بنانے کے لیے کسے مراکش آنے کی دعوت دی؟**

(A) ابن رشد کو (B) ابن طفیل کو (C) شاہ عبدالعزیز کو (D) مولانا جامی کو

56۔ **ابن رشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:**

(A) فتوحات مکیہ (B) کشف المحجوب (C) بداية المجتهد (D) احیاء علوم الدین

57۔ **ابن رشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وفات پائی:**

(A) مراکش میں (B) اندلس میں (C) مدینہ منورہ میں (D) مصر میں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

15	14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	B	D	A	D	D	C	A	C	C	A	A	A	A
30	29	28	27	26	25	24	23	22	21	20	19	18	17	16
B	A	A	B	C	B	C	B	C	B	B	B	D	B	D
45	44	43	42	41	40	39	38	37	36	35	34	33	32	31
C	B	A	B	C	A	C	B	A	D	C	B	A	B	A
			57	56	55	54	53	52	51	50	49	48	47	46
			A	C	A	B	A	B	D	B	C	A	B	D

مشقی سوالات

1۔ **درست جواب کا انتخاب کریں:**

(i) **امام شاطبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی مشہور کتاب ہے؟**

(A) اموافقات (B) علوم القرآن (C) کتاب العبر (D) تاریخ الخلفاء

(ii) امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا سنِ وفات ہے:
(A) ۵۹۰ ہجری (B) ۵۹۲ ہجری (C) ۵۹۴ ہجری (D) ۵۹۶ ہجری

(iii) علامہ ابنِ خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کس ملک کے سلطان کے وزیر مقرر ہوئے:
(A) تیونس (B) مراکش (C) مصر (D) نائجیریا

(iv) ابن خلدون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے:
(A) مقدمہ ابن خلدون (B) الاتقان فی علوم القرآن (C) سیر اعلام النبلاء (D) تفسیر جلالین

(v) امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی تصانیف کی تعداد ہے:
(A) دو سو سے زائد (B) تین سو سے زائد (C) پانچ سو سے زائد (D) سات سو سے زائد

(vi) ابنِ عربی لقب ہے:
(A) محی الدین کا (B) معین الدین کا (C) نصیر الدین کا (D) عماد الدین کا

(vii) ابنِ عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تصنیف ہے:
(A) فتوحات مکیہ (B) کشف المحجوب (C) بدایۃ المجتھد (D) احیاء علوم الدین

(viii) شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب ملتا ہے:
(A) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (B) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
(C) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (D) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

(ix) شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کمال حاصل تھا:
(A) علمِ حدیث میں (B) علمِ نجوم میں (C) شاعری کے میدان میں (D) علمِ انساب میں

(x) ابن رشد متاثر تھے:
(A) امامِ غزالی سے (B) ارسطو سے (C) افلاطون سے (D) ابنِ عربی سے

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	A	B	A	A	C	A	A	A	A

2۔ مختصر جواب دیں:

سوال1: امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا مختصر تعارف بیان کریں۔

جواب: **امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا تعارف**

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 538 ہجری کو اندلس کے قصبے شاطبہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے قرآن پاک کی قراءت کی تعلیم شاطبہ میں حاصل کی۔ قرآنِ پاک حفظ کیا اور حدیث و فقہ کا کچھ حصہ پڑھا اور شاطبہ کی مساجد میں منعقد ہونے والے علم کے حلقوں میں شریک ہوئے۔ بچپن سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا میلان علم قراءت کی طرف تھا، یہ علم آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ابو عبد اللہ محمد بن ابی العاص النفری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے حاصل کیا۔ مزید تعلیم کے لیے قریبی شہر بلنسیہ تشریف لے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ 590 ہجری کو بیت المقدس تشریف لے گئے۔ قبلہ اوّل کی زیارت کے بعد امام صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ دوبارہ مدرسہ فاضلیہ قاہرہ میں لوٹ آئے اور تعلیم و تدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔

سوال2: امام شاطبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کن علوم کے ماہر تھے کوئی سے دو نام لکھیں۔

جواب: **ماہر علوم**

امام شاطبی درج ذیل علوم کے ماہر تھے:

- فقہ
- علوم شرعیہ

سوال3: امام سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی کوئی سی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: **تصانیف**

امام جلال الدین کی تصانیف درج ذیل ہیں:

- تفسیر جلالین
- تفسیر در منثور
- الاتقان فی علوم القرآن

سوال4: امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کن علوم کے ماہر تھے۔

جواب: **ماہر علوم**

امام جلال الدین درج ذیل علوم کے ماہر تھے:

- علم تفسیر
- علم فقہ
- علم نحو
- علم معنیٰ
- علم بیان
- علم بدیع
- علم حدیث

سوال5: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی شہرہ آفاق کتاب کا نام کیا ہے۔

جواب: **تصنیف**

آپ کی مشہور کتاب مقدمہ ابن خلدون ہے۔

سوال6: علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات تحریر کریں۔

جواب: **علامہ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات**

ابن خلدون رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی علمی خدمات کو تین مختلف پہلوؤں پر جانچا جاتا ہے، اول: مؤرخ و تاریخ نویس کی حیثیت سے، دوم: فلسفہ و تاریخ کے بانی کی حیثیت سے اور سوم: عمرانیات کے امام اور ماہر کی حیثیت سے۔ ابن خلدون رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو تاریخ اور فلسفۂ تاریخ اور عمرانیات (سوشیالوجی) کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔

سوال7: ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام تحریر کریں۔

جواب: **مکمل نام**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل نام شیخ ابو بکر محی الدین محمد بن علی المعروف شیخ اکبر اور ابن عربی ہے۔

سوال8: ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے کن موضوعات پر کتب تصنیف کیں؟

جواب: **تصانیف کے موضوعات**

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد 500 سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ شیخ اکبر کی تصانیف اپنے زمانے کے مروجہ علوم اسلامی کا احاطہ کرتی ہیں اور زیادہ تر تصوف کے موضوع پر ہیں، نیز آپ نے حدیث تفسیر، سیرت اور ادب کے موضوع پر بھی کتابیں لکھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریری سرمایہ ادب میں صوفیانہ شاعری وغیرہ بھی شامل ہے۔

سوال9: شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: **ولادت**

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 25 رمضان المبارک 1159 ہجری بمطابق 7 شوال 1239 ہجری / 20 ستمبر 1746ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

سوال10: شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کن علوم کے فروغ کے لیے کارہائے نمایاں سرانجام دیے؟

جواب:

کارہائے نمایاں

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پر فتن دور میں قرآن وحدیث کے علوم کے فروغ کے لیے جو کارہائے نمایاں سر انجام دیے رہتی دنیا تک وہ ہمیشہ یاد کیے جائیں گے۔

سوال 11: ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف لکھیں۔

جواب:

تعارف

اسلامی فلسفہ کی دنیا میں ابن رشد کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ محمد بن احمد بن رشد رحمۃ اللہ قرطبہ (اندلس) کے ایک باعزت گھرانے میں پیدا ہوئے۔

سوال 12: ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب کا نام لکھیں۔

جواب:

مشہور تصنیف

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں "بدایۃ المجتہد" خاص طور پر قابل ذکر ہے، جس میں ابن رشد نے فقہی مذاہب کے علاوہ اپنی مستقل آرا کا تذکرہ کیا ہے اور ائمہ فقہ کی آرا و دلائل کا تقابلی جائزہ لیا ہے۔ جس سے ان کی اجتہادی صلاحیت عیاں ہوتی ہے۔

سرگرمیاں:

- مذکورہ شخصیات کی تصانیف اور مختصر حالات زندگی پر مشتمل معلوماتی چارٹ بنائیں جس میں ان کے اسمائے گرامی، ولدیت، پیدائش، عمر، تصانیف اور وفات اور خدمات وغیرہ شامل ہوں۔

LAST HOPE STUDY